THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, February 14, 2017
(259th Session)
Volume II, No.02
(Nos. 01-06)

Printed and published by the Senate Secretariat, Islamabad
Volume II SP.II (02)/2017
No.02 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Questions and Answers 1
3. Leave of Absence 83
4. Point of Public Importance raised by Senator Ilyas Ahmad Bilour regarding merger of FATA with Khyber Pakhtunkhwa 84
   - Senator Muhammad Usman Khan Kakar 85
   - Senator Mohammad Azam Khan SwatiError! Bookmark not defined.
   - Senator Sirajul Haq 86
   - Senator Sardar Muhammad Azam Khan Musakhel 87
5. Admissibility of Adj. Motion No. 1 (1-259/2017-M) moved by Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh 88
6. Admissibility of Adjournment Motion No. 2(5-259/2017-M) moved by Senator Mohammad Azam Khan Swati 89
7. Admissibility of Adjournment Motion No. 3(9-259/2017-M) moved by Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari 90
8. Presentation of Report of the Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination regarding the [Transplantation of Human Organs and Tissues (Amendment) Bill, 2016] 91
9. Presentation of report of the Standing Committee on Commerece by Senator Syed Shibli Faraz regarding budgetary allocation and its utilization 92
10. Presentation of report of the Functional Committee by Senator Mir Kabeer Ahmed Muhammad Shahi regarding placement of Regulatory Authorities under Line Ministries 92
11. Motion [Under Rule 194 (1)] moved by Senator Mir Kabeer Ahmed Muhammad Shahi regarding Consideration and approval of the above report 93
12. Motion [Under Rule 194 (1)] moved by Senator Dr. Jehanzeb Jamaldini regarding extension in time for Presentation of Report of the Standing Committee on Rules of Procedure and Privileges 94
13. Motion for extension in time for presentation of report of the Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs regarding Public Private Partnership Bill, 2016 95
14. Motion for extension in time for presentation of report of the Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs regarding The Partnership (Amendment) Bill, 2016 95
15. Motion for extension in time for presentation of report of the Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs regarding Starred Question No.79, asked by Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh on 22nd December, 2016 96
16. Motion for extension in time for presentation of report of the Standing Committee on Law and Justice regarding [The

Constitution (Amendment) Bill, 2016](Substitution of Article 251).....97
17. Motion for extension in time for presentation of report of the Standing Committee on Law and Justice regarding [The Constitution (Amendment) Bill, 2016] (Amendment of Article 251).....98
18. Calling Attention Notice by Senator Mohammad Azam Khan Swati regarding CNG Stations in Hazara Division.....99
    - Shaikh Aftab Ahmed, Federal Minister for Parliamentary Affairs.....100
19. Laying of Annual Report of the Council of Common Interests (CCI) for the Financial Year 2015-2016.....100
20. Laying of a copy of the Money Bill, (Abolition of Privy Purses and Privileges) (Amendment) Bill, 2017 101
21. The Limited Liability Partnership Bill, 2017 102
22. The Pakistan Climate Change Bill, 2017 102
23. The Explosive Substances (Amendment) Bill, 2017 104
24. The Costs of Litigation Bill, 2017.....104
25. The Alternate Dispute Resolution Bill, 2017 106
26. Calling Attention Notice moved by Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi regarding sale of unhygienic milk.....109
    - Statement of Mr. Muhammad Baligh Ur Rehman, Minister of State for Interior 111

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES
Tuesday, February 14, 2017

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at 3'O clock in the evening with Mr. Deputy Chairman (Molana Abdul Ghafoor Haideri) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَ لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾

ترجمہ: یہ قرآن لوگوں کے لیے بصیرت اور ہدایت ہے اور یقین کرنے والوں کے لیے رحمت ہے۔ کیا گناہ کرنے والوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم ان کو ایمانداروں نیک کام کرنے والوں کے برابر کر دیں گے۔ ان کا جینا اور مرنا برابر ہے۔ وہ بہت ہی برا فیصلہ کرتے ہیں۔ اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو جسے چاہییں بنایا ہے اور تاکہ ہر نفس کو اس کا بدلہ دیا جائے جو اس نے کمایا ہے اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔

(سورۃ الجاثیۃ: آیات 20 تا 22)

Questions and Answers

جناب ڈپٹی چیئرمین: جزاکم اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین۔ امابعد۔ اب ہم وقفۂ سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال سینیٹر محمد اعظم خان سواتی صاحب کے نام پر ہے۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب! اس سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بالکل، جواب نہیں آیا ہے۔

سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی: جناب! ان پر سختی کریں۔ یہ ہمیشہ یہی کرتے ہیں۔ بڑی محنت سے ہم لوگ سوال کرتے ہیں جبکہ ان کے جواب نہیں آتے۔ اس کا جواب ایک سیکشن افسر نے دینا ہے، انہوں نے خود تو لکھنا نہیں ہے۔ پتا نہیں کیوں یہ اپنے لوگوں کو control نہیں کرتے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بالکل، بڑے افسوس کی بات ہے کہ متعلقہ وزارت نے بروقت جواب نہیں دیا ہے۔ ہم departments کو تاکید کرتے ہیں کہ ایسی کوتاہی ناقابلِ برداشت ہے۔ میں اس سوال کو defer کرتا ہوں۔ جناب میاں محمد عتیق شیخ صاحب۔

*2. Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to adopt Islamic mode of Financing by the State Bank of Pakistan with assistance of Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions (AAOIF)?

Senator Mohammad Ishaq Dar: No, as AAOIFI does not provide direct assistance on adoption of Islamic mode of financing for a particular country. However, SBP is in the process of adopting AAOIFI Shariah Standards in a gradual manner, after having detailed review and approval of SBP Shariah Board based on needs of Islamic Banking Industry in Pakistan.

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کا کوئی ضمنی سوال۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: میرے سوال کے جواب میں کہا گیا کہ ہم اسلامی طرزِ معیشت کو یا معاشیات کو اسلامی طرز پر نہیں چلا سکتے اور شریعہ standard کے مطابق چلا رہے ہیں۔ آپ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں، چونکہ ہمارا ملک ایک اسلامی ملک ہے، ہم اسلامی جمہوریہ پاکستان لکھتے ہیں تو جب standard کا معاملہ آتا ہے تو اس پر پھر ہم اِدھر اُدھر کی hide ups ڈھونڈتے

ہیں۔ چونکہ یہاں شریعہ کا معاملہ ایک broader sense میں ہے تو یہ بتائیں کہ آخر کوئی specific وجہ ہے کہ کیوں ہم اپنی معیشت کو اسلامی طرز پر finance نہیں کر سکتے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جناب زاہد حامد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ معزز رکن شاید اس جواب کو غلط سمجھے ہیں۔ ہم نے ہرگز نہیں کہا کہ ہم Islamic mode of financing نہیں چلا رہے۔ اگر اسے پڑھیں تو ہم نے یہ کہا ہے کہ Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions (AAOIF) اس کام کے لیے assistance نہیں دیتی لیکن ان کی total 57 Sharia guidelines ہیں، ان میں سے چار ہم نے adopt کر لی ہیں۔ مضاربہ، محاربہ، مشارقہ اور اجارہ، چار کر لیے ہیں؛ باقی کو بھی phases میں adopt کر رہے ہیں۔ اسٹیٹ بینک کا ایک شریعہ بورڈ ہے، وہ اسے examine کر رہا ہے تو ہم اسے کر رہے ہیں۔ اس لیے شاید غلط فہمی کی بنا پر یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم نہیں کر رہے۔ ہم کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بہر حال، منسٹر صاحب! یہ رفتار قابل تحسین نہیں ہے۔ ستر سال کا عرصہ گزر گیا اور ہم معیشت کو اب تک اسلامی خطوط پر استوار نہیں کر سکے۔ ماضی میں وفاقی شرعی عدالت نے حکم دیا کہ معیشت کو اسلامی خطوط پر استوار کیا جائے تو اس حوالے سے بھی stay لیا گیا۔ اس لیے آپ کوئی ایسی واضح بات بتائیں کہ اس میں کوئی سنجیدہ کوشش ہو۔ ظاہر ہے جیسے کہا گیا کہ ایک اسلامی ریاست ہے تو اس حوالے سے ایسی کوششیں ہونی چاہییں۔

جناب زاہد حامد: میں نے سینیٹر صاحب کے صرف اس سوال کا ہی جواب دیا تھا لیکن آپ کی جو observation ہے، میں اس کے بارے میں تفصیل سے عرض کرتا ہوں۔ ہم نے اس پر بہت کام کیا ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک نے تین قسم کے Islamic Banking institutions allow کیے ہیں۔ ایک تو full-fledged Islamic Bank ہے۔ پھر جو subsidiary ہیں ordinary banks/conventional banks کے اور پھر conventional banks کی جو branches ہیں۔ اس کے علاوہ پھر micro-finance Islamic Banking بھی allow کی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ پھر ہمارا Sharia Supervisory Framework کا ایک شریعہ بورڈ ہے، مرکز میں State Bank level پر، ہر بینک کا پھر ایک شریعہ بورڈ ہے اور پھر اس کا شریعہ آڈٹ ہوتا

ہے۔ پھر شریعہ inspections ہوتی ہیں۔ انہوں نے ایک governance framework بنایا ہے جو کہ تمام بورڈ آف ڈائریکٹرز کے لیے، executive management کے لیے اور شریعہ بورڈز کے لیے اسٹیٹ بینک نے guidelines دی ہوئی ہیں کہ آپ نے کیسے function کرنا ہے۔ آپ نے جو observation دی ہے تو میں بتاتا چلوں کہ جون 2016 تک banking industry میں 11.4% of total assets اسلامی بینکنگ کے ہیں۔ اسی طرح total deposits کا 13.2% اسلامی بینکنگ کے ذریعے ہے۔ اس وقت پورے ملک میں 21 بینکوں کی 2,200 branches ہیں۔ لہٰذا، اس شعبے میں کافی ترقی ہوئی ہے۔ ایک strategic plan جو بنایا گیا ہے 2014 سے لے کر 2018 تک، target یہ ہے کہ 15% 11.4% total assets ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ، total deposits بھی 15% ہو جائیں گے۔ لہٰذا، اس حوالے سے خاصی ترقی ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی ڈاکٹر جہانزیب صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی: جناب چیئرمین! میں معزز وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ Islamic banking کیسے adopt کی گئی ہے؟ Islamic Ummah کے چار فرقے ہیں، کیا ان تمام سے مشورے کے بعد ایک ہی Islamic Banking System بنایا گیا ہے یا ہم نے ملک میں حنفی مکتبہ فکر کے تحت Islamic system بنایا ہے؟ اس کو clear کیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میرے خیال میں سود کے حوالے سے تمام مکاتب فکر یکساں ہیں اور قرآن کریم کا حکم ہے۔ جی وزیر صاحب۔

جناب زاہد حامد (وزیر برائے قانون و موسمیاتی تبدیلی): جناب چیئرمین! آپ کو پتا ہے کہ یہ system 1980 کی دہائی میں شروع کیا گیا تھا اور یہ sharia کے اصولوں کے حساب سے چل رہا ہے، اس پر متفقہ طور پر سب agree ہیں، State Bank کا Sharia Board اس کی guidelines laydown کرتا ہے، اس میں کوئی difference of opinion نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: تاج حیدر صاحب۔

سینیٹر تاج حیدر: جناب چیئرمین! کیا وہ banking جس میں غریب کے لیے کوئی جگہ نہ ہو، جو غریب اور امیر کا فرق بڑھائے، ہم اسے اسلامی کہہ سکتے ہیں؟ میرا account ایک اسلامی بینک میں ہے، میں نے کبھی کسی غریب کو اس بینک میں داخل ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔

ایک چیز جو امیر اور غریب کا فرق بڑھا رہی ہے، جس میں غریب کے فروغ کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے، میرے خیال میں اسے اسلامی کہنا دین کے ساتھ زیادتی ہو گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر صاحب! آپ جواب دیں گے؟

جناب زاہد حامد: جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ معزز سینیٹر صاحب کی personal رائے ہے۔ یہ ان کی observation ہے کہ موجودہ system اس کے مطابق نہیں ہے۔ ہمارے مطابق تو سارے اسلامی اصولوں کے تحت یہ Islamic banking ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اگلا سوال نمبر 4 میاں عتیق شیخ صاحب۔

*3. Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state:

(a) the amount collected by FBR from the marriage halls and marquees in Islamabad during the fiscal year 2016-17 indicating also their names; and

(b) the names of the said marriage halls and marquees which have filed their tax liabilities for the fiscal year 2016-17 and those which have not filed the same so far indicating also the action taken against them?

Senator Mohammad Ishaq Dar: (a) FBR collects tax from marriage halls and marquees under the following heads:—

- Marriage halls and Marquees own income tax liability
- Tax collected as withholding agent u/s 236 of Income Tax Ordinance 2001
- Sales Tax liability.

The detail of tax collected by FBR from the marriage halls and marquees in Islamabad during fiscal year 2016-17 till December 2016 is as under:—

Marriage Halls and marquees own Income tax liability	Marriage halls and Marquees' own liability (less advance/ Adjustable tax paid during the year) is to be paid along with income tax return to be filed on 30—09-2017
Income Tax U/S 236D of Income Tax Ordinance 2001	Rs. 42.329 Million
Sales Tax on Services	Rs. 165.824 Million
Total	Rs. 208.153 Million

Case-wise detail is provided for Income Tax payments at Annex-A and Sales Tax payments at Annex-B.

(b) Marriage halls and marquees' own Income tax liability (less advance/ adjustable tax paid during the year) is to be paid alongwith income tax return to be filed on 30-09-2017.

Names of the marriage halls and marquees which have filed tax liability in respect of withholding

taxes and Sales Tax for the fiscal year 2016-17 till December, 2016 are attached as Annex-A and Annex-B respectively.

Names of the marriage halls and marquees which have not filed withholding statements or Sales Tax returns, so far is attached as Annex-C.

Notices for filing of monthly withholding tax statement and Sales Tax return have been issued to the non-filers.

Annex-A

NOTE OF PAD

Brief for the Honorable Senator, Mian Muhammad Ateeq Sheikh regarding tax collected under section 236D of the Income Tax Ordinance, 2001 from Hotels, Marquees, Marriage Halls, Caterers, event Organizers etc. The following table depicts the amounts collected by RTO, Islamabad under section 236D of the Income Tax Ordinance, 2001. This however, does not include the amounts paid or to be paid by the taxpayer under Sales Tax/ICTO and normal Income Tax:

SR	WHA_NTN	WHA_NAME	TOTAL AMOUNT	TAX OFFICE
1	818453	TOURISM PROMOTION SERVICES (PAKISTAN) LIMITED	Rs.6,242,316	LTU KARACHI
2	710622	HASHWANI HOTELS LIMITED	Rs.5,514,803	LTU KARACHI
3	3581488	DHA CLUB (PVT) LTD	Rs.3,118,745	RTO ISLAMABAD
4	4360027	ARMY HERITAGE FOUNDATION	Rs.2,165,300	RTO RAWALPINDI
5	1520257	AISHA LUQMAN AFZAL (MONAL MARQUEES)	Rs.2,030,259	RTO-II LAHORE
6	801477	ARMY WELFARE TRUST	Rs.1,999,735	LTU ISLAMABAD
7	9010000	FEDERAL GOVERNMENT	Rs.1,957,382	RTO ISLAMABAD
8	4315912	UNISON EVENTS PRIVATE LIMITED	Rs.1,799,864	RTO ISLAMABAD
9	2812327	HOTEL HILLVIEW (PVT) (LTD)	Rs.1,683,205	RTO ISLAMABAD
10	829910	PAKISTAN SERVICES LIMITED	Rs.1,637,715	LTU KARACHI
11	3362564	NMR PRIVTE LIMITED	Rs.1,567,561	RTO ISLAMABAD
12	1361428	AAR & CO	Rs.1,051,333	LTU ISLAMABAD
13	4223077	SHAHRYAR RAZA (AURA GRANDE)	Rs.1,018,001	Corporate RTO Karachi
14	3402963	PARADISE COMPLEX (PRIVATE) LIMITED	Rs.855,634	RTO ISLAMABAD
15	7139577	MAJESTIC MARQUEES	Rs.714,028	RTO ISLAMABAD
16	4289456	DYNASTY HOSPITALITY PRIVATE LIMITED	Rs.657,273	RTO ISLAMABAD
17	4359666	MS TULIP ISLAMABAD	Rs.629,900	RTO ISLAMABAD
18	555674	HOTEL MARGALA (PVT) LIMITED	Rs.622,423	LTU ISLAMABAD
19	4223023	PARAGON MARQUEE	Rs.535,546	RTO ISLAMABAD
20	2028580	SIND TRAVEL SERVICE (PRIVATE) LIMITED	Rs.512,109	RTO ISLAMABAD
21	2137529	SHAMS UZ ZAMAN QURASHI (EMPIRE MARQUEE)	Rs.470,374	Corporate RTO Karachi
22	4344577	THE MILLENNIUM MARQUEES AND EVENTS	Rs.453,563	RTO ISLAMABAD
23	4149365	HAVELI	Rs.417,782	RTO ISLAMABAD
24	3137165	HOTEL CROWN PLAZA ISLAMABAD (PRIVATE) LIMITED	Rs.417,045	RTO ISLAMABAD
25	2261051	AL-HAMD-O-LILLAH FOODS	Rs.410,642	RTO ISLAMABAD
26	1576161	LUQMAN ALI AFZAL (MONAL)	Rs.403,729	RTO ISLAMABAD
27	2211275	SALMAN ASHRAF KHAN (AVALON MARQUEE)	Rs.364,948	RTO ISLAMABAD
28	3903406	SALMAN KHAN SHINWARI (TAJ MARQUEE)	Rs.354,166	RTO PESHAWAR
29	7109460	Lawsh Marquee	Rs.360,850	RTO ISLAMABAD
30	4383795	MUJTABA UL HASAN TADI (ZAKIA MARQUEE)	Rs.343,356	RTO ISLAMABAD
31	7184698	SAFFRON EVENT LAWN	Rs.319,580	RTO ISLAMABAD
32	4593371	OCCASIONS MARQUEE	Rs.299,703	RTO ISLAMABAD
33	7126633	SOBIA UMAR (THE ROYAL MARQUEE)	Rs.255,558	RTO ISLAMABAD
34	1223936	FARRUKH HUSSAIN (THE WEDDING MARQUEE)	Rs.225,705	RTO RAWALPINDI
35	2007190	MUHAMMAD BAKHTIWAR (CLAY OVEN MARQUEE)	Rs.226,750	RTO ISLAMABAD
36	2219295	MOHAMMAD ASHRAF SHAHBAZ (BLESSINGS MARQUEE)	Rs.218,576	RTO ISLAMABAD
37	4222374	AFZAL FOOD AND MARRIAGE HALL	Rs.196,025	RTO ISLAMABAD
38	656620	DREAM LAND HOTELS (PVT) LTD	Rs.170,736	RTO ISLAMABAD
39	4109237	MAWAA MEMORABLE MOMENTS	Rs.148,650	RTO ISLAMABAD
40	4183647	ALEENA KHAN (KHIVA MARQUEE)	Rs.130,912	RTO ISLAMABAD

41	4182319	ADAM'S LODGE	Rs.118,890	RTO ISLAMABAD
42	7343936	FORTRESS	Rs.115,447	RTO ISLAMABAD
43	4282312	ROYAL TAG ENTERPRISES (Orchard Marquee)	Rs.73,650	RTO ISLAMABAD
44	2203445	ENVOY CONTINENTAL HOTEL (PRIVATE) LIMITED	Rs.67,264	RTO ISLAMABAD
45	4183569	PARADISE MARRIAGE HALL (PVT) LIMITED	Rs.66,970	RTO ISLAMABAD
46	9013800	SOCIAL WELFARE AND SPECIAL EDUCATION DIVISION	Rs.52,870	RTO ISLAMABAD
47	4410786	PARADISE COMPLEX ASIA (PVT.) LIMITED	Rs.52,346	RTO ISLAMABAD
48	4184491	CROWN COMPLEX (WEDDING/BANQUET HALL)	Rs.51,500	RTO ISLAMABAD
49	4053828	HOTEL AMBASSADOR INN	Rs.30,119	RTO ISLAMABAD
50	3556127	ibn-e-Lubab	Rs.26,389	RTO ISLAMABAD
51	3826596	NETWORK OF DISASTER MANAGEMENT PRACTITIONERS (PRIVATE) LIMITED	Rs.89,764	RTO ISLAMABAD
52	3414274	HIMALAYA HALL	Rs.15,500	RTO ISLAMABAD
53	2200237	HOTEL DE PAPAE (PRIVATE) LIMITED	Rs.13,825	RTO ISLAMABAD
54	2395435	RAJA JAMIL ABBASI	Rs.12,000	RTO ISLAMABAD
55	7223426	DEAL FOODS AND CATERING SERVICES (PVT.) LIMITED	Rs.11,514	RTO ISLAMABAD
56	4118568	MIRZA RUKHSAR HUSSAIN	Rs.10,500	RTO ISLAMABAD
57	2285084	FOUR SEASONS HOTEL	Rs.10,425	RTO ISLAMABAD
58	7199454	NEEEMA NISAR	Rs.8,700	RTO ISLAMABAD
59	2602374	UMER HUSSAIN RAJA	Rs.8,400	RTO ISLAMABAD
60	4173187	ALTAF HUSSAIN	Rs.29,550	RTO ISLAMABAD
61	7136257	SARDAR MUHAMMAD AZIZ KHAN	Rs.7,380	RTO ISLAMABAD
62	3390252	SANJAR YASIR RASHEED (ROYAL MARQUEE)	Rs.7,250	RTO ISLAMABAD
63	9999997	ZAM ZAMA MARRIAGE HALL ATTOCK	Rs.6,117	RTO ISLAMABAD
64	9999997	ZAHIDA KHANUM TULIP MARRIAGE HALL, ATTOCK	Rs.5,000	RTO ISLAMABAD
65	3377848	MOHSIN AHMED MALIK	Rs.3,975	RTO ISLAMABAD
66	4229808	REHMAN MARRIAGE & HALL	Rs.3,750	RTO ISLAMABAD
67	3383342	SHADI MAHAL	Rs.3,400	RTO ISLAMABAD
68	1209082	RAJA MANZOOR HUSSAIN	Rs.3,150	RTO ISLAMABAD
69	9999997	SULTAN MARRIAGE HALL CHAKWAL	Rs.2,400	RTO ISLAMABAD
70	944992	PAKISTAN TOURISM DEVELOPMENT CORPORATION LIMITED	Rs.30,792	RTO ISLAMABAD
71	4247660	PALLAN SHADI HALL	Rs.25,250	RTO ISLAMABAD
72	9999997	ZAM ZAMA MARRIAGE HALL, ATTOCK CANTT	Rs.24,740	RTO ISLAMABAD
73	7130033	ZAREEN	Rs.24,000	RTO ISLAMABAD
74	9456040	CH YASSADAQ HUSSAIN	Rs.21,345	RTO ISLAMABAD
75	9999997	CH. MUHAMMAD SALEEM, SHAHPUR MARRIAGE HALL, FATEH JANG	Rs.20,000	RTO ISLAMABAD
76	345691	MUHAMMAD WAHID ABBASI	Rs.47,750	RTO ISLAMABAD
77	4309654	DEWAN COMPLEX	Rs.17,000	RTO ISLAMABAD

NOTE OF PAD

Brief for the Honorable Senator, Mian Muhammad Ateeq Sheikh regarding tax Collected under Islamabad Capital Territory (Tax on Services) Ordinance, 2001 from Hotels , Marquess, Marrjage Halls, Cateres, Event Organizers etc.

S.No	NTN	ST REGNO	NAME OF BUSINESS	ST AMOUNT
1	2211275	3277876117633	M/S THE AVALON MARQUEE	1,396,555
2	3402963	2600340298319	PARADISE COMPLEX (PRIVATE) LIMITED	1,426,552
3	4053829	2600405352918	HOTEL AMBASSADOR INN	623,657
4	4118568	3277876121870	DEDARINTERNATIONAL MARRIAGE HALL	114,890
5	4140586	3277876119488	HAVELI	692,245
6	7184688	3277876126588	SAFFRON EVENT LAWN	340,800
7	1414976	2600141497610	ISLAMABAD REGALIA HOTEL	205,085
8	3637104	2600363710410	LAVISH DINE RESTAURANT	169,302
9	3981486	2600398148816	DHA CLUB (PVT) LTD	16,986,638
10	4173187	3277876121853	IQBAL BUNDHAN SHADI HALL	199,320
11	4183847	2600418384712	KHIVA EVENT LAWNS	252,109
12	0345807	0701980104162	M/S USMANIA RESTAURANT	1,238,122
13	2812327	0701980130737	M/S HOTEL HILLVIEW (PVT) (LTD)	19,008,322
14	4184991	2600418499111	CROWN COMPLEX (WEDDING/BANQUET HALL)	146,511
15	9010000	0701980102282	FEDERAL GOVERNMENT	32,715,017
16	1137103	0701980108146	HOTEL CROWN PLAZA ISLAMABAD (PRIVATE) LI	9,685,557
17	1454138	0701150000882	LARAIB ENTERPRISES	451,433
18	1455040	0701980102028	GRAND REGENCY HOTEL	5,341,089
19	2137520	3277876114640	THE EMPIRE MARQUEES	248,000
20	4052583	2600405258319	LA MONTANA RESTAURANT	4,440,739
21	4182619	3277876119473	ADAM'S LODGE	359,788
22	4189237	3277876119490	MA'WAA MEMORABLE MOMENTS	382,327
23	4223523	3277876119573	PARAGON MARQUEE	309,624
24	0996604	0701980116719	HANIF RAJPUT	4,382,138
25	1676161	0304980146928	THE MONAL	10,415,624
26	2239449	0701980118382	ENVOY CONTINENTAL	301,145
27	2267051	0701210014784	M/S AL-HAMD-O-LILLAH FOOD	3,346,336
28	2285084	2600020400128	FOUR SEASONS HOTEL	410,000
29	3383342	3277876119494	SHADI MAHAL	42,720
30	4247666	3277876116291	MILLAN SHADI HALL	230,483
31	1520257	2600152025717	M/S XTREME VISION (RAWAL LAKE PROJECT)	9,584,972
32	2925950	2601980100764	GUN & COUNTRY CLUB	1,214,391
33	3360252	3277876119592	ROYAL MARQUEE	166,952
34	3362564	2600980100637	NIMR PRIVATE LIMITED	21,641,218
35	3414274	3277876119509	HIMALAYA HALL	144,629
36	4223077	3277876119579	AURA GRANDE	813,793
37	4299454	3277876116625	DYNASTY HOSPITALITY PRIVATE LIMITED	212,217
38	4344577	3277876119542	THE MILLENNIUM MARQUEES AND EVENTS	641,440
39	4383790	3277876121878	ZAKIA'S MARQUEE	100,000
40	9013800		SOCIAL WELFARE & S.EDUCATION DIVISION	42,091
41	0656620	0701980104428	M/S DREAM LAND MOTEL	737,389
42	1454138	0701150000882	FAHAD ENTERPRISES	75,420
43	2200237	0701980101946	M/S HOTEL DE-PAPAE (PVT) LTD	944,137
44	2097190	2600980101191	CLAY OVEN CATERING SERVICES	129,516
45	2732963	2600980101273	M/S RAJPUT CATERING SERVICES	10,092
46	4393371	3277876117338	Occasions Marquee	831,793
47	1223698	3277876122868	THE WEDDINGS	1,772,410
48	2028580	0701980132719	M/S SIND TRAVEL SERVICES (PVT) LTD.	2,474,527
49	2097190	2600980101191	Clay oven	299,792
50	4198465	3277876122359	HOTEL PAK CONTINENTAL	468,460
51	4229808	3277876119514	REHMAN MARRIAGE & HALL	80,440
52	4315912	2600431591214	UNISON EVENTS PRIVATE LIMITED	4,729,010
53	7139677	3277876121872	MAJESTIC BANQUETS	2,678,773
54	7199454	3277876128875	REET MARQUEE	168,240
			Total	165,824,930

NOTE OF PAD			
Brief for the Honorable Senator, Mian Muhammad Ateeq Sheikh regarding non filers, show cause notice issued regarding non filling.			
Sr. N	Name of Prescribed	NTN	Area
1	Occasions Marquee	4393371	G-12 Kashmir Highway
2	Zakia's Marquee	4383796-4	E-11, Islamabad.
3	Paragon Marquee	4223523	E-11, Islamabad.
4	Reet Marquee	7199454	Expressway, Islamabad
5	Iqbal Bandhan Shadi Hall	4173187	PARK ROAD, Islamabad
6	Sundas Shadi Hall	3665852	Expressway, Islamabad
7	Afzal Marriage Hall	4222374	Expressway, Islamabad
8	Anjum Marriage Hall	4139247	Expressway, Islamabad
9	Shahbaz Gul Shinwari (Taj Marquee)	1332468	E-11, Islamabad.
10	Tulip Islamabad	4359956	Club Road, Islamabad
11	Majestic Banquets	47139677	Club Road, Islamabad
12	Mishal Banquete Hall	4195483	I-10 Industrial Area, Islamabad.
13	Zakia's Marquee	4383796	E-11, Islamabad.
14	Occasions Marquee	4393371	E-11, Islamabad.
15	Majestic Banquets	7139677	Club Road, Islamabad.
16	Paragon Marquee	4233523	E-11, Islamabad.

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب چیئرمین! میرا یہ پوچھنے کا ایک خاص مقصد تھا کہ یہ marquees کس حساب سے ٹیکس دیتی ہیں اور اس کی کتنی calculation ہے؟ اگر دیکھا جائے تو اس میں بہت زیادہ variation ہے اور بالخصوص جب ہم اسلام آباد کی marquees کو دیکھتے ہیں جہاں ہم سب parliamentarians جاتے ہیں، ایک ایک function کا دس دس لاکھ روپے کا bill ہوتا ہے۔ جب اسے tax collection کی مد میں دیکھیں تو سال کا کتنا tax بنتا ہے۔ جناب والا! میری گزارش ہے کہ آپ اسے کمیٹی کو بھیج دیں کیونکہ یہ پوری قوم کا معاملہ ہے، وہاں اسے probe کیا جائے، دیکھا جائے، جتنا tax بنتا ہے اس کا 25% بھی یہ marquees tax نہیں دیتیں۔ میرا بھی چونکہ اس شعبے سے تعلق ہے، اس کے اندر بہت بڑا گھپلا ہے، اس لیے میری گزارش ہو گی کہ اگر اسے Standing Committee on Finance کو بھیجا جائے، وہ اسے probe کرے اور وزیر صاحب کو بھی شاید اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب زاہد حامد: جناب والا! میرا نہیں خیال کہ اس کو کمیٹی میں بھیجنے کی کوئی گنجائش ہے۔ معزز سینیٹر صاحب نے جو figures مانگے تھے، وہ پیش کر دیے گئے ہیں۔ یہ تین طرح کے taxes ہیں، ایک تو ان کی personal income tax liability ہے، اس کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ تیس ستمبر تک انہوں نے file کرنا ہے۔ جہاں تک income tax, withholding tax 236D کا تعلق ہے، وہ figures دے دیے گئے ہیں، وہ 42.329 million ہیں اور sales tax on services بھی دیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر آپ دیکھیں کہ annexure میں ایک ایک marquee جس کی payment under both heads 236D ہوئی ہے، اس کا بھی بتا دیا گیا ہے، اس کے بعد tax on services کا بھی بتا دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ان marquees کی ایک list دی گئی ہے جنہوں نے ابھی تک کچھ نہیں دیا، انہیں notices دے دیے گئے ہیں، اس پر کارروائی جاری ہے اور 28th February تک FBR نے احکامات جاری کر دینے ہیں۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: اس کا audit ہوا ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس کا audit ہوا ہے۔

جناب زاہد حامد: جناب والا! ابھی تو یہ start ہوا ہے، انہوں نے 2016-17 کا پوچھا ہے، یہ ابھی ongoing ہے۔ انہوں نے تیس ستمبر تک اپنی tax liability return دینی ہے۔ انہوں نے دسمبر 2016 تک جو ongoing income tax, withholding tax deduct کیا ہے، اس کے figures دیے ہیں۔ اس کے علاوہ sales tax on services December تک جو deduct ہوا ہے، اس کے ساتھ ساتھ جنہوں نے نہیں دیا، ان کی list بھی پیش کر دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اعظم سواتی صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب والا! معزز وزیر صاحب سے میرا سوال ہے کہ اگر آپ ان 131 establishments کے 42 million tax کو ایک سال پر divide کریں تو یہ تقریباً تین لاکھ بیس ہزار روپے بنتے ہیں۔ گزارش ہے کہ اگر غریبوں پر indirect income tax کم کرنا ہے اور direct tax امیروں پر لگانا ہے تو پھر اس establishment پر تین لاکھ بیس ہزار روپے ایک سال کا ٹیکس، اسے تو پچاس گنا اور زیادہ ہونا چاہیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی پچاس گنا زیادہ ہونا چاہیے۔ وزیر صاحب۔

جناب زاہد حامد: جناب چیئرمین! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ معزز سینیٹر صاحب نے دیکھا ہو گا، اگر آپ detail دیکھیں، سوال 17-2016 کے متعلق پوچھا گیا تھا اور یہ figures پورے سال کے نہیں ہیں، یہ December, 2016 تک ہیں۔ ابھی یہ ongoing ہیں اور جو 236D ہے، یہ ان کی return ہے کہ ہمارے ہاں جو functions ہوئے ہیں، ان کی payment 5% ہوتی ہے، یہ وہ deposits ہیں، اسی طرح اگلا annexure ہے۔ اس کے بعد جو tax on services ہیں، ان کی تفصیل انہوں نے جمع کروائی ہے۔ اس لیے یہ ongoing ہے، جون تک یہ ختم ہو گا، تیس ستمبر تک return جمع ہو گی اور پھر اس پر مزید کارروائی ہو گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: محسن عزیز صاحب۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب والا! میرا سوال یہ ہے کہ اس میں ماسوائے چار، پانچ لوگ، Tourism Promotion Services ہے، ہاشوانی ہے، DHA Club ہے، Army Welfare ہے جنہوں نے چار، پانچ یا چھ ملین دیے ہیں، باقی تو ساری لاکھوں بلکہ ہزاروں روپے میں ہیں۔ جب ان halls میں جائیں تو وہاں پاؤں رکھنے کی جگہ نہیں ہوتی ہے، یہ تو FBR کے right under their nose اتنی بڑی pilferage ہو رہی ہے، اس پر حکومت اور FBR کیا سوچ رہے ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب زاہد حامد: جناب والا! میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ ابھی یہ ongoing ہے، اگر آپ specifically کوئی identify کرنا چاہیں کہ اس list میں فلاں number پر جس کے متعلق آپ سمجھتے ہیں کہ وہ difference under payment ہے، میں محکمے کو کہوں گا کہ اس پر detailed audit کریں اور ان کے سارے functions check کریں۔ یہ تو ongoing ہیں، ان کے enforcement کے vigilance wing اور دوسرے wings ہیں، وہ ظاہر ہے اس کی scrutiny کرتے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میاں عتیق صاحب! آپ کا سوال نمبر 4۔

*4. Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: Will the Minister for Science and Technology be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Pakistan Standards and Quality Control Authority (PSQCA) does not conduct the quality testing of packaged milk including the imported milk in the country, if so, the reasons thereof; and

(b) the name of the authority which conducts quality testing of the said milk indicating also the procedure laid down for the same?

Rana Tanveer Hussain: (a) Pakistan Standards and Quality Control Authority (PSQCA) working under administrative control of Ministry of Science and Technology (MoST) has the mandate to formulate Standards and monitor the quality of products falling under the Compulsory Certification Mark Scheme (List enclosed at Annex-A).

The Packaged Liquid Milk earlier was not included in the mandatory list of Pakistan Standards and Quality Control Authority (PSQCA). However, taking into consideration of the issues raised in the print and electronic media regarding the selling of sub-standard packaged liquid milk in the country, Packaged Liquid Milk PSS: 5344-2016 has now been, included in the mandatory list of PSQCA through an SRO 124(KE) 2016, dated September 8, 2016.

Since issuance of the aforementioned SRO, PSQCA has put in place monitoring mechanism including market surveillance policy (inspection, testing and certification) for ensuring compliance of packaged liquid milk including Imported Milk in accordance with Pakistan Standards (traceable to Codex WHO guidelines) ISO/IEC 17065 and CA Rules, 2011 to ensure the health of people of Pakistan. PSQCA product certification / licensing procedure is at Annex-B.

The following steps have been initiated in this regard:

i. Notices issued to 13 packaged liquid milk processing units to get Certification Marks License (Annex-C);
ii. 06 packaged liquid milk processing units have already approached PSQCA for obtaining certification marks license at Annex-D. On registration with PSQCA, the manufacturers will be obliged to follow the prescribed standards;
iii. Plant inspections for Quality Assurance and Quality Control of Packaged Liquid Milk of 06 processing units (Annex-D), have been completed, samples have been collected and sent to Laboratories for testing.

After evaluation of the Laboratory results and Conformity Assessment compliance, licenses will be issued to processing units.

After issuance of the CM licenses to the processing units, continuous monitoring / surveillance will be performed as per PSQCA Act VI of 1996 and CA Rules 2011.

(b) As already submitted at Part (a) of the question.

ANNEX – A

108 MANDATORY ITEMS LIST OF PSQCA

S #	Subject	PSS #
1	AC Watt hour meters	60521
2	Asbestos Cement Building and Sanitary Pipes	429
3	Asbestos Cement Corrugated for roofing & cladding	1653
4	Asbestos Cement pipe fitting for building and sanitary purposes	2035
5	Asbestos Cement pressure pipes	428
6	Asbestos Flat Sheets	579
7	Apple Juice	PS: 1738 - 2000
8	Balanced Feed Mixture for Live Stock	234
9	Ballast for Tubular Fluorescent Lamp – Performance Requirements	497
10	Banaspati	221
11	Biscuits (Excluding Wafer Biscuits)	383
12	Butter	PS: 1831 - 1997
13	Carbonated Beverages	1654
14	Bottled Drinking Water	4639
15	Cold Worked Steel Deformed Bars for the Reinforcement of Concrete	1612
16	Cooking Oil (Blended)	2858
17	Cotton Seed Oil Cake Expeller Type	96
18	Chilly Powder	PS: 1742 - 1997
19	Concentrated Fruit Juice	PS: 527 - 1992
20	Condensed Milk	PS: 364 - 1991
21	Curry Powder	PS: 1741 - 1997
22	Deformed & Plain Billet Steel Bars	1879
23	Discharge Lamps/Compact Flourescent Lamps (H.S.Code 8539,3200,8539,3910 & 8539, 3990)	PS/IEC :60968 & PS/IEC:60969
24	Edible Sesame Seed Oil	98
25	Food for Infants and Children	PS: 1688 - 1985
26	Flavoured Milk	PS: 3189 - 1992
27	Fruit Squash	PS: 506 - 1997
28	Gas Appliances-General Requirements	4860

29	Gas Applied fired Room Heater-Vented	4859
30	Gas Cooking Range	4857
31	Gas Cooking Stoves	1560
32	Gas Fired Radiant Room Heaters un-vented & semi-vented type	3656
33	Gas Water Heaters	4858
34	Honey	PS: 1934 - 2007
35	Iodized Salt	1669
36	Jams (Fruit preserve) & Jellies	PS: 2096 - 1989
37	Lead Acid Batteries (for Motorcycles)	4082
38	Lead Acid Starter Batteries (for motorcar)	206
39	Margarine	1653
40	Mayonnaise	PS: 3947 - 1997
41	Marmalade	PS: 514 - 1985
42	Milk Powder (whole and Skim)	PS: 363 - 1991
43	Methods for measuring the performance of electric kettles, jugs for house holds and similar purposes	253
44	Methods for measuring the performance of Electric Toasters for house hold and similar purposes	661
45	Mild Steel Bars	231
46	Mild Steel Oil Pressure Utility Stoves	797
47	Natural Mineral Water	2102
48	Non-Pressure Oil Stoves	928
49	Oil Pressure Stoves Brass Type	682
50	Orange Juice	PS: 1738 - 2000
51	Palm oil (Edible grade for cooking purposes)	1561
52	Pickets	PS: 520 - 1999
53	Polypropylene Woven Sacks for Packing (Sugar)	3128
54	Portland Blast Furnace Cement not Exceeding 65% blast furnace slag	1631
55	Portland Cement	232
56	Poultry Feeds	233
57	PVC Insulated Cables (Non Armoured) for Electric Power & Lighting	714
58	PVC Pressure Pipes for Cold Potable Water	3051

59	Reciprocating Internal Combustion Engine	1806
60	Refined Coconut Oil	99
61	Refined Cotton Seed Oil	21
62	Refined Maize Corn Oil	1562
63	Refined Mustard Oil	25
64	Refined Soya bean Oil	1563
65	Refined Sunflower Oil	1564
66	Refine Sugar & White Sugar	PS: 1822 - 2007
67	Safety Razor Blades (double edge)	219
68	Single & Twin Blade Plastic bounded Disposable Razors/p>	2002
69	Sulphate Resisting Portland Cement	612
70	Synthetic Vinegar	PS: 3602 - 1994
71	Tea Black	PS: 493 - 2000
72	Three Wheeler Auto Vehicles	4708
73	Tubular Fluorescent Lamp	292
74	Tungsten Flaments Lamps for General Services	17
75	Induction Motors	PS/IEC : 60034 Part I to IV
76	Two Wheeler Auto Vehicles	4707
77	Turmeric(Ground & Powdered)	PS: 1820 - 2000
78	Wafers Biscuits	614
79	Tooth Paste	PS: 1721
80	Toilet Soap	PS: 13
81	Sharnpoo	PS: 3509
82	Synthetic Detergent Powder for General Purpose	PS: 4986
83	Powder Hair dyes	PS: 4079 – 1998
84	Oxidation Hair dye Liquid	PS: 5250 – 2013
85	Structural Steel	PS: 4798
86	Tin Plate	PS: 4773 / 2002 (466 – 2001 ISO 11949 - 1995)

87	Urea (Prilled and Granular)	(1) PS: 217 / 2009 amended 2011
88	Di-Ammonium Phosphate (DAP)	(II) PS: 3517
89	Single Super Phosphate	(III) PS: 67
90	Triple Supper Phosphate	(IV) PS: 216
91	White Portland Cement.	PS: 1630
92	Masonry Cement	PS:5314
93	Internal Combustion Engine Lubricating Oil	PS: 343
94	Flexible Polyurethane foam for domestic mattresses	PS: 3087
95	Motorcycle Tyres and rims (code designated series)	PS ISO 4249-1
96	Enamel paint interior (Finishing Colour)	PS: 617
97	Enamel paint Exterior (Finishing Colour)	PS: 616
98	Paints for vehicles	PS: 396
99	Bio Orgno Phosphate (BOP)	PS: 5295
100	Polypropylene woven sacks for packing (Fertilizers)	PS: 2958
101	Stainless steel for general purposes Part-1 Corrosion-resistant flat products	PS: ISO: 16143 Part- 1,2 & 3
102	Billets for the Production of bars (plain and deformed) for concrete reinforcement.	PS: 2337
103	Steel Wire Rod	PS: 16124
104	Truck and Bus Tyres and Rims (Metric Series) Part-I Tyres	PS-ISO: 4209-1
105	Ready Mixed Paint brushing, finishing, semi gloss for general purpose	PS-402
106	Household refrigerating appliances – Characteristics and test methods	PS-IEC: 62552
107	Polypropylene Woven Laminated hermetically sealed block bottom valve sacks for packing cement	PS: 4877
108	Packaged Liquid Milk	PS: 5344

Annex-B

i. Inspections:

a. During the inspection, Field Officer checks their manufacturing capability and Quality Control Infra-structure for producing quality product as per standard and in accordance to Pakistan Conformity Assessment Rules 2011 is checked.

b. Witness the analysis of product at the unit lab. and check the competency of unit for quality control of the product.

c. Checking labeling and marking requirements as per standard i.e.:
   - Name of the item (product).
   - Brand
   - Name and address of manufacturer,
   - validity of the product (date of manufacture and expiry)
   - Batch or code Number
   - Net Weight
   - Pakistan Standard Number, Mark and License Number.

ii. Collection of Random Samples Quarterly basis

Three random samples are being collected from the unit / plant and sealed. The sample No.1 is to be sent for testing to Quality Control Centre (QCC), PSQCA / Independent lab, the Sample No.2 is retained in unit and the third is kept in SDC-PSQCA as reference sample in case of any disagreement on test result.

iii. Testing

Sealed samples are tested in independent Lab. as per relevant Pakistan Standard.

iv. Continuous Surveillance and monitoring

- Besides quarterly inspection PSQCA is performing the open market sampling and testing through PSQCA Mobile Testing Lab. to ensure the quality of Packaged Milk.

v. Open Market Sampling

PSQCA conducts open market sampling time to time and collects Samples from various Markets

and shops from different locations and check their Quality through testing from Laboratories and in case of Non Conformity takes strict actions as PSQCA Act VI 1996 and Pakistan Conformity Assessment Rules 2011.

Annex-C

PSQCA has issued notices to the following 13 Packaged Liquid Milk manufacturers:

i. Premier Dairies,
ii. Gourmet Foods,
iii. Shakarganj Food Products,
iv. Noon Pakistan Ltd,
v. Nestle Pakistan Ltd,
vi. Adams Milk Food Pvt Ltd,
vii. Haleeb Food Ltd,
viii. SMPL LHR,
ix. Anhaar,
x. Engro Foods,
xi. Al-Tahur,
xii. Bake Master,
xiii. Doce Foods.

Annex-D

PSQCA has received 06 applications for Certification Marks license from:

i. Adam's Foods Sahiwal / Adam's,
ii. Engro Foods / Olpers,
iii. Haleeb Foods / Haleeb,
iv. Al-Tahur Limited / Prema & Neutra,
v. Premier Dairy / Malmo,
vi. Dairy Land.

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب چیئرمین! اس کا جواب Ministry of Science and Technology نے بڑی تفصیل سے دیا ہے۔ ماشاءاللہ وزیر صاحب بھی پورا کام کرتے ہیں۔ میں ان کے جواب اور کارکردگی سے بالکل مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ دیکھیں کہ mover مطمئن ہیں۔ طاہر مشہدی صاحب۔

سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی: شکریہ، جناب چیئرمین! میں عتیق شیخ صاحب کو بالکل second کروں گا، واقعی یہ بہت hardworking Minister ہیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ میں معزز وزیر صاحب سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پیکٹ والے دودھ کے نام پر جو chemicals بیچے جا رہے تھے، Nestle, Haleeb اور دوسرے جتنے بھی milk packs بک رہے تھے، وہ سارے کے سارے نقلی دودھ نکلے، وہ تو chemical بک رہے تھے اور آپ لوگوں نے ہی ان کو پکڑا ہے۔ وہ ہمارے بچوں کی زندگی کے ساتھ اس طرح کھیل رہے ہیں، اس پر آپ نے کیا action لیا ہے؟ کیا factories بند کی گئی ہیں؟ انہیں جیلوں میں ڈالا گیا ہے یا نہیں ڈالا گیا؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی رانا تنویر صاحب۔

رانا تنویر حسین (وزیر برائے دفاعی پیداوار: شکریہ، جناب چیئرمین! جو packing دودھ کا مسئلہ ہے، پہلے ہمارے پاس یہ 108 mandatory items میں نہیں تھا، ابھی last year 30th September سے اس میں آیا ہے کیونکہ ہم نے اس پر process کر کے اس میں ڈالا ہے۔ اب تیس ستمبر کے بعد ہم نے اس کی monitoring شروع کی ہے اور اسے اپنے net میں لانے کے لیے کام شروع کیا ہے۔ اس میں چھ کمپنیوں نے apply کیا، processing کی گئی اور انہیں licence issue ہو گئے ہیں، باقی دودھ pack کرنے والی 13 companies نے licence کے لیے apply کیا ہے۔ ہم licence holders کے بارے میں ensure کرتے ہیں کہ انہیں تب ہی licence issue ہوتا ہے جب ان کا standard of quality بالکل ہمارے standard of quality کے مطابق ہوتا ہے۔ اس کے بعد اس کی مسلسل monitoring کرتے ہیں کہ وہ standard برقرار رہے۔ دوسری 13 companies بھی جب processing complete کر کے ہمارے standard پر آئیں گی تو انہیں licence issue ہوں

گے۔ ہم جس کو بھی licence issue کرتے ہیں تو ہم assure کرتے ہیں کہ ان کی quality ٹھیک ہے۔ انہوں نے past کی جو بات کی ہے، اس میں کچھ issues تھے۔ لیکن اب ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ اس میں کسی کا بھی کوئی issue نہیں ہوگا اور جو لائسنس نہیں لے گا یا وہ standard پر پورا نہیں اترے گا اس کو ہم seal بھی کرتے ہیں اور prosecute بھی کرتے ہیں اور پھر cases courts میں چلتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، نعمان وزیر صاحب۔

سینیٹر نعمان وزیر خٹک: شکریہ، جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا میں یہ صحیح کہہ رہا ہوں کہ PSQCA کی کوئی laboratory نہیں ہے۔ یہ private laboratory سے check کرتے ہیں اور جو sampling کرتے ہیں۔ Sampling کا pharmaceutical or food industry میں جو procedure ہے کہ ان کے سامنے دیا جائے، seal کیا جائے اور پھر جا کر اس کی جو testing ہے دونوں کے سامنے کیا جائے۔ یہ process follow نہیں کر رہے ہیں۔ کیا میں یہ صحیح کہہ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔

رانا تنویر حسین: میرا خیال ہے کہ معزز سینیٹر کی معلومات صحیح نہیں ہیں۔ ہمارے پاس aggregated labs ہیں جو کہ پاکستان میں top کی labs ہیں لیکن ہم مزید اس کو ensure کرنے کے لیے اگر کسی کو اس پر کوئی question ہو تو ہم PCSIR کو بھی وہ sample بھیج دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی third party کو جو private sector میں ہیں، private labs ہوتے ہیں وہ بھی aggregated ہیں ان کو بھی بھیج دیتے ہیں۔ تین جگہوں سے ہم test کراتے ہیں۔ Sample کا ایک laid down procedure ہے۔ آج بھی ایک جگہ سے sample لینے تھے تو وہ بندہ خود لے کر آیا۔ تو وہ ہم نہیں کرتے جبکہ ہم خود sample نہ لیں۔ وہ authentic ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد تین اس کے sample ہم لیتے ہیں۔ ایک ہم اپنے پاس رکھتے ہیں۔ ایک laboratory میں بھیجتے ہیں اور ایک اس فیکٹری کا جو مالک ہوتا ہے اس کو ہم دیتے ہیں۔ اس کا جب result آتا ہے تو اس کے ساتھ share کرتے ہیں۔ اس لیے یہ کہنا کہ اگر کسی جگہ پر بھی ان کو شکایت ہے تو مجھے بتائیں وہ ان شاء اللہ دور کی جائے گی۔ ابھی سپریم کورٹ میں ایک case گیا تھا، گھی کا یوٹیلٹی سٹور کے حوالے سے ہے۔ دودھ کا بھی issue ہوا تھا۔ ہم نے اس پر جو رپورٹ سپریم کورٹ میں جمع

کرائی۔ ہم نے وہاں پر بتادیا کہ تین labs سے ہم نے کرایا ہے اگر آپ مزید چاہتے ہیں تو ہم اپنے طریقے سے sampling کر کے پھر آپ کو result دیں گے۔ جہاں پر ان کو کوئی شکایت ہے تو مجھے بتائیں میں ان شاء اللہ جواب بھی دوں گا کہ یہ اس کی صورت حال ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بلوچستان اسمبلی کے سابق سپیکر جناب مطیع اللہ آغا صاحب، مولانا امیر زمان صاحب، ممبر قومی اسمبلی مہمانوں کی گیلری میں تشریف رکھتے ہیں ہم ان کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ جی، سینیٹر محسن عزیز صاحب۔

*5. Senator Mohsin Aziz: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs Statistics and Privatization be pleased to state that whether it is a fact that the GST on gas being used by the industrial sector in the country has been increased, if so, the justifications thereof?

Senator Mohammad Ishaq Dar: No. It is not a fact that rate of GST on gas for industrial sector has been increased. Standard rate of sales tax on supply of gas to industrial sector remains the same i.e. 17%.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، آپ کا کوئی ضمنی سوال۔

سینیٹر محسن عزیز: جواب تو آ گیا ہے۔ انہوں نے raise نہیں کیا ہے لیکن میرا سوال یہ تھا کہ انہوں نے گیس کے rate میں کمی کی تھی 600 روپے سے 400 روپے کر دی تھی جو پنجاب کی ایک association کے کہنے پر دوبارہ rate زیادہ کر دیا ہے۔ اس کی کیا وجوہات تھی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔

جناب زاہد حامد (وزیر برائے قانون و انصاف): جناب چیئرمین! ان کا سوال GST کے بارے میں تھا۔ اس کا ہم نے جواب دیا ہے کہ کوئی increase نہیں ہوئی۔ یہ association کے بارے میں بتا رہے ہیں کہ انہوں نے کوئی بات کی ہے تو اس کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب محسن عزیز صاحب آپ کا اگلہ سوال۔

*6. Senator Mohsin Aziz: Will the Minister for Planning, Development and Reforms be pleased to state:

(a) the details of investment received for projects under the CPEC so far with project-wise break up; and

(b) whether these investments are in the form of loans or otherwise?

Mr. Ahsan Iqbal: (a) Details of the investment for the projects under CPEC so far with project wise break up are at annex A.

(b) Investment under CPEC in energy sector is in IPP mode and include government concessional financing, interest free loans and grants.

Annex-A

CPEC TOTAL PROJECTS	Estimated Cost in USD Million
ENERGY (IPP financing mode)	34,740
TRANSPORT & INFRASTRUCTURE	
Roads (Government concessional loan - GCL)	4,179
Rail Network – ML-I (GCL under discussion)	8,212
Gwadar Port (Grant/GCL/Interest free loan)	780
OTHERS (GCL/Grant) Fiber Optic / DTMB	46
TOTAL	47,957

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، آپ کا کوئی ضمنی سوال۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب چیئرمین! اس کا جو جواب آیا ہے وہ تو میرے سوال کے مطابق ہی نہیں ہے۔ میں نے تو جو سوال کیا تھا وہ یہ تھا کہ جو investment ہے اس کو project-

wise مجھے بتائیں تاکہ ہمیں پتا چل سکے کہ province-wise کونسے project بن گئے ہیں۔ نمبر ایک۔

نمبر دو، اس میں جو loan ہے اس کی کوئی percentage نہیں دی گئی ہے کہ کس percentage پر concessional loan لیے گئے ہیں۔

نمبر تین یہ ہے کہ میں نے یہ پوچھا تھا کہ جتنی investment آج دن تک آ چکی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ Rail Network کا project ہے یہ تو under discussion ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ investment ابھی تک تو آئی نہیں ہے۔ اس سوال کے جواب سے میں بالکل مطمئن نہیں ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔

جناب احسن اقبال (وزیر برائے پلاننگ، ترقی اور ریفارمز: جناب چیئرمین! ان کو جو معلومات project-wise specific چاہیے، ویسے تو کئی مرتبہ یہ معلومات مختلف سینیٹر حضرات کے سوالات کے جواب میں سینیٹ کو فراہم کی جا چکی ہیں۔ یہ پہلے بھی lay ہو چکی ہیں لیکن اگر دوبارہ بھی یہ project-wise چاہتے ہیں تو وہ معلومات ہم lay کر دیں گے لیکن اس کی جو sectorial breakdown ہے وہ دی گئی ہے۔ جس میں انرجی کے تمام projects ہیں وہ IPP mode میں ہیں۔ جو infrastructure کے ہیں وہ concessional financing ہے اور تقریباً یہ بات میں پہلی بھی آگاہ کر چکا ہوں کہ 20 سے 25 سال کا repayment period ہے اور 2% کے قریب اس کا interest payment ہے۔ تو یہ most concessional financing ہے جو کہ کہیں سے بھی ملک کے لیے مل سکتی ہے۔ ایک اہم بات یہ ہے کہ جو کہ اس ایوان کے ذریعے میں اجاگر کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تمام financing حکومت پاکستان کے exchequer سے ہو کر نہیں جاتی۔ یہ ایسا نہیں ہے کہ چین حکومت پاکستان کی جیب میں پیسا ڈالتا ہے اور پھر ہم اس کو آگے disburse کرتے ہیں۔ جو IPP projects ہیں وہ investors اپنی financing لے کر آتے ہیں اور وہ اپنا project لگاتے ہیں۔ حکومت پاکستان صرف ان سے بجلی خریدنے کی پابند ہوتی ہے۔ جو infrastructure کے projects ہیں اس میں طریقہ کار یہ ہے کہ حکومت چین تین مستند اداروں کی نامزدگی کرتی ہے۔ وہ تین ادارے bidding کے process میں حصہ لیتے ہیں۔ جو lowest bidder ہے وہ project لے کر جاتا ہے۔

حکومت پاکستان کا نہ اس چیز میں صوابدید ہے کہ کونسی کمپنیاں bidding process میں آئیں گی اور نہ اس کی یہ صوابدید ہے کہ وہ اپنی کسی پسند کی کمپنی کو کوئی project دے سکے۔ اس لیے یہ پورا عمل انتہائی شفاف ہے کہ جس میں حکومت چین companies کا panel نامزد کرتی ہے، وہ bidding کرتی ہے اور جو lowest bidder ہے اس کو وہ project ملتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی: شکریہ، جناب چیئرمین! میں معزز وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ گوادر پورٹ کا یہاں پر ذکر ہے۔ 780 million US dollars اس پر consume ہوگا۔ منسٹر صاحب! آپ یہ بتانا پسند کریں گے کہ اس وقت کتنے berth آپ complete کر چکے ہیں اور مزید آپ نے کتنے بنانے ہیں؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔

جناب احسن اقبال: جناب چیئرمین! یہ جو گوادر پورٹ کے لیے پیسے رکھے گئے ہیں اس کے اندر وہاں پر expressway کی تعمیر بھی شامل ہے۔ نئی ہوائی اڈے کی تعمیر بھی شامل ہے۔ اسی طرح وہاں پر پانی کا منصوبہ بھی شامل ہے۔ ہسپتال بھی اس میں شامل ہے۔ ایجوکیشن سیکٹر میں ووکیشنل ٹیکنیکل سینٹر بن رہا ہے وہ بھی شامل ہے۔ یہ packages ہیں جو مختلف project وہاں پر CPEC کے تحت کیے جا رہے ہیں۔ جو گوادر پورٹ ہے اس کی expansion کے لیے ابھی حالیہ JCC کے اندر اتفاق ہوا ہے کہ اس پر feasibility study شروع کی جائے گی اور وہ feasibility study اسی سال شروع ہوگی جونہی وہ مکمل ہوتی ہے اس کی روشنی میں پھر اس کی expansion کو حتمی شکل دی جائے گی کہ کتنے berth اس میں add کرنے ہیں. based on the feasibility

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، میر کبیر احمد۔

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: شکریہ، جناب چیئرمین! میرا معزز وزیر صاحب سے question ہے کہ کچھ دن پہلے اخبار میں آیا تھا کہ ابھی CPEC کا 46 project billion سے زیادہ ہو کر 57 billion بن گیا۔ یہ last meeting جو چین میں ہوا تھا اس میں فیصلہ ہوا ہے۔ اس میں حوالہ بھی دیا گیا تھا کہ کوئٹہ کے کچھ projects اس میں شامل کر

دیے گئے ہیں۔ کچھی کنال وغیرہ ہیں۔ آیا یہ 46 billion جو ہمیں یہاں پر دکھایا گیا ہے یا جو پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا جو 57 billion بتا رہے ہیں وہ صحیح ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔

جناب احسن اقبال: جناب چیئرمین! یہ وہ projects ہیں کہ جن کے اوپر حتمی تخمینے لگ چکے ہیں جو حالیہ JCC meeting ہوئی تھی اس میں ایک بہت بڑا portfolio جس پر اتفاق ہوا جس میں مختلف صوبوں کے projects بھی شامل ہیں۔ اب ان کے feasibility پر کام شروع ہو چکا ہے۔ جونہی ان کی feasibility مکمل ہو گی تب ہم official level پر ان کی figures دے سکتے ہیں۔ میڈیا نے جو 57 billion کی figure بتائی ہے وہ ایک estimate ہے جو لوگ کہہ رہے ہیں کہ CPEC کا حجم ان تمام projects کو شامل کرنے سے پہنچ جائے گا لیکن officially ابھی ہم ان کے بارے میں figures نہیں دے سکتے جب تک کہ اس کی feasibility نہ ہو جائے لیکن بلوچستان میں بہت major projects شامل کیے گئے ہیں جس میں کوئٹہ کا سرکولر ریلوے کا project بھی شامل ہے۔ پھر بلوچستان میں جو پانی کی کمی ہے اس کے حوالے سے Pat Feeder Canal کوئٹہ شہر کے لیے water supply کا منصوبہ بھی شامل ہے۔ اسی طرح پنجگور کی سڑک بھی شامل ہے جو کہ interior Balochistan کے deep areas ہیں وہ CPEC کے سڑکوں کے ساتھ منسلک کرے گی۔ یہ بہت سارے منصوبے ہیں جو شامل کیے گئے ہیں جونہی ان کی feasibility مکمل ہو گی پھر ہم ایک حتمی figure دے سکتے ہیں۔

(Interruption)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب احسن اقبال: یہ ان تمام projects کی تفاصیل published ہیں، ہماری ویب سائٹ پر بھی دستیاب ہیں لیکن میں معزز سینیٹر صاحب کو بھی دستیاب کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی کاکڑ صاحب! آپ کے سوالات تو ماشاءاللہ to the point ہوتے ہیں۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: میرا سوال ہے کہ ہمیں ڈالر میں بتائیں گے یا فیصد میں؟ اس CPEC project میں total loan کتنا ہے، امداد کتنی ہے، سرمایہ کاری کتنی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: چینی کرنسی کا نام نہیں لیا آپ نے، جی وزیر صاحب۔

جناب احسن اقبال: یہ تقریباً جو یہاں پر دیا گیا ہے اس میں 75% سرمایہ کاری ہے۔ اگر آپ دیکھیں $47 billion میں 35 ارب ڈالر IPP mode میں انرجی کے ہیں تو اس میں 75% سرمایہ کاری ہے bulk of the CPEC is IPP investment جو پاکستان کو توانائی کے شعبے میں خود کفیل کرے گی اور infrastructure کے لئے باقی ماندہ رقم concessional financing ہے جس کی میں نے ابھی تفصیل بتائی کہ تقریباً 2% mark up پر بیس سے پچیس سال اس کی ادائیگی کا دورانیہ ہے جو پاکستان کے لئے اس سے زیادہ attractive financing دنیا میں کہیں سے نہیں مل سکتی اور یہ چین کا پاکستان کے ساتھ دوستی کا ایک بہت بڑا gesture ہے کہ انہوں نے پاکستان میں اتنی بڑی سرمایہ کاری کا اس وقت فیصلہ کیا جب کوئی بیرون ملک سے پاکستان میں کسی توانائی کے project میں سو ڈالر سرمایہ کاری کے لئے تیار نہیں تھا۔

یہ بات بھی میں واضح کر دوں کہ کوئی ایسی پالیسی نہیں ہے جو CPEC کے لئے علیحدہ بنائی گئی ہے بلکہ یہ وہی توانائی کی پالیسی ہے جو موجود تھی، جس کے تحت کوئی اور سرمایہ کار نہیں آ رہا تھا اور چین نے پاکستان میں سرمایہ کاری کا فیصلہ کیا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی طاہر حسین مشہدی صاحب، سوال نمبر 7۔

*7. Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state:

(a) the loss suffered by the banks working under the administrative control of State Bank of Pakistan due to writing off loans granted since March, 2010; and

(b) the steps taken by the Government or by those banks to recover the amount of said loans?

Senator Mohammad Ishaq Dar: (a) Globally, writing-off of loans by banks is a part and parcel of lending business. Out of total 34 banks, nineteen (19) banks have written off principal amount of Rs. 4,653

million, out of loans granted since March 2010. Details are annexed.

(b) Banks write off loans after exhausting all available avenues of recovery. Following two laws allow banks to file suits in the Banking Courts for speedy recovery of Non-Performing Loans (NPLs):—

i. The Financial Institutions (Recovery of Finances) Ordinance, 2001
ii. National Accountability Ordinance, 1999

These laws are available for recovery of Non-Performing Loans and banks take all possible measures to recover their defaulted amounts under the said laws.

Annexure-A

Loss suffered by banks due to written off loans granted Since March, 2010

(Rs. in million)

S.No.	Name of Bank	Amount Written off (Principal)
1.	Al Baraka Islamic Bank Limited	3.250
2.	Allied Bank Limited	271.583
3.	Askari Bank Limited	1.027
4.	Bank Al-habib Limited	0.255
5.	Bank Al-falah	230.170
6.	Bank Islami (Ex-KASAB Bank)	540.210
7.	Faysal Bank Limited	110.570
8.	First Woman Bank Limited	0.065
9.	Habibmetropolitan Bank Limited	3.086
10.	JS Bank Limited	10.833
11.	NIB Bank Limited	440.177

12.	SAMBA Bank Limited	0.165
13.	Silk Bank Limited	50.212
14.	Summit Bank Limited	12.480
15.	Standard Charterd Bank (Pakistan) Limited	819.947
16.	Soneri Bank Limited	0.248
17.	The Bank of Punjab	0.460
18.	United Bank Limited	971.080
19.	Zarai Taraqiyati Bank	1,187.365
		4,653.183

جناب ڈپٹی چیئرمین: کوئی ضمنی سوال؟

سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی: جناب چیئرمین! میں معزز وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جو loan write off ہوتے ہیں اور واقعی مجھے نہیں پتا کیونکہ میں نے کبھی loan لیا ہی نہیں اور اگر لیا بھی تو کوئی write off نہیں کرایا۔ یہ جو چار ہزار چھ سو ملین write off ہوئے ہیں اس کے لئے کیا criteria تھا۔ کوئی نیلی آنکھوں کی ضرورت ہوتی ہے یا رنجیت سنگھ کے زمانے کی وہ چٹ تخت لاہور سے آتی تھی اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ جو پاکستان کے پیسے کا اتنا نقصان ہوتا ہے جو آپ معاف کر دیتے ہیں۔ لٹیرے لوگ جو امیر سے امیر ہو رہے ہیں اور ان لوگوں کو آپ کیسے قرضے دیتے ہیں۔ پھر وہ دوسرے نام پر دوسری فیکٹریاں کھول لیتے ہیں، دوسری ملیں لگا لیتے ہیں۔ انہیں آپ نہیں پکڑتے۔ سب کو پتا ہے کیا ہو رہا ہے مگر کچھ ہوتا نہیں۔ یہ loan کیسے write off ہو رہے ہیں؟ یہ تو 2010 کی ایک چھوٹی سی رقم ہے اس سے پہلے کی تو بہت سی رقم ہے جو write off ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب زاہد حامد: جناب! شکریہ۔ جناب! میں شروع میں ہی وضاحت کر دوں کہ اس سے حکومت کا as such کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ جو write off ہوئے ہیں یہ بنکوں نے کیے ہیں، individual banks نے اور ان کے Board of Directors نے کیے ہیں۔ جو implication ہے، جو تاثر دیا جا رہا ہے کہ حکومت نے write off کیے ہیں جبکہ حکومت کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب! State Bank of Pakistan نے guidelines issue کی ہیں تمام بنکوں کو، یہ policy guidelines ہیں کہ write off کرنے سے پہلے جو معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ اس میں کیا نکتے ہیں، اس میں کیا policy guidelines ہیں جن کے مطابق پھر یہ loans write off ہوتے ہیں۔

جناب! وہ guidelines, Board of Directors دیکھ کر write off کرتا ہے جو یہ ہیں:

آیا کوئی liquid securities/assets ہیں بنک کے پاس under lease or pledged ہیں جن کے against that amount adjust ہو سکتی ہے۔

آیا وہ borrower or guarantor کے پاس کوئی اور ذریعہ ادائیگی نہیں ہے۔

پھر تیسرا یہ کہ borrowers جنہوں نے یہ loan لیا ہے اس نے کوئی اور business interest or asset تو نہیں بنالئے اس loan کے ساتھ۔ پھر یہ کہ آیا اس نے کوئی offense or criminal misappropriation stocks or moveable or immoveable properties کے تو نہیں کیے۔ پھر یہ کہ جی کوئی write off نہیں ہوگا۔ جہاں for sale value securities اگر outstanding amount سے زیادہ ہیں، وہاں بھی کوئی write off نہیں ہوگا۔ پھر جو write off proposal ہے اس کو بنک کا آڈیٹر آڈٹ کرے گا تو پھر ہوگا۔

جناب! اس کے مطابق ہی وہ ہوتے ہیں۔ پھر یہ بھی guidelines دی ہوئی ہیں کہ اگر 90 days سے زیادہ outstanding ہوئے تو اس کی اس نے provisioning کرنی ہوتی ہے۔ چھ ماہ ہو جائیں تو پھر زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ سال ہو جائے، ڈیڑھ سال ہو جائے، دو سال ہو جائے، تین سال کے بعد جا کے اس کے لئے full provisioning کرنی ہوتی ہے۔ اس کے لئے جو write off ہوئے ہیں اس کے بعد بھی بنک کا recovery کا حق رہتا ہے۔ یہ laws کا ذکر کیا گیا ہے، Financial Institutions recovery of finances Ordinances, 2001 and National Accountability Ordinance, NAB Law, 1999 کے مطابق اگر بنک چاہے تو recovery بھی ہو سکتی ہے مگر میں پھر repeat کروں گا کہ یہ حکومت نے نہیں کیا بلکہ یہ Individual Bank کے Board of Directors نے write off کیے ہیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب ڈاکٹر جمالدینی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہاں محترم وزیر صاحب فرماتے ہیں کہ یہ چیزیں lending business کی part and parcel ہیں۔ Ok, ہو سکتی ہیں لیکن جس انداز میں یہاں write off ہوتے ہیں، اس میں آج فقط میں ایک چیز دیکھ رہا ہوں کہ اس میں نیشنل بنک کا نام ہے ہی نہیں۔ آیا نیشنل بنک نے loan نہیں دیئے اور write off نہیں کئے یا نیشنل بنک کے اس طرح کے کوئی بھی project approve کرنے کے بعد اس میں default کی گنجائش نہیں رہی اور وہ as such loans دیتے رہے ہیں اور اسی طرح اس سے لوگ مستفید ہوتے رہے ہیں۔ اس بارے میں آپ کچھ کہیں گے؟

جناب زاہد حامد: جناب! میں نے بھی لسٹ میں دیکھا ہے اس میں نیشنل بنک کا نام واقعی نہیں ہے۔ اور سٹیٹ بنک نے چونکہ جواب یہی دیا ہے کہ 34 بنکوں میں سے 19 بنکوں نے write off کیا اور جو 19 بنکوں کی لسٹ دی ہے اس میں نیشنل بنک کا نام نہیں ہے۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ چار ہزار چھ سو تریپن ملین جو معاف ہو چکے ہیں، یہاں سینیٹ میں متفقہ قرارداد بھی پاس ہوئی کہ بلوچستان کے تقریباً بارہ تیرہ ہزار زمیندار ہیں، ابھی ڈرافٹ بھی آیا تھا کہ جو ابھی جیلوں میں بھی ہیں اور مقدمات کا سامنا بھی کر رہے ہیں۔ میرا وزیر صاحب سے سوال ہے کہ ہمارے زمینداروں کے قرضے کیوں معاف نہیں ہوئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر صاحب! بلوچستان کے زمیندار۔

جناب زاہد حامد: جناب! بلوچستان کے زمینداروں کے قرضے لگتا ہے کہ زرعی ترقیاتی بنک کے ہوں گے جو 19 نمبر پر بنک ہے۔ اس میں 1.187 بلین write off ہوئے ہیں اور 11966 لوگوں کے قرضے write off ہوئے ہیں۔ اب میرے پاس یہ break up تو نہیں ہے کہ کونسے صوبے سے کتنے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ بلوچستان کے بھی write off ہوئے ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب سراج الحق صاحب! سوال نمبر 8.

*8. Senator Sirajul Haq: Will the Minister for Science and Technology be pleased to state;

(a) whether it is a fact that the quality of locally assembled and manufactured cars and

other vehicles has deteriorated, if so, the reasons thereof;

(b) the steps taken by the present Government to improve the quality of those cars and vehicles according to international standard; and

(c) whether any action has been taken against the manufacturers for producing poor and sub-standard quality of cars and vehicles during the last three years, if so, the details thereof?

Rana Tanveer Hussain: (a) Pakistan Standards and Quality Control Authority (PSQCA), under Section 14 of Act VI-1996, has been mandated to check quality of products covered in the Compulsory Certification Marks Scheme of PSQCA. The quality of products can be established on the basis of compliance to the given standards.

PSQCA has developed PS: 4845 for Four Wheeler Automobile / Commercial Vehicles which includes Car, Van, Pickup, Jeep, Hi-Roof etc. However, it has not been included in the Compulsory Certification Marks Scheme of PSQCA.

PSQCA has so far developed 588 Standards on Auto Vehicles and Auto Parts. There are number of Standards developed on complete vehicles, such as:

i. PS: 4845 on Four Wheeler Auto vehicles;
ii. PS: 789 on Agricultural Tractor;
iii. PS: 4868 on Semi – Trailers, Full Trailers – General Requirements;
iv. PS: 4869 on Heavy Commercial Vehicles (H.C.V) – General Requirements; and
v. PS: 4870 on Light Commercial Vehicles (L.C.V) – General Requirements etc.

Following two standards are already included in the mandatory list of PSQCA:

1. PS: 4707 Two Wheeler Auto Vehicle
2. PS: 4708 Three Wheeler Auto Vehicle

The quality of Two Wheelers and Three Wheelers Auto Vehicles are being monitored by PSQCA in compliance with Pakistan Standards.

The quality of vehicles depends upon the quality of parts used there in.

The Engineering Development Board (EDB) under Ministry of Industries & Production issues the Manufacturing Certificates to all kinds of Automobile Manufacturers and Auto Parts Manufacturers. The responsibility with regard to checking of the quality of parts used in assembling of vehicles including two wheelers and three wheelers vehicles falls under the purview of EDB.

The reply obtained from EDB is being reproduced below:

Quality of locally assembled / manufactured cars has not decreased. However, it is not at par with the international standards. In few locally manufactured variants mainly due to:

- Non availability of National Quality Standards.
- Non-compliance of international vehicle regulatory requirements (WP 29)
- Out dated national quality regulatory infrastructure i.e. Motor Vehicle Act 1965 and Motor Vehicle Rules 1969 (MVR)
    - Under developed provincial Motor vehicles Examination system (MVE)

(b) Pakistan Standard PS: 4845 on Four Wheeler Auto Vehicle was first prepared in 2001 and

then revised in 2004 & 2007. Now keeping in view the latest developments in Auto Industry and re-structuring of Automobile Engineering Division in PSQCA, this standard is to be harmonized in accordance with the Auto Policy 2016-2021 to provide quality vehicles.

PSQCA on recommendations of 137th National Standards Committee (NSC) created new Technical Committee on Four Wheeler Auto Vehicles which was notified on 21st November, 2016 comprising of representatives from all stakeholders (Annex-A). This technical Committee will revise the standards in accordance with international standards and latest developments with regard to four wheeler auto vehicles.

The Standard PS: 4845 on Four Wheeler Auto Vehicles once revised, will be recommended for inclusion in the mandatory list of PSQCA. After the inclusion of the PS: 4845 in the mandatory list, PSQCA will be responsible to check the quality of vehicles as per prescribed standards. In order to finalize the revision of the standard, the meetings of Technical Committee are being held on regular basis.

On the other hand as per directives of Senate Standing Committee for National Food Security and Research, the PSQCA initiated the process of harmonization of Pakistan Standard on Agricultural Tractor (PS: 789). The Technical Committee in this regard has submitted its final recommendations to the National Standards Committee (NSC) for consideration / approval of the standard. The same has been deliberated by the NSC in its first meeting held on January 20, 2017. Hopefully, in the second meeting of

the NSC the standard on Agricultural Tractors would be finalized.

The reply obtained from EDB is being reproduced below:

All car manufacturers are in the Private Sector and claim that they are following the standards of their principles. As such Government's role is to provide a Policy frame work to ensure quality of the cars being produced by the manufacturers. In this regard, Govt. of Pakistan has taken the following initiatives in Automotive Development Policy 2016-21:

- Adoption of United Nations Economic Commission for Europe (UNECE) Regulations for Harmonization via participation in WP 29).
- Compulsory installation of immobilizers in cars by the OEMs.
- Establishment of Pakistan Automotive Institute (PAI) in public private partnership to:
  - Play a crucial role in assuring quality and safety, by providing basic infrastructure for the development of more efficient vehicles;
  - To provide technical expertise in R & D, testing, certification, homologation and framing of vehicle regulations.
- In addition to above, Govt. of Pakistan has taken certain initiatives in Automotive Development Policy 2016-21 to address the issue of monopolistic environment, especially in small car segment, by attracting new investors/ players so that to

create competition and automatically force the present manufacturers to enhance their quality or introduce new models.

(c) Cars and vehicles presently are not included in the Compulsory Certification Marks Scheme. Hence, PSQCA is not in position to check the quality of cars and vehicles.

Whereas, PSQCA is mandated to check and certify finished products of Two Wheelers & Three Wheelers auto vehicles as per PS: 4707 & PS: 4708 respectively.

PSQCA has so far certified 64 Two Wheeler Auto vehicle manufacturers and 26 Three Wheeler Auto vehicle manufacturers. Their product quality is being regularly monitored as per Pakistan Standards and Pakistan Conformity Assessment Rules (2011).

The reply obtained from EDB is being reproduced below:

Pakistan Standards and Quality Control Authority (PSQCA) is mandated to control quality of locally made products or take actions against local manufacturers on quality issues.

However, to address issues like delivery, quality etc., EDB has created a link on its website "ADP-Consumer Feedback" to facilitate consumers. In certain cases reported to EDB, actions have been taken to resolve the complaints of consumers.

Pakistan Standards

Pakistan Standards & Quality Control Authority
Government of Pakistan
(Ministry of Science & Technology)
Automobile Division
Standardization Wing
Website: www.psqca.com.pk

No .PSQCA/SDC /AUTO/TC-4/2016. Dated: November 21, 2016

NOTIFICATION

Subject: **Establishment of Technical Committee on 'Four Wheeler Auto vehicles'.**

The competent Authority has been pleased to constitute a Technical Committee on 'Four Wheeler Auto vehicles' for the development of Pakistan Standards in respect of Passenger Car, Van, Pickup, Jeep and Hi-Roof vehicles for the Transportation of Passengers & Goods in Pakistan comprising the followings:

Sr.#	Name	Designation	Organization	Status in the Tech. Committee
	CHAIRMAN:			
1.				**Chairman**
	MEMBERS:			
2.	Dr. Nasir Hayyat	Professor	UET, University, Lahore.	Member
3.	Prof. Muhammad Shabbar	Professor	NED, University, Karachi.	Member
4.	Prof. Dr. Uneb Gazdar	Chairman, Mech. Deptt.	Sir Syed University, Karachi.	Member
5.	Prof. Dr. Umm-e- Hani	Professor	I.E.S. University of Karachi.	Member
6.	Dr. Younis Jamal	Professor	Auto Centre, UET-Lahore	Member
7.	Representative of; (FPCCI-Karachi)	Representative	Federation of Pak Chamber of Commerce & Industries.(FPCCI-Karachi)	Member
8.	Dr. M Zubair	Director	EPA- Punjab	Member
9.	Representative of; EPA - Sindh	DG-EPA	Environmental Protection Agency, Sindh.	Member
10.	Mr. Aijaz Ahmed SPO, South,N5	Representative of; DIG, NH & MP	National Highway & Motorway Police.	Member
11.	Faiz-ur-Rehman	DGM	Deevan Farooque Motors	Member
12.	Mr. Abid Raza	Manager	M/s. General Tyres	Member
13.	Col. ®Khalil	General Manager	M/s. PTN (Pvt.) Ltd.	Member
14.	Mr. Razi-ur-Rehman	Group Director Corporate Affairs	M/s. Honda Motors Ltd.	Member
15.	Mr. Muhammad Bilal Qureshi	Manager (QA/QC)	Indus Motors Company	Member
16.	Mr. Shahid Ali Khan	General Manager	Pak Suzuki Motor Company	Member
17.	Mr. Ghulam Mustafa	GM (Q.A.)	M/s. Millat Tractors Ltd., Shahdara, Lahore.	Member
18.	Mr. Tanvir Ahmad	GM, Material Management	M/s. Al-Ghazi Tractors	Member

19.	Mr. Wasi Ahmed Shareef	Exec. Manager QA/QC Head	M/s.Yamaha Motor Pakistan Ltd.	Member
20.	Mr. Jamshed Ali	Head R & D	M/s. Plum Qingqi Motors	Member
21.	Mr. Zubair Amir	GM, Project	Sazgar Engg Works Ltd	Member
22.	Engr. Mazharul Haq	GM,	M/s. New Allied Motors,Lhr.	Member
23.	Mr. Muhammad Aslam	Managing Director	AGECO (Pvt) Ltd. Islamabad.	Member
24.	Mr. Kaiser J. Khatana	Chairman	Institute of Road Safety, Lahore.	Member
25.	Representative of; MoI & P, Islamabad	Representative	Ministry of Industries, Islamabad.	Member
26.	Representative of; Ministry of Communication	Representative	Ministry of Communication, Islamabad.	Member
27.	Mr. Muhammad Anwar Khattak	Add. Director General	Civil Aviation Authority	Member
28.	Mr. Ishrat Ali, Joint Sceretary	Representative of; Secretary, MoCC	Ministry of Climate Change, Islamabad.	Member
29.	Mr. Hassan Syed	Deputy chief	National Transport Research Centre, Islamabad	Member
30.	Ms. Maliha Quddus	Deputy Director	Competition Commission of Pakistan.	Member
31.	Representative of; Chairman, NHA	Representative	NHA, Head Quarter, 27-28, Mauve Area, G-9/1, Islamabad.	Member
32.	Engr. Muhammad Qaiser Khan	Executive	Colibrative Heavy Industries Pvt Ltd.	Member
33.	Mr. Asfandyar R. Minwala	G. M	M/s. Ghandhara Nissan	Member
34.	Mr. Muhammad Javed Afzal	DGM	SMEDA	Member
35.	Aamir Hussain E.O.S,	Representative of; Secretary, Industries and Commerce, Govt of Sindh	Industries and Commerce Department, Govt of Sindh, Karachi.	Member
36.	Mr. Ijaz Ahmed,	GM	Engineering Development Board, Islamabad.	Member
37.	Yar Muhammad	Component Manager	UNDP, PAKSTRAN	Member
38.	Representative of; Secretary, PTA, Sindh	Representative	PTA, Sindh.	Member
39.	Engr. Roshan Lal	Manager	EDB-Karachi.	Member
40.	Representative of; Traffic Police, Karachi.	DIG	Traffic Police, Karachi.	Member
41.	Mr. Manshad Shahani		RTA-Sindh	Member
42.	Mr. Idrees Bhatti		KMC-Karachi.	Member
43.	Representative of; Foundry Association, Lahore.	Secretary,	Pakistan Foundry Association, G.T Road, Lahore.	Member

44.	Representative of; PAPAAM, Auto Parts Association	Senior Vice President	PAPAAM, South Office , Korangi Industrial Area, Karachi	Member
45.	Mr.G.M. Shaheen Dy. Executive Director(LPG/LNG)	Representative of; OGRA, Islamabad.	Oil & Gas Regulatory Authority, Islamabad.	Member
46.	Representative of; Lahore Chamber of Commerce.	Representative	Lahore Chamber of Commerce and Industry, Lahore.	Member
47.	Mr. Jan Azeemi	Snr. Engineer	Army Automobile Development Centre, GHQ, Rawal Pindi.	Member
48.	Mr. Zulfiqar Dhakan	Head of Safety PCSIR, Karachi.	PCSIR Labs. Karachi.	Member

Terms of Reference:

The Committee will be responsible to:

I. Develop and adopt Four Wheeler Auto vehicle Standards for Passenger Car, Van, Pickup, Jeep and Hi-Roof vehicles for the Transportation of Passengers & Goods in Pakistan in accordance with ISO guidelines.

II. Approve and monitor policies for Auto vehicle Standardization.

III. Review and approve Four Wheeler Auto vehicle Standards keeping in view the customer's requirements and regulatory requirements.

IV. Review and approve Training Standards programme for the interpretation of standards and awareness.

V. Suggestions for continuous improvement of policies w.r.to Auto vehicle Standardization.

Rules of Procedure:

1. Election of Chairman;
   a. Chairman will be elected from amongst the permanent members of "Technical Committee on Four Wheeler Auto vehicle Standards" through voting from Govt. sector to maintain impartiality.
   b. In the absence of Chairman, members present shall elect a member present to chair the Committee Meeting from Govt. sector to maintain impartiality.
   c. In the absence of member(s), they may be represented by nominated alternate member(s).
2. The quorum for any meeting of the committee shall be 11 members, with at least one member each from the Public and Private sector and Associations or user groups such as Professional Institutions and consumer associations.
3. The Secretary shall ensure minutes of meeting are maintained. The secretary shall also be responsible for reporting on the progress of standardization activities.
4. No claim shall be made if the relevant representatives are not present in the meeting.
5. No single interest shall predominate.

6. Members will be selected on the basis of relevant, past or current experience. Relevant experience includes (but not limited to):
   - Auto Vehicle assembling / testing (more than 5 years)
   - Teaching in Technical Colleges or Universities (more than 5 years)
   - Auto Vehicle manufacturing and QA/QC (more than 5 years)
   - Technical / Professional Experts (more than 5 years)
7. PSQCA's National Standardization Committee for Auto vehicle Standards shall appoint the members of the Technical Committee for a three-years term, renewable once. The Technical Committee Chair can recommend an exception to "PSQCA's National Standards Committee for Auto vehicle Standards" to extend an individual's membership for the benefit of the committee for a three years. The PSQCA's National Standards Committee for Auto vehicle Standards will review these exceptions on an annual basis.
8. New appointments to the committee shall be made with consideration of existing committee members to ensure that the committee has a balance of experience and qualification.
9. Members must attend 70% of meetings annually. Send regrets for no more than three consecutive meetings an year, otherwise their status will change from P-

member to O-member. The O-member (Observer) will not take part in voting.

10. The participation in Technical Committee for Four Wheeler Auto Vehicle standards is on voluntary basis. PSQCA will not pay any TA/DA to the members participating from cities other than the place of meeting as per PSQCA's policy.

    This issues with the approval of Director General, PSQCA.

SD/-
Engr. Ashfaque Ahmed Ujjan
Incharge, Automobile Division,
Secretary to NSC/TC

To,

- All members of Technical Committee
- PS to DG PSQCA

Copy to:

- Dy. Director General (Finance) PSQCA
- Secretary PSQCA
- Director (WTO/Standards)

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

سینیٹر سراج الحق: جی ہاں، اس میں وزیر صاحب نے تفصیل سے جواب تو دیا ہے۔ ایک ضمنی سوال یہ ہے کہ دیکھنے میں یہ آیا ہے اور عام مشاہدہ ہے کہ ہمارے یہاں گاڑیوں کی manufacturing اتنی کمزور ہے کہ معمولی حادثے کے نتیجے میں بھی ساری کی ساری گاڑی خراب ہو جاتی ہے جبکہ اس سے دگنا تگنا واقعات جو باہر کے ممالک میں ہوتے ہیں، وہاں کی گاڑیوں کی کوالٹی کی بہتری کی وجہ سے لوگ بھی محفوظ رہتے ہیں اور اتنا نقصان بھی نہیں ہوتا۔ کیا حکومت کے پاس ایسا mechanism ہے، کاغذوں میں تو کوئی چیز بہت خوبصورت لگتی ہے

کہ اس میں تو ہر چیز ٹھیک ہے لیکن جو مشاہدے میں ہے، لگتا یہ ہے کہ جو فار مولا ہے شاید اس پر عمل نہیں ہو رہا تو کیا حکومت اس بارے میں متوجہ ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

رانا تنویر حسین (وزیر برائے دفاعی پیداوار): شکریہ، جناب چیئرمین! میں نے جواب میں بتایا ہے کہ PSQCA 4 wheel vehicles کے mandate میں نہیں ہیں، اس کے standards بنائے ہیں کہ اس standard کے ہونے چاہییں جو international کے ساتھ conform کرتے ہیں۔ ابھی ہم process کر رہے ہیں، بنیادی طور پر یہ کام Engineering Development Board کا ہے، جتنے بھی parts ہیں، components ہیں، وہ دیکھتے ہیں، کوالٹی کو دیکھتے ہیں۔ اس وقت 2 wheeler, 3 wheeler ہمارے mandate میں ہیں، جن کی performance ہم check کرتے ہیں۔ ہم نے 4 wheeler کے لیے ایک process شروع کیا ہے، اس کو ہم اپنے mandate میں لے رہے ہیں، اپنے purview میں کر رہے ہیں تاکہ ہم اس کی بھی performance دیکھیں جس طرح دوسرے items ہمارے mandatory purview میں ہیں، یہ process تین چار مہینے کا ہے۔ جس طرح ابھی milk *Milk Pack* کی بات ہو رہی تھی۔ ہم اس کو تیس ستمبر سے اپنے purview میں لائے ہیں، اس کو چیک کرنا ہمارا mandate ہے۔ دو تین مہینے ہیں، جب یہ process مکمل ہو جائے گا، ایک Technical Committee اس کو approve کرتی ہے۔ سارے stakeholders کے ساتھ مشورہ کرتے ہیں، تب جا کر وہ اس کو ہمارے mandate, purview میں دیتے ہیں۔ جب purview میں آ جائے گا تو ہم ensure کریں گے۔ جس طرح سینیٹر سراج الحق صاحب بات کر رہے ہیں۔ پھر بھی اس میں ہمارا mandate صرف performance check کرنے کا ہے۔

میں 2 wheeler کی بات کر رہا ہوں، جب اس کی manufacturing complete ہو جاتی ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ موٹر سائیکل کی جو speed mentioned ہے، کیا وہ اس speed پر چلے گا، کیا وہ دھواں تو نہیں دے رہا ہے، باقی چیزیں جو اس سے related ہیں، health, life safety کی جو بات ہے وہ چیک کرتے ہیں۔ انجن اور parts Engineering Development Board کے mandate میں

جاتے ہیں۔ 2 wheeler میں جہاں تک ہمارا mandate ہے performance check کرنے کا اور اس کی کوالٹی کی جو بات کرتے ہیں، چیئرمین صاحب! میں یہاں mention کرنا چاہتا ہوں کہ اس کو ہم categorize کر رہے ہیں کیونکہ موٹر سائیکل کمزور بھی ہیں، اچھے بھی ہیں اور سستے اور مہنگے بھی ہیں۔ اس طرح categorize کر رہے ہیں کہ یہ A class ہے، یہ B class ہے اور یہ C class ہے، پھر consumer پر بات آجاتی ہے کہ ہم اس کو یہ awareness دیں گے کہ یہ A class ہے، اگر وہ ستر ہزار خرچ کرنا چاہتا ہے تو A class کے لیے چلا جائے گا، اگر وہ 46 thousand پر چلا جاتا ہے تو B class پر چلا جائے گا، یہ صرف اس کی اپنی صوابدید پر ہے لیکن performance کے لحاظ سے وہ سارے کے سارے ہم چیک کرتے ہیں، جب یہ نکلتے ہیں تو اس کی compliance ہوتی ہے جو اس کی mentioned performance کو دیکھتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی ڈاکٹر جمالدینی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی: معزز وزیر صاحب، آپ نے comprehensive جواب دیا ہے، no doubt, you are a competent person, I appreciate it but one thing that is very important that the same sort of vehicle, ہمارے ملک میں جو manufacture ہوتی ہیں اور جو Thailand سے آتی ہیں، تھائی لینڈ کے اور مقامی same quality, same age کی گاڑیوں میں اتنا بڑا فرق ہے، transportation میں تو اتنا بڑا فرق نہیں ہوتا، اتنا بڑا فرق کیوں ہوتا ہے، اگر آپ کے پاس یہاں پر qualitative کام ہے، اگر یہاں پر آپ کی quality control ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

رانا تنویر حسین: ان کی 100% observation درست ہے، اس میں improvement کی ضرورت ہے۔ جس طرح میں نے بتایا کہ یہ Engineering Development Board کا mandate ہے۔ جب mandate ہمارے پاس آئے گا تو ان شاء اللہ اس کو بہتر کریں گے، ہم نے Automobile policy issue کی ہوئی ہے لیکن اس کی جو compliance ہے، یہ جو بات کر رہے ہیں، میری اپنی assessment ہے کہ Engineering Development Board کی capacity building کی ضرورت ہے، ان کے لیے شاید اس level پر

monitoring نہیں ہو رہی ہے جس level پر ہونی چاہیے۔ میں ان سے اتفاق کرتا ہوں، سواتی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے اس لیے ان کا ذکر کیا کہ یہ وزیر رہے ہیں، جب PSQCA کا اتنا بڑا mandate ہے، انہوں 108 اشیاء کو monitor کرنا ہے، ان کے standard and quality کو کنٹرول کرنا ہے لیکن اس کی capacity بالکل چھوٹی سی ہے، اس کی capacity building کی بات ہے، ہم اس پر کام کر رہے ہیں، میں اپنے ادارے میں تو کام کر رہا ہوں، مستقبل قریب میں ان کو resources, human resources یا logistic support دے رہے ہیں لیکن جو بات یہ کر رہے ہیں، ہم جب ان کو اپنے mandate میں لائیں گے تو پھر Engineering Development Board کے ساتھ مل کر PSQCA کام کرے گی جس سے definitely future میں کافی شکایات دور ہو جائیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب اعظم خان سواتی صاحب۔

Senator Mohammad Azam Khan Swati: Sir, just to follow the query asked by honourable Senator Sirajul Haq, what step, if any, the Government is going to take to improve within the time and how much time it will take to bring it to the international standard? We know your ability but you have to increase your capacity on war footings because it is most urgent.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

رانا تنویر حسین: میں اپنی طرف سے war footing پر کوشش کر رہا ہوں لیکن bottlenecks ہیں، انہوں نے بھی کام کیا ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ مجھے اتنے لوگ چاہییں جو monitor کریں، پہلے تو اعتراض لگتے ہیں، مختلف وزارتیں ہیں، Establishment Division ہے، اگر کسی جگہ ہمارا سمجھوتہ ہو جائے تو پھر ان کو recruit کرنے کے لیے جو process ہے، وہ ایک lengthy process ہے، NOC from Establishment, پھر NTS, پھر فلاں، فلاں، it is a long course لیکن میں war footing پر کام کر رہا ہوں، مستقبل قریب میں capacity building بھی ہو گی اور ساتھ ہی ساتھ جو میں بات کر رہا ہوں PSQCA کے mandate میں لینے کی، اس میں

زیادہ سے زیادہ تین مہینے کا وقت لگے گا، میں maximum تین مہینے کی بات کر رہا ہوں تاکہ کل کوئی بات ہو تو اس پر اعتراض نہ آئے، ان شاء اللہ تین مہینے میں PSQCA کے purview, mandate میں لے آئیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی جناب عثمان کاکڑ صاحب۔

*9. Senator Muhammad Usman Khan Kakar: Will the Minister for Science and Technology be pleased to state the number of persons working in BPS-1 to 22 in the Ministry of Science and Technology , its attached departments, corporations, authorities, subordinate offices and autonomous & semi-autonomous bodies with grade wise and province wise break up?

Rana Tanveer Hussain: Total No. of persons working in Ministry of Science & Technology and its attached departments and subordinate offices:

Province wise detail of persons working in Ministry of Science & Technology and its attached departments and subordinate offices:

S. No.	Province	Total No. of Persons Working
1.	Merit	8
2.	Punjab	1617
3.	Sindh	1540
4.	KPK	630
5.	Balochistan	206
6.	AJK	58
7.	GB	55
8.	Federal Capital	119
9.	FATA	5
TOTAL		4238

Grade wise break up of persons working in

Ministry of Science & Technology and its attached departments and subordinate offices:

S. No.	Province	Total No. of Persons Working
1.	BS-22	4
2.	BS-21	11
3.	BS-20	24
4.	BS-19	146
5.	BS-18	340
6.	BS-17	481
7.	BS-16	412
8.	BS-15	34
9.	BS-14	462
10.	BS-13	34
11.	BS-12	34
12.	BS-11	185
13.	BS-10	38
14.	BS-09	189
15.	BS-08	17
16.	BS-07	298
17.	BS-06	15
18.	BS-05	317
19.	BS-04	222
20.	BS-03	244
21.	BS-02	215
22.	BS-01	516
	TOTAL	4238

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: میں نے جو سوال کیا تھا انہوں نے جواب آدھا دیا ہے، میں نے کہا ہے کہ ان کے محکمے میں گریڈ ایک سے گریڈ 22 تک کام کرنے والے افراد کی تعداد، ان کی

grade wise اور صوبہ وار تفصیلات دیں۔ انہوں نے صوبوں، فاٹا اور گلگت بلتستان کے بارے میں آدھا جواب دیا ہے، جو grade wise ہیں، اس میں آپ نے صوبوں کی تفصیل نہیں دی ہے نمبر ایک، دوسرا آپ نے بلوچستان اور فاٹا کے کوٹے پر کم ملازمتیں دی ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

رانا تنویر حسین: شاید annexure میں یہ بات نہیں ہے، ضمنی میں ویسے صوبہ وار بھی ہے، جو جواب ہے۔ اگر آپ سب کا دیکھیں تو اس میں بتایا گیا ہے کہ میرٹ پر کتنے ہیں، صوبہ وار کتنے ہیں، اس میں بڑی تفصیل ہے۔ Grade wise بھی بتا دیا ہے کہ کتنے ہیں۔ اس کا میں آپ کو بتاؤں جو Grade wise senior Officers grade 21, 22 کے ہیں، وہ میرٹ پر ہوتے ہیں اس میں کوئی کوٹا نہیں ہوتا۔ بیس اور بائیس گریڈ کے technical side کے لوگ promotion کے ذریعے ہوتے ہیں اس میں بھی کوئی کوٹا نہیں ہوتا۔ جناب والا! گریڈ ایک سے دو کے ملازمین ہیں وہ local basis پر appointments ہوتی ہیں۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب والا! میں جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ جو technical ہے وہ میرٹ پر ہے۔

رانا تنویر حسین: اگر مجھے جواب دے لینے دیں تو پھر سوالات کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وزیر صاحب کو جواب مکمل کرنے دیں۔

رانا تنویر حسین: یہ ان کا سوال کہ میرٹ پر کوئی بلوچستان سے نہیں ہے، میں اس کے متعلق کیا کہہ سکتا ہوں کیونکہ جو گریڈ اکیس اور بائیس کے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔

رانا تنویر حسین: میری بات سن لیں۔ میں سب سپلیمنٹری سوالات کا جواب دوں گا مجھے پہلے explain کرنے دیں۔ میں نیچے سے شروع کرتا ہوں۔ گریڈ ایک سے دو local appointments ہے، اس پر کوئی کوٹا نہیں ہے۔ تین سے پندرہ ہیں وہ regional basis ہیں، وہاں پر ہے کہ regional basis جس کی معزز سینیٹر بات کر رہے ہیں۔ جو technical side پر ہیں وہ promotion سے ہوتے ہیں۔ دوسروں کے بارے میں یہ کہ جب ہم requirement کرتے ہیں تو کوٹا کا خیال رکھا جاتا ہے اور جو کوٹا بنتا ہے اس کا خیال رکھا جاتا ہے۔ بیس کے by promotion technical side کے ہوتے ہیں۔ گریڈ اکیس اور بائیس کے لوگ Establishment promote کرتی ہے اس میں بلوچستان

کے بھی ہو سکتے ہیں۔ پہلے ہمارے پاس بہت سے افسران بلوچستان کے بھی رہے ہیں، سندھ کے بھی رہے ہیں لیکن اس وقت سیکرٹری پنجاب کا ہے، ایڈیشنل سیکرٹری پنجاب کا ہے، کچھ دوسرے لوگ جو بیس اور اکیس کے ہیں۔ میں گزارش کر رہا ہوں کہ جب سے ہماری گورنمنٹ آئی ہے میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ strictly کوٹا کو observe کیا جا رہا ہے بلکہ جو کمی تھی، میں نے کہا ہے کہ اس کو بھی پورا کریں بلکہ جہاں کوئی نہیں apply کرتا، فاٹا کا ہے، KPK کا ہے، بلوچستان کا ہے، اگر کوئی ہے تو اس کو آپ رکھیں۔ مزید ان کی تسلی کے لیے یہ سوال کریں میں ان کو جواب دینے کے لیے تیار ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب عثمان صاحب آپ ایک fresh question لے آئیں۔ اس question میں ساری چیزیں نہیں ہیں، جہاں آپ نے کوٹا کی بات کی ہے، کافی اور مسائل ہیں، اس کو اگر آپ از سر نو لے آئیں گے تو اس میں ساری چیزیں آ جائیں گی اور وزیر صاحب اس کے لیے تیاری کریں گے۔ شکریہ۔ جناب طلحہ محمود صاحب۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: شکریہ جناب چیئرمین! اس میں انہوں نے جو figures دی ہیں اس میں province کے اندر انہوں نے لکھا ہے نمبر ا میرٹ پر آٹھ، پنجاب 1617 سمجھ میں آ رہا ہے، سندھ بھی سمجھ میں آ رہا ہے یہ میرٹ کی سمجھ نہیں آ رہی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

رانا تنویر حسین: جناب والا! کچھ پوسٹیں open merit پر ہوتی ہیں جب ہم اشتہار دیتے ہیں تو ہم کہتے ہیں میرٹ، اس میں کسی صوبے سے بھی آ سکتا ہے، بلوچستان سے، فاٹا سے، وہ میرٹ پر ہوتی ہیں یہ پوسٹیں fix ہیں جو میرٹ پر آئیں گی۔ اگر یہ لسٹ دیکھیں تو پنجاب سے 1617 ہیں، سندھ سے 1540 ہیں، KPK سے 630 ہیں، بلوچستان سے 206 ہیں، AJK سے 58 ہیں، گلگت بلتستان سے 55 ہیں، Federal capital سے 119 ہیں اور فاٹا سے پانچ ہیں۔ میں اس سے آگے جانے لگا ہوں کہ اس میں کچھ deficiencies ہیں، میں نے پہلے بھی عرض کی کہ ہیں، میں اسی دور میں، دو سال میں اگر کوئی ایک بھی آپ بتا دیں کہ proportionally imbalance آیا ہے۔ ابھی میں نے کہا ہے کہ اگر کوئی پیچھے deficiency ہے تو اس کو بھی پورا کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم بہتر کام کر رہے ہیں اور میں ensure کرواتا ہوں کہ اگر کچھ پیچھے رہ گیا تھا اس کو ٹھیک کریں جو ابھی ہم

requirementکر رہے ہیں اس میں تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اگر کسی نے کوٹا سے applyکیا ہے وہ اس میں رہ جائے لیکن جو پیچھے کمی ہے اس کو ہم پورا کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل۔

سینیٹر سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل: کہتے ہیں سوال پیدا نہیں ہوتا، سوالات پیدا ہو جاتے ہیں، جتنا آپ confirmکرتے ہیں اس سے زیادہ سوالات جنم لے لیتے ہیں۔ جو mechanismآپ لوگوں نے بنایا ہے totally wrong mechanismہے۔ اس میں چھوٹی اکائیوں کی حق تلفی ہوتی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ گریڈ ایک سے لے کر بائیس تک، ابھی آپ دیکھیں صوبہ بلوچستان، ایٹمی دھماکے کرو، بلوچستان میں لیکن جہاں پر مفادات کی بات آتی ہے، افسران کی بات آتی ہے، ترقیوں کی بات آتی ہے بلوچستان سب سے پیچھے ہے۔ فاٹا تو پاکستان کے نقشے پر ہے بھی نہیں؟ میرا سوال یہ ہے کہ یہاں پر گریڈ بائیس کے چار افسران ہیں، انہوں نے کہا کہ سیکرٹری پنجاب سے، ایڈیشنل سیکرٹری پنجاب سے، چوکیدار، چپڑاسی بھی پنجاب سے۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سوال کیا ہے؟ سوال کریں۔

سینیٹر سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل: سوال میرا یہ ہے کہ یہ جو چار بائیس گریڈ کے افسران ہیں ان میں فاٹا، بلوچستان کی کوئی نمائندگی ہے یا نہیں اور ان چار افسران کے اسمائے گرامی بتائیں۔ کس صوبے سے تعلق رکھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر صاحب۔ میں آپ کو بتانے والا تھا کہ سوال سخت آ رہا ہے جواب کے لیے تیار ہو جائیں۔

رانا تنویر حسین: بالکل سوال کرنا چاہیے اور اس وقت تک کرتے جائیں جب تک ان کی تسلی نہیں ہوتی۔ میں نے بتایا کہ جو اکیس بائیس کے ہیں ان کو پوسٹنگ ہوتی ہے اور پوسٹنگ Establishment Divisionکرتا ہے by chanceیہاں پر ایسے بھی سیکرٹری اور ایڈیشنل سیکرٹری ہیں جو دوسرے صوبوں سے ہیں لیکن سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں، لوگ preferکرتے ہیں دوسری منسٹریوں میں سیکرٹری لگنے کے لیے لیکن یہاں پر اس وقت پنجاب سے ہیں، جب میں منسٹر بنا ہوں، اس سیکرٹری سے پہلے KPKکے سیکرٹری صاحب تھے، ان کا نام کامران قریشی صاحب تھا۔ اس کو اس نظر سے مت دیکھیں، میں تو حیران ہوتا ہوں جب یہ سنتا ہوں، مجھے factual positionپتا ہے۔ جہاں پر انہوں نے کہا کہ چپڑاسی بھی پنجاب سے ہے، میں نے انہیں کہا ہے گریڈ ایک سے دو گریڈ کے regional basedہیں، بلوچستان کا

بلوچستان میں بھرتی ہو رہا ہے۔ اسلام آباد کی local ministry میں advertisement آتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اسلام آباد کا domicile ہو کیونکہ ہو ہی نہیں سکتا کہ باہر سے آکر دور سے نوکری کرے، وہاں پر mention ہوتا ہے کہ اسلام آباد کا ڈومیسائل ہونا چاہیے۔ پشاور کی جب بات ہوتی ہے، چھوٹے گریڈ کے لیے کہ پشاور کا ڈومیسائل ہو، کوئٹہ میں ہو تو کوئٹہ کا ڈومیسائل ہوتا ہے۔ اگر یہ چاہیں تو جیسے میں نے بتایا ہے اس میں تو ان کو تسلی ہونی چاہیے کہ 1617 پنجاب سے ہیں، ذرا پنجاب کی آبادی بھی دیکھ لیں اور 1540 سندھ سے ہیں۔ ذرا فرق دیکھ لیں کتنا ہے، میرے خیال میں سو سے بھی کم difference ہے اور percentage یقینی طور پر پنجاب کی زیادہ ہے۔ KPK کے 630 ہیں اور بلوچستان کے 206 ہیں۔ اگر یہ چاہیں تو fresh question کر دیں ہم minutely ایک ایک چیز کو دیکھیں گے کہ کہاں deficiency ہے، کہاں نہیں ہے، گریڈ وار بھی ان کو بتا سکتے ہیں اور نام بھی بتا سکتے ہیں جو جو لوگ کام کر رہے ہیں۔ اگر فیشن کے طور پر سوالات کرنے ہیں تو میں جواب دینے کے لیے حاضر ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: Roots Millennium Schools کے بیس طلبا اور ان کے اساتذہ کرام کا ایک گروپ آج چودہ فروری 2017 ایوان کی کارروائی دیکھنے کے لیے مہمانوں کی گیلری میں تشریف فرما ہیں، ہم ہاؤس کی جانب سے ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ جناب سراج الحق صاحب۔

*10. Senator Sirajul Haq: Will the Minister for Planning, Development and Reforms be pleased to state the details of the on-going projects on eastern and western routs of CPEC with province-wise breakup?

Mr. Ahsan Iqbal: The Province wise details of on-going projects to be constructed on Westren and Eastern Routes is at Annex-I.

Annex –I

PSDP #	Name of Project	Province
Western Route		
1	Construction of Burhan/Hakla on M-I to D.I. Khan Motorway (CPEC) -285 Km	Punjab/KP
2	Land Acquisition, Affected Properties Compensation for Construction of Burhan/ Hakla to D.I. Khan Motorway-285 Km	Punjab/KP
3	Rehabilitation of D.I Khan Mughal Kot 50 km Section N-50 (FERP Phase-II)	KP/Balochistan
4	Zhob Mughal Kot 81 Km N-50 (NHDSIP, ADB)	Balochistan
5	Dualization of Yark-Mughal Kot-Zhob Section of N-50 (210 Km) CPEC Western Alignment including Zhob Bypass and Land Aquisition	KP/Balochistan
6	Upgradation/Dualization of Motorway link from Kohat via Jhand	Punjab/KP
7	Zhob to Kuchlak Road (Feasibility Study)	Balochistan
8	Kalat-Quetta-Chaman Section of N-25 (247 km) KHC	Balochistan
9	Dualization of Khuzdar-Caman Section of N-25 (408 Km) including Rehabilitation of Existing Khuzdar_Kalat Section	Balochistan
10	Widening & Improvement of N-85, Hoshab - Nag - Basima - Surab Road (449 Km) (Khuzdar,Panjgur)	Balochistan
11	Gwadar – Turbat – Hoshab Section (200 km) of Gwadar – Ratodero Road (892 km) M-8 including Khuzdar - Shahadadkot – Ratodero (143 km) – (Gwadar, Turbat, Khuzdar in Balochistan and Kamber Shahdadkot & Larkana in Sindh.	Balochistan/Sindh
12	Basima - Khuzdar (106 km) N-30	Balochistan
Eastern Route		
1	Lahore-Multan (M-3 Sectionz) of PKM (230 Km)	Punjab
2	Faisalabad-Khanewal Motorway (184 Km) M-4	Punjab
3	Multan - Sukkur Section 392 Km of Peshawar-Karachi Motorway (PKM)	Punjab/Sindh
4	Sukkur - Hyderabad Section (296 km) (PKM)	Sindh
5	Karachi-Hyderabad Motorway M-9 (136 Km) on B.O.T basis	Sindh

جناب ڈپٹی چیئرمین: سوال پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے، آپ کا کوئی ضمنی سوال۔

سینیٹر سراج الحق: جناب چیئرمین! وزیر صاحب بہت محنت کر رہے ہیں، کوشش کر رہے ہیں، اس میں جو ہم نے سوال پوچھا ہے کہ اس منصوبے کے تحت مشرقی اور مغربی راستوں پر جاری منصوبے اور ان کی صوبہ وار تفصیلات بتائی جائیں۔ جناب چیئرمین! انہوں نے جواب تو دیا ہے کہ مغربی روٹ اور مشرقی روٹ پر جو سڑکیں انہوں نے تجویز کی ہیں ان کے نام تو ہیں لیکن اس میں جو باقی منصوبے ہیں یہ روٹس نہیں ہیں ان کے ساتھ اور بہت سی سکیمیں ہیں، صنعتی زون ہیں، ایک تو اس حوالے سے بالکل تفصیلات نہیں ہیں۔ دوسرا یہ کہ منصوبہ جہاں سے شروع ہوتا ہے وہ ہمارا گلگت بلتستان ہے، اس جواب میں ان کے حوالے سے کوئی وضاحت نہیں ہے، میں چاہوں گا کہ جناب وزیر محترم ہمیں تفصیل سے آگاہ کر دیں کہ کیا کر رہے ہیں، کیا نہیں کر رہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب احسن اقبال: جناب چیئرمین! جیسا کہ معزز سینیٹر نے کہا یہ سوال میں انہوں نے پوچھا تھا کہ مغربی روٹ اور مشرقی روٹ کے جو منصوبے ہیں وہ بتائے جائیں۔ جو انڈسٹریل زون ہے میں ایک بار پھر ایوان کی اطلاع کے لیے اور آپ کے ذریعے قوم کے لیے بھی بتانا چاہتا ہوں کہ 9 economic zones کا فیصلہ ہوا ہے۔ ایک ایک economic zone چاروں صوبوں میں، جو سندھ، بلوچستان، پنجاب اور خیبر پختونخوا۔ ایک ایک economic zone گلگت بلتستان، فاٹا اور آزاد جموں و کشمیر، ایک economic zone Islamabad Capital Territory میں، اور ایک economic zone Steel Mills Karachi میں وفاقی حکومت کی جو land ہے اس پر ہوگا یہ کل 9 industrial zones ہیں جو قائم کئے جائیں گے۔ ہر انڈسٹریل زون کا انتخاب اس کی متعلقہ صوبائی حکومت نے کیا ہے۔ وفاقی حکومت نے کسی قسم کی اپنی صوابدیدی اختیار یا choice exercise نہیں کی تاکہ صوبے مکمل طور پر on board ہوں لہٰذا صوبوں کے اتفاق سے جن sites کی نشاندہی ہوئی ہے ان کی بنا پر ہر صوبے میں ایک ایک انڈسٹریل زون قائم کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ جو energy projects ہیں وہ تمام کے تمام جیسے میں پہلے عرض کر چکا ہوں وہ IPP mode میں ہیں، وہ سرمایہ کاری کے mode میں ہیں وہ public sector investment budget کے دائرہ کار سے باہر ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب طلحہ محمود صاحب۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب والا! انہوں نے جو graph دیا ہے، اس میں اگر آپ دیکھیں second number پر، اس میں آپ نے لکھا ہے، Burhan-Hakla to D.I. Khan Motorway, 285 KM. اس کی تھوڑی سی وضاحت کر دیں کیونکہ آپ اوپر بتا رہے ہیں کہ construction ہو رہی ہے لیکن آپ نیچے بتا رہے ہیں affected properties کے بارے میں۔ دوسری بات مجھے یہ بتا دیں کہ جو آپ تیسرے نمبر پر rehabilitation کے بارے میں بتا رہے ہیں D. I. Khan – Mughal Kot کے لیے جو کہ 50 KM ہے جو آپ کا N-50 Section ہے۔ اس میں rehabilitation سے مراد کیا ہے؟ کیا آپ اس کی repair, maintenance کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب احسن اقبال: اس میں جہاں تک پہلے 2 projects کا تعلق ہے، برہان سے ہکلہ اور پھر ڈی آئی خان تک road وہ ہے جس پر All Parties Conference میں اتفاق ہوا تھا۔ 28 مئی 2015 کو وزیراعظم نے All Parties Conference بلائی تھی، اس میں تمام سیاسی جماعتوں کے نمائندے موجود تھے اور ان کے سربراہان نے شرکت کی تھی، جن میں اسفندیار ولی خان صاحب تھے، عمران خان صاحب تھے، محترم سراج الحق صاحب تھے، اچکزئی صاحب تھے، آفتاب شیرپاؤ صاحب تھے، مولانا فضل الرحمٰن صاحب تھے، وزراء اعلیٰ تھے۔ اس All Parties Conference میں اتفاق رائے سے کہا گیا کہ ہم مغربی روٹ پر ایک نئی سڑک کی تعمیر کی سفارش کرتے ہیں، جسے حکومت فی الفور تعمیر کرے جو کہ برہان سے ڈیرہ اسمٰعیل خان ایک shortcut بنے گا۔ اس پر حکومت نے فوری طور پر feasibility study شروع کی اور چھ ماہ کی ریکارڈ مدت میں اس کی نہ صرف land acquisition کا عمل شروع کیا اور اس کی feasibility مکمل کی بلکہ اس پر onground کام بھی شروع کروادیا اور 2018 تک یہ روٹ مکمل ہوگا جو 06 lanes کا ہے اور اس کے لیے زمین بھی acquire کر لی گئی ہے لیکن ابتداء میں 04 lanes سڑک بنے گی جس پر تمام قیادت نے بھی اتفاق کیا ہے۔ یہ 2018 route تک مکمل ہو جائے گا۔

دوسری بات جو انہوں نے کہی ژوب، مغل کوٹ اور ڈی آئی خان، مغل کوٹ سڑک کے بارے میں، یہ ADP کا ongoing project ہے اور یہ اس کا حصہ ہے اور اس کے تحت موجودہ سڑک کو upgrade کیا جا رہا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی وزیراعظم صاحب نے وہاں پر 04 lanes کی Motorway بنانے کی منظوری بھی دے دی ہے اور حال ہی میں چین میں 6JCC CPEC کا اجلاس ہوا اس میں ڈی آئی خان سے کوئٹہ تک کی 04 lanes road کو بھی شامل کر لیا گیا۔ لہٰذا موجودہ سڑک کو upgrade کیا جائے گا 04 into lanes. جس کے لیے زمین ہم 06 lanes کی acquire کر رہے ہیں تاکہ جوں ہی اس پر traffic grow کرے اس کو upgrade کیا جا سکے۔ جناب چیئرمین! میں یہ بھی آپ کو بتاؤں کہ جو کہا جاتا تھا کہ مغربی روٹ ایک خام خیالی ہے، حکومت اس پر کام نہیں کرنا چاہتی، چین سے جو پہلا آزمائشی، تجارتی containers کا ایک قافلہ آیا، اس نے خنجراب سے گوادر تک مغربی روٹ پر سفر کیا۔ وہ تجارتی قافلہ جو چین سے آیا تھا، اس نے ایک قدم بھی پنجاب میں نہیں

رکھا، وہ تمام کا تمام ڈی آئی خان سے ہوتا ہوا ژوب، کوئٹہ، سہراب، پنجگور، تربت، گوادر پہنچا اور یہ اس لیے ممکن ہوا کہ 650 KM کی سڑک جو ادھوری تھی پچھلے کئی عشروں سے، اسے اس حکومت نے دو سال کی ریکارڈ مدت میں FWO کے ذریعے مکمل کرایا اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج گوادر اور کوئٹہ کا فاصلہ جو دو دن کا سفر تھا صرف آٹھ گھنٹوں تک محدود ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وزیر صاحب! یہ جو آپ نے کوئٹہ تک 04 lanes کی سڑک کا ذکر کیا ہے، کیا یہ سڑک کوئٹہ سے گوادر تک بھی 04 lanes کی ہے؟

جناب احسن اقبال: یہ پورا route 04 lanes کا ہے لیکن پہلے مرحلے میں ڈیرہ اسمٰعیل خان سے کوئٹہ اور اس کے بعد کوئٹہ سے سہراب کیا گیا ہے۔ اس کے بعد یہ سہراب سے نیچے گوادر تک جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی میر کبیر صاحب۔

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب والا! اس سوال کے annexure میں جو No.8 پر دیا ہوا ہے، قلات، کوئٹہ، چمن سیکشن .247 KM میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سڑک پر تو 16 سال پہلے کام شروع ہوا تھا تو آپ اس کو CPEC کا حصہ کیسے قرار دے سکتے ہیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ dualization of Khuzdar-Chaman Section, N-25. اس کے بارے میں لکھا ہے کہ اس پر کام ہو رہا ہے۔ یہ تو میرا حلقہ ہے، میرا علاقہ ہے، میرا گھر ہے، اس پر نہ تو کوئی feasibility ہے، نہ کوئی کام ہے، کچھ بھی نہیں ہو رہا ہے۔ یہ جو 04 lanes, 06 lanes, 10 lanes کی بات ہو رہی ہے، جو اگلے شاید تیس سال میں بنے، یہ صرف باتوں کی حد تک ہی ہے۔ مہربانی فرما کر مجھے میرے ان دو سوالات کا جواب دے دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب احسن اقبال: جیسے کہ معزز رکن نے کہا کہ جو Eastern and Western routes پر تمام ongoing projects کا ذکر کیا جائے۔ لہٰذا یہ بھی قلات، کوئٹہ، چمن کا ایک project تھا جو پچھلے کئی سالوں سے dead تھا اور اس کو اب ہم نے آکر مکمل کیا، جس میں USAID نے بھی مدد کی اور اس سڑک کو ٹھیک کرنے میں حکومت نے پچھلے دو سالوں میں funds جاری کیے جس کے نتیجے میں یہ مکمل ہوا۔

پھر انہوں نے سوال پوچھا N-25 کے بارے میں۔ اس میں عرض ہے کہ اس کو بھی portfolio میں شامل کیا گیا۔ دیکھیں اس وقت بلوچستان میں تقریباً 200 ارب روپے کی مالیت کے سڑکوں کے منصوبے شروع کیے گئے ہیں جو ابھی مختلف مراحل میں ہیں اور یہ projects اگلے دو سے پانچ سالوں میں مکمل ہو جائیں گے۔ اس حکومت اور وزیراعظم صاحب کی ترجیح ہے کہ بلوچستان کو قومی ترقی میں connectivity کے ذریعے شامل کیا جائے اور بلوچستان کے طول و عرض میں یہ سڑکیں بن رہی ہیں، جیسا کہ گوادر، کوئٹہ کا یہ link مکمل ہو چکا ہے، اسی طرح اس سال ان شاء اللہ تعالیٰ ہمیں امید ہے کہ جون سے پہلے پہلے گوادر، خضدار، رتوڈیرو، سکھر کا connection بھی مکمل ہو جائے گا۔ یہ دو سڑکیں مکمل ہونے سے ہی بلوچستان میں ایک انقلاب کی بنیاد رکھی جائے گی کیونکہ جو remotest areas تھے وہ ان سے connect ہو جائیں گے۔ اسی طرح بسیمہ، خضدار سڑک کو بھی JCC meeting میں approve کر لیا گیا ہے۔ اس کے بننے سے گوادر، خضدار کا فاصلہ 100 کلو میٹر تک مزید کم ہو جائے گا۔ لہٰذا تمام بلوچستان میں اس وقت ترجیحی بنیادوں پر شاہراہیں مکمل کی جا رہی ہیں جن سے اس کی economic development and mineral development میں بہت مدد ملے گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جزاک اللہ۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: اب باریاں ختم ہو گئیں ہیں کیونکہ تین سوال ہو گئے ہیں۔ سینیٹر الیاس احمد بلور صاحب آپ تشریف رکھیں۔ سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ چلیں آپ ایک سوال کر لیں۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب چیئرمین! سینیٹر سراج الحق صاحب نے بہت ہی سادہ سوال کیا۔ غربی اور شرقی راستوں پر جاری منصوبے۔ اس میں ریلوے کا تو سرے سے ذکر موجود ہی نہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ریلوے کے بارے میں نہیں پوچھا گیا ہو گا۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: مغربی راستوں، راستے صرف roads کے لیے نہیں وہ train کے لیے بھی ہیں۔ جناب احسن اقبال صاحب نے جو مغربی روٹ پر جواب دیے ہیں گوادر سے لے کر سہراب تک یہ common route ہے، یہ غربی روٹ نہیں ہے۔ ہکلا سے لے کر

یارک تک یہ بھی common route ہے، سنٹرل اور غربی روٹ کہاں ہے۔ غربی روٹ یارک سے لے کر ڈیرہ اسماعیل خان سے ژوب۔ ژوب سے کوئٹہ اور کوئٹہ سے سہراب تک ہے۔ ان تینوں sections پر ابھی تک کام شروع نہیں ہوا۔ اگر شروع ہوا ہے تو ایک کمیٹی بنالیں تاکہ وہ اس کو عملاً دیکھ لے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب وزیر صاحب۔

جناب احسن اقبال: معزز فاضل رکن سینیٹ کا مجھے بڑا احترام ہے۔ انہوں نے اسی ایوان میں کھڑے ہو کر یہ statement دی کہ مغربی روٹ کے لیے حکومت نے ایک روپے کا بجٹ نہیں رکھا۔ میں نے کہا تھا کہ اگر رکن سینیٹ ثابت کر دیں کہ اس سال PSDP میں مغربی روٹ کے منصوبے کے لیے ایک بھی روپے کا بجٹ نہیں رکھا گیا تو میں قصوروار اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کے لیے allocations موجود ہیں تو پھر انہیں خود اپنی حیثیت کا فیصلہ کرنا چاہیے۔ اسی کتاب کے اندر اگر آپ سوال نمبر 18 پر جائیں جو سینیٹر روزی خان کاکڑ صاحب کے سوال کے جواب میں تقریباً 37 سے 38 ارب روپے کے allocations کی تفصیل دی گئی ہے۔ میں مسلسل اس علاقے میں جاتا رہا ہوں یہ پتا نہیں کہاں رہتے ہیں، میں نے وہ transformation دیکھی ہے جو گوادر اور کوئٹہ کے درمیان سڑک بننے سے بلوچستان کے پسماندہ ترین علاقے میں آئی ہے۔ جہاں پر اب بسیں چل رہی ہیں، لوگوں کی آمدورفت شروع ہو گئی ہے۔ وہ زمین جو لوگوں نے پھینکی ہوئی تھی، جس کا لوگوں کو احساس ہی نہیں تھا کہ یہ زمین ہماری ملکیت ہے۔ جہاں جہاں سڑک جا رہی ہے وہاں چار دیواریاں بن رہی ہیں۔ ایک نئی معیشت اور نئی معاشرت پیدا ہو رہی ہے۔ یہ وہاں جا کر دیکھیں کہ بلوچستان میں کس طریقے سے تبدیلی آ رہی ہے۔

[1]*1. Senator Mohammad Azam Khan Swati: Will the Minister for Planning, Development and Reforms be pleased to state:

(a) whether the Government has taken any steps to increase its capacity in engineering, logistics and road work projects under CPEC, if so, the details thereof; and

[1] The Questiion is over and remainining questions and replies are placed on the table of the House be treated as read.

(b) the steps taken by the Government to ensure that the private entrepreneurs and Provincial Governments enhance their capacity building for CPEC related activities?

Mr. Ahsan Iqbal: Reply / Material is being obtained from different quarters and consolidated Reply will be submitted on next Rota Day.

*11. Senator Muhammad Usman Khan Kakar: Will the Minister for Planning, Development and Reforms be pleased to state the number of persons working in BPS-1 to BPS-22 in the Ministry of Planning, Development and Reforms, its attached departments, corporations, authorities, subordinate offices and autonomous & semi-autonomous bodies with grade wise and province wise break up?

Mr. Ahsan Iqbal: Reply / Material is being obtained from different quarters and consolidated Reply will be submitted on Next Rota Day.

*13. Senator Sardar Muhammad Azam Khan Musakhel: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state the number of cases of delay of more than one week in clearance of containers at ports, dry ports and borders reported during the last three years and the reasons thereof?

Senator Mohammad Ishaq Dar: Customs clearance system has been fully automated and around 85% of the cargo is cleared through WeBOC. Resultantly the clearance time and dwell time of cargo has been reduced. As per available data, around 2.5 million containers arrived at Pakistani Ports during the past three and half years out of which around 42% of the containers were cleared within one day and

around 88.4% of the total containers were cleared within 7 days of their arrival at the ports/ dryports. The containers which were cleared by more than seven (7) days were around 11.6% of the total containers.

The details of clearance of imported cargo containers at ports, dry ports and border stations during the past three and half years alongwith reasons for delays for more than 7-days is enclosed as Annex-A.

Annex-A

Years	Total No. of Containers cleared in one day	Total No. of Containers cleared in seven days	Total No. of Containers cleared after one week	Total No. of Containers = (Colum 3 + Colums 4)	Reasons of delay
(1)	(2)	(3)	(4)	(5)	(6)
2013-14	221,633	500,986	74,685	575,671	(i) Fulfilment of condition/ requirement of restrictions imposed in the Import Policy Order. (ii) Non-submission of the requisite import documents. (iii) Non-submission / late submission of Goods Declaration (GD) by importers. (iv) Under valuation, mis-declaration or incorrect self assessment by the importers with respect to PCT Heading, description, quantity or values. (v) Lab-Reports/ Certification/ NOCs required from certain departments. (vi) Cognizance taken by the Customs Intelligence & Investigation-FBR in suspicious cases. (vii) Delays due to prolonged litigation. (viii) Delays due to non-payment of port charges by the Terminal Operators. (ix) Delays in container handling/placement by the Terminal Operators. (x) Fulfilment of requirements of Exemption regime.
2014-15	277,170	601,616	80,687	682,303	
2015-16	351,928	735,525	84,575	820,100	
2016-17 (6 Months)	192,248	355,491	44,707	400,198	
TOTAL	**1,042,979**	**2,193,618**	**284,654**	**2,478,272**	

*15. Senator Nuzhat Sadiq: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state the steps being taken by the Government to provide financial support to small businesses in the country?

Senator Mohammad Ishaq Dar: Following steps have been taken by the Government to provide financial support to small businesses in the country:

- Launch of PM Youth Business loans Scheme for financing to small businesses; especially youth of Pakistan.
- Passing of Secured Transactions Law for establishing secured transactions registry that will create charge on moveable assets of the smaller entities.
- Launch of credit guarantee scheme for fresh and collateral deficient small and rural enterprises, in coordination with UK' Department for International Development (DFID) and Government of Pakistan.
- Capacity building of banks in provision of financial services to small businesses in quick and easy way.
- Enhanced interaction with Small & Medium Enterprises Authority (SMEDA) to create awareness among SMEs about financing products.
- The Government through SME Bank has disbursed Rs.18411 million to SMEs since its inception and contributed to employment generation for 33500 workforce.
- Pakistan Microfinance Investment Company (PMIC) was incorporated and

started its operation in December 2016 by taking over PPAF's portfolio in the microfinance sector with equity close to PKR 6 billion with 49% shares held by PPAF, 37% by Karandaz Pakistan and 13.2% by KfW. By April 2017 PMIC will formally start lending using its equity and the funds raised through commercial financing.

- Pakistan Poverty Alleviation Fund (PPAF) since 2000 by its Credit and Enterprise Development component has disbursed PKR 145 billion through more than 7.7 million loans. Out of total disbursements made, 75% of total funds for microfinance were disbursed to women and 76% loans were disbursed to borrowers in rural areas.

*16. Senator Ahmed Hassan: Will the Minister for Planning, Development and Reforms be pleased to state the steps being taken by the Government to ensure completion of PSDP projects according to their estimated date in PC-1?

Mr. Ahsan Iqbal: The Government has to remain within the available fiscal space while allocating funds for development. As such, the Government faces resource constraints in development allocations compared to demands. Therefore, funds allocated to the projects as per phasing given in the PC-Is subject to availability of resources.

However, Ministry of PD&R has taken the following steps to ensure on time completion of maximum number of PSDP funded projects:

i. PC-Is of only those projects are accepted for consideration by CDWP/ ECNEC for which either information on their financing

is available or funds have been allocated in the PSDP in line with sectoral priorities of the government.

ii. Within the available fiscal space, maximum funds are allocated to ongoing schemes for their early completion.

iii. Non performing schemes are either slashed or delayed to divert their resources to fast track schemes.

iv. Ministry of PD&R has developed SOPs in construction with Finance Division, AGPR, EAD and FABS Directorate for release of Funds.

v. Project-wise released funds is updated on the Website of Planning Commission on weekly basis to make the entire release mechanism more transparent.

vi. Projects Wing of Planning Commission monitors projects across the country with a view to facilitate the project authorities to overcome implementation bottlenecks. Guidance of the Project Wing has helped in resolving operational issues leading to timely completion of a number of projects.

vii. A Web based -Project Management & Evaluation System (PMES) is being used for effective and timely data sharing of PSDP projects which helps in effective desk monitoring of the projects. All Ministries/ Divisions have been directed to ensure that data is timely updated. Release of funds is being linked with periodic update of the project data in the PMES.

viii. Line Ministries / Divisions have been directed to establish dedicated Project Management Units/Cells to effectively monitor and supervise their projects for timely completion.

ix. Planning Commission holds quarterly review meetings of PSDP projects to assess physical and financial progress and to make necessary adjustments in PSDP accordingly through re-appropriation within the approved size of PSDP.

*17. Senator Ahmed Hassan: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state the amount of loans granted by the Government for installation of solar tube wells in the country during the year 2016 with province wise break up?

Reply Not received:

The Ministry of Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization has transferred this question to the Ministries of Water and Power and National Food Security and Research. However, both the Ministries have not accepted the question so far.

*18. Senator Rozi Khan Kakar: Will the Minister for Planning, Development and Reforms be pleased to state the amount allocated for the western route in China-Pakistan Economic Corridor programme during the current fiscal year?

Mr. Ahsan Iqbal: The amount allocated for the CPEC western route road projects in current fiscal year is given at Annex-A.

Annex-A

CPEC Western Route: Burhan/Hakla-Yarik/D.I.Khan-Mughalkot-Zhob- Kuchlak/Quetta-Mastung-Kalat-Sorab-Basima-Panjgur-Hoshab-Turbat- Gwadar

(Rs. millions)

Sr. No.	Name of Project	Cost	Allocation PSDP 2016-17
1.	Construction of Burhan-Hakla on M-I to D.I. Khan Motorway (285 Km)	124,280.00	22,000.00
2.	Land Acquisition, Affected Properties Composition for Construction of Burhan-Hakla to D.I. Khan Motorway (285 Km)	11,973.000	1,770.640
3.	Rehabilitation of D.I. Khan-Mughal Kot 50 Km Section N-50 (FERP Phase-II)	4,025.846	1,100.00
4.	Zhob Mughal Kot 81 Km N-50 (NHDSIP, ADB)	9,100.000	3,300.00
5.	Dualization of Yarik –Mughalkot-Zhob Section of N-50 (210 Km) CPEC Western Alignment including Zhob Bypass and Land Acquisition	80,163.49	850.00
6.	Zhob to Kuchlak Road (Feasibility)	-	50.00
7.	Kalat-Quetta-Chaman Section of N-25	19,140.00	150.00
8.	Dualization of Khuzdar Chaman-Section of N-25 including Rehabilitation of Existing Khuzdar-Kalat Section	80,500.00 (Tentative)	100.00
9.	Widening & improvement of N-85 Hoshab-Nag- Basima-Surab Road (449 Km) (Khuzdar-Panjgur)	22,412.464	4,000.00
10.	Gwadar-Turbat-Hoshab Section (200 Km) of Gwadar-Ratodero Road (892 Km) M-8 including Khuzdar-Shahadatkot-Ratodero(143Km)	23,168.660	5,000.00

*19. Senator Syed Shibli Faraz: Will the Minister for Planning, Development and Reforms be pleased to state:

(a) whether the Government has prepared an overall feasibility of China Pakistan Economic Corridor (CPEC) programme; and

(b) whether any study or assessment of environmental impact of the said programme has been carried out?

Mr. Ahsan Iqbal: (a) Feasibility and appraisal of all the Projects take place, before they can be presented to the JCC, for approval. Further, CPEC Long

Term Plan is being prepared. A detailed consultation process is underway. It will be finished and shared with Chinese Side.

(b) All projects approved under CPEC are in accordance with the environmental laws of Pakistan and environmental impact assessment studies of each project are conducted accordingly.

*20-A Senator Muhammad Talha Mahmood: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state:

(a) the details of various loans being provided by the ZTBL to the farmers; and

(b) the amount of loans provided by that bank to the farmers during the last three years with year wise and province wise break up?

Senator Mohammad Ishaq Dar: (a) ZTBL provides two types of agricultural loans i.e., (i) Production loans for inputs and (ii) Development loans for dairy farming livestock, tractors and Tube wells etc.

(b) Year-wise and Province wise break up of loans extended during last three years is given here under:—

(RS. IN MILLION)

PROVINCES/ AREA	DISBURSEMENTS DURING			TOTAL
	2016	2015	2014	
PUNJAB	75,812.098	77,621.172	66,119.011	219,552.281
SINDH	12,571.817	12,742.769	11,294.875	36,609.461
KHAYBER PAKHTUNKHAW	3,604.523	4,035.387	3,726.698	11,366.608
BALUCHISTAN	254.841	262.092	216.860	733.793
GILGIT (BALTISTAN)	303.005	412.898	299.443	1,015.346
AJ & K	301.113	345.647	276.860	923.620
TOTAL	92,847.397	95,419.965	81,933.747	270,201.109

*20-C Senator Chaudhary Tanvir Khan: Will the Minister for Science and Technology be pleased to state the names of mineral water companies registered with Pakistan Council for Research in Water Resources (PCRWR) with city wise break up?

Rana Tanveer Hussain: Pakistan Council of Research in Water Resources (PCRWR) does not have any statutory authority to register Mineral Water. The mandate of the organization is at Annex-A. However, in pursuance of Cabinet's decision conveyed vide U.O. No. 1(1)2005-Sec(MoST)dated08-12-2005(Annex-B), Ministry of Science and Technology has assigned, PCRWR, the task to carry out quarterly monitoring of bottled/mineral water brands and publicize the results.

However, Pakistan Standards and Quality Control Authority (PSQCA), under Section 14 of Act VI-1996, has been mandated to check quality of the products covered in the Compulsory Certification Marks Scheme of PSQCA. Presently, 108 items so far have been included in the Compulsory Certification Marks Scheme of PSQCA including Natural Mineral Water PS: 2102-2001 (Annex-C).

Name of the unit	Unit Address	Brand	Licence No.
1. M/s. Trans Foods Industries (Pvt.) Ltd.,	Plot No.85, Industrial Estate, Hattar, Haripur	Fine Food	CM/L-048/2010®
2. M/s. Trans Foods Industries (Pvt.) Ltd.,	Plot No.85, Industrial Estate, Hattar, Haripur	Aqua Plus	CM/L-1960/2008®
3. M/s. Qarshi Industries (Pvt.) Ltd.,	Plot No.56/2-3, Industrial Estate Hattar.	Sparingly	CM/L-1580/2004®

Following Natural Mineral Water Companies are registered with PSQCA.

The Bottled Drinking Water PS: 4639 /04 also falls under the Compulsory Certification Marks Scheme of PSQCA. The list of Bottled Drinking Water companies registered with PSQCA is enclosed at Annex-D.

In addition to the above, PSQCA has also taken following steps to control the production / sale of sub-standard bottled drinking water in the country:

- PSQCA has closed / seized 100 Bottled Drinking Water Plants from January, 2016 to December, 2016 (Annex-E).
- PSQCA has also filed Court cases against different manufacturers of Bottled Drinking Water (Annex-F).
- PSQCA has also planned to undertake awareness raising scheme through print and electronic media for an enhanced awareness to introduce Quality Culture in the country.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library.)

*20-D Senator Chaudhary Tanvir Khan: Will the Minister for Science and Technology be pleased to state the number of domestic and commercial gas cylinders checked for quality and safety by the Pakistan Standards Quality and Control Authority (PSQCA) during the last two years indicating also the number of the same the quality of which was declared upto the standard and those declared sub-standard?

Rana Tanveer Hussain: The Pakistan Standards & Quality Control Authority (PSQCA), an organization under the administrative control Ministry of Science

and Technology (MoST), is mandated to formulate Standards and monitor the quality of products falling under the Compulsory Certification Mark Scheme. Presently, 108 items are included in the mandatory Scheme of PSQCA (Annexure-I).

PSQCA has so far developed / adopted 32 PS Standards with regard to gas cylinders (Annexure-II).

However, gas cylinders do not fall under the Compulsory Certification Mark Scheme of PSQCA. Therefore, PSQCA does not have the mandate to enforce quality, safety and checking of commercial as well as domestic gas cylinders.

The Oil & Gas Regulatory Authority (OGRA) and Hydrocarbon Development Institute of Pakistan (HDIP) are carrying out the testing and regulatory mechanism to check the manufacturing and import of the gas cylinders.

108 MANDATORY ITEMS LIST OF PSQCA

S #	Subject	PSS #
1	AC Watt hour meters	60521
2	Asbestos Cement Building and Sanitary Pipes	429
3	Asbestos Cement Corrugated for roofing & cladding	1653
4	Asbestos Cement pipe fitting for building and sanitary purposes	2035
5	Asbestos Cement pressure pipes	428
6	Asbestos Flat Sheets	579
7	Apple Juice	PS: 1738 - 2000
8	Balanced Feed Mixture for Live Stock	234
9	Ballast for Tubular Fluorescent Lamp – Performance Requirements	497
10	Banaspati	221
11	Biscuits (Excluding Wafer Biscuits)	383
12	Butter	PS: 1831 - 1997
13	Carbonated Beverages	1654
14	Bottled Drinking Water	4639
15	Cold Worked Steel Deformed Bars for the Reinforcement of Concrete	1612
16	Cooking Oil (Blended)	2858
17	Cotton Seed Oil Cake Expeller Type	96
18	Chilly Powder	PS: 1742 - 1997
19	Concentrated Fruit Juice	PS: 527 - 1992
20	Condensed Milk	PS: 364 - 1991
21	Curry Powder	PS: 1741 - 1997
22	Deformed & Plain Billet Steel Bars	1879
23	Discharge Lamps/Compact Flourescent Lamps (H.S.Code 8539,3200,8539,3910 & 8539, 3990)	PS/IEC :60968 & PS/IEC:60969
24	Edible Sesame Seed Oil	98
25	Food for Infants and Children	PS: 1688 - 1985
26	Flavoured Milk	PS: 3189 - 1992
27	Fruit Squash	PS: 506 - 1997
28	Gas Appliances-General Requirements	4860

29	Gas Applied fired Room Heater-Vented	4859
30	Gas Cooking Range	4857
31	Gas Cooking Stoves	1560
32	Gas Fired Radiant Room Heaters un-vented & semi-vented type	3656
33	Gas Water Heaters	4858
34	Honey	PS: 1934 - 2007
35	Iodized Salt	1669
36	Jams (Fruit preserve) & Jellies	PS: 2096 - 1989
37	Lead Acid Batteries (for Motorcycles)	4082
38	Lead Acid Starter Batteries (for motorcar)	206
39	Margarine	1653
40	Mayonnaise	PS: 3947 - 1997
41	Marmalade	PS: 514 - 1985
42	Milk Powder (whole and Skim)	PS: 363 - 1991
43	Methods for measuring the performance of electric kettles, jugs for house holds and similar purposes	253
44	Methods for measuring the performance of Electric Toasters for house hold and similar purposes	661
45	Mild Steel Bars	231
46	Mild Steel Oil Pressure Utility Stoves	797
47	Natural Mineral Water	2102
48	Non-Pressure Oil Stoves	928
49	Oil Pressure Stoves Brass Type	682
50	Orange Juice	PS: 1738 - 2000
51	Palm oil (Edible grade for cooking purposes)	1561
52	Pickets	PS: 520 - 1999
53	Polypropylene Woven Sacks for Packing (Sugar)	3128
54	Portland Blast Furnace Cement not Exceeding 65% blast furnace slag	1631
55	Portland Cement	232
56	Poultry Feeds	233
57	PVC Insulated Cables (Non Armoured) for Electric Power & Lighting	714
58	PVC Pressure Pipes for Cold Potable Water	3051

59	Reciprocating Internal Combustion Engine	1806
60	Refined Coconut Oil	99
61	Refined Cotton Seed Oil	21
62	Refined Maize Corn Oil	1562
63	Refined Mustard Oil	25
64	Refined Soya bean Oil	1563
65	Refined Sunflower Oil	1564
66	Refine Sugar & White Sugar	PS: 1822 - 2007
67	Safety Razor Blades (double edge)	219
68	Single & Twin Blade Plastic bounded Disposable Razors/p>	2002
69	Sulphate Resisting Portland Cement	612
70	Synthetic Vinegar	PS: 3602 - 1994
71	Tea Black	PS: 493 - 2000
72	Three Wheeler Auto Vehicles	4708
73	Tubular Fluorescent Lamp	292
74	Tungsten Flaments Lamps for General Services	17
75	Induction Motors	PS/IEC : 60034 Part I to IV
76	Two Wheeler Auto Vehicles	4707
77	Turmeric(Ground & Powdered)	PS: 1820 - 2000
78	Wafers Biscuits	614
79	Tooth Paste	PS: 1721
80	Toilet Soap	PS: 13
81	Shampoo	PS: 3509
82	Synthetic Detergent Powder for General Purpose	PS: 4986
83	Powder Hair dyes	PS: 4079 – 1998
84	Oxidation Hair dye Liquid	PS: 5250 – 2013
85	Structural Steel	PS: 4798
86	Tin Plate	PS: 4773 / 2002 (466 – 2001 ISO 11949 - 1995)

87	Urea (Prilled and Granular)	(1) PS: 217 / 2009 amended 2011
88	Di-Ammonium Phosphate (DAP)	(II) PS: 3517
89	Single Super Phosphate	(III) PS: 67
90	Triple Supper Phosphate	(IV) PS: 216
91	White Portland Cement.	PS: 1630
92	Masonry Cement	PS:5314
93	Internal Combustion Engine Lubricating Oil	PS: 343
94	Flexible Polyurethane foam for domestic mattresses	PS: 3087
95	Motorcycle Tyres and rims (code designated series)	PS ISO 4249-1
96	Enamel paint interior (Finishing Colour)	PS: 617
97	Enamel paint Exterior (Finishing Colour)	PS: 616
98	Paints for vehicles	PS: 396
99	Bio Orgno Phosphate (BOP)	PS: 5295
100	Polypropylene woven sacks for packing (Fertilizers)	PS: 2958
101	Stainless steel for general purposes Part-1 Corrosion-resistant flat products	PS: ISO: 16143 Part- 1,2 & 3
102	Billets for the Production of bars (plain and deformed) for concrete reinforcement.	PS: 2337
103	Steel Wire Rod	PS: 16124
104	Truck and Bus Tyres and Rims (Metric Series) Part-I Tyres	PS-ISO: 4209-1
105	Ready Mixed Paint brushing, finishing, semi gloss for general purpose	PS-402
106	Household refrigerating appliances – Characteristics and test methods	PS-IEC: 62552
107	Polypropylene Woven Laminated hermetically sealed block bottom valve sacks for packing cement	PS: 4877
108	Packaged Liquid Milk	PS: 5344

ANNEXURE - II

STANDARDS ON GAS CYLINDERS

01	**PS-ISO32/1977**	Gas cylinders for medical use-marking for identification of content.
02	**PS-ISO10286/1991**	Gas cylinders – Terminology.
03	**PS-ISO4706/1989**	Refillable welded steel gas cylinders
04	**PS: PS-ISO3500/1990**	Seamless steel Co_2 Cylinder for fixed Firefighting installations on ships.
05	**PS: 4618-2000**	NZS-5454/89 Light weight steel automotive compressed Natural gas cylinder for use in Pakistan.
06	**PS:4625-1/2000**	Compressed Natural Gas – Safety rules 1992 – Standard code of practice Part-1 CN refueling Station.
07	**PS:ISO 3807-1-2001**	Cylinders for acetylene – Basic requirements–Part-1: Cylinders without fusible plugs. This part of PS 3807 specifies the basic requirements for acetylene cylinders without fusible plugs.
08	**PS:ISO 3807-2-2001**	Cylinders for acetylene – Basic requirements–Part- 2: Cylinders with fusible plugs. This part of PS 3807 specifies the basic requirements for acetylene cylinders with shells made from steel and equipped with fusible plugs
09	**PS:ISO 6210-1-2001**	Cylinders for robot resistance welding guns – Part-1: General requirements. This part of PS 6210 specifies requirements for geometrical and mechanized characteristics of cylinders particularly designed for robot welding guns and their manufacturing.
10	**PS:ISO 6406-2001**	Periodic inspection and testing of seamless steel gas cylinders. This Pakistan Standard specifies the minimum requirements for periodic inspection and testing to verify the integrity of gas cylinders for further service.
11	**PS:ISO 7225-2001**	Gas cylinders – Precautionary labels. This Pakistan Standard specifies the design, content, i.e. hazard symbols and text, and application of precautionary labels for gas cylinders.
12	**PS-ISO 7866-2001**	Gas cylinders – Refillable seamless aluminum alloy gas cylinders – Design, construction and testing. This Pakistan Standard specifies minimum requirements for the material, design, construction and workmanship.
13	**PS:ISO 9809-1-2001**	Gas cylinders –Refillable seamless steel gas cylinders and construction and testing – Part-1 : Quenched and tempered steel cylinders with tensile strength less than 1100 MPa

14	**PS:ISO 9809-2-2001**	Gas cylinders –Refillable seamless steel gas cylinders and construction and testing – Part-2: Quenched and tempered steel cylinders with tensile strength greater than or equal to 1100 MPa. This part of PS: 9809 specifies minimum requirements for the material, design, construction and workmanship, manufacturing processes.
15	**PS:ISO 9809-3-2001**	Gas cylinders –Refillable seamless steel gas cylinders and construction and testing – Part-3: Normalized steel cylinders.
16	**PS:ISO 10460-2001**	Welded carbon steel gas cylinders – Periodic inspection and testing. This Pakistan Standard specifies the minimum requirements for periodic inspection and testing to verify the integrity of gas cylinders for further service.
17	**PS:ISO 10461-2001**	Seamless Aluminum-alloy gas cylinders – Periodic inspection and testing. This Pakistan Standard specifies the minimum requirements for periodic inspection and testing to verify the integrity of gas cylinders for further service.
18	**PS:ISO10462-2001**	Cylinder for dissolved acetylene – Periodic inspection and maintenance. This Pakistan Standard specifies the minimum requirements for periodic inspection and maintenance to verify the integrity of acetylene cylinders for further service.
19	**PS:ISO 11113-2001**	Cylinders for liquefied gases (excluding acetylene and LPG) – Inspection at time of filling. This Pakistan Standard specifies the minimum requirements to verify the integrity of transportable gas cylinders for continues use
20	**PS:ISO 11117-2001**	Gas cylinders – Valve protection caps and valve guards for industrial and medical gas cylinders – Design, construction and tests. This Pakistan Standard specifies the requirements for valve protection caps and guards, intended for use with industrial and medical gas cylinders
21	**PS:ISO 11118-2001**	Gas cylinders – Non-refillable metallic gas cylinders – Specification and test methods. This Pakistan Standard specifies minimum requirements for the material, design, construction and workmanship, manufacturing processes and tests at manufacture.
22	**PS:ISO 11120-2001**	Gas cylinders –Refillable seamless steel tubes of water capacity between 150 and 3000 Design, construction and testing. This Pakistan Standard specifies minimum requirements for the material, design, construction and workmanship, manufacturing process and tests and manufacture
23	**PS:ISO 11372-2001**	Cylinder for dissolved acetylene – Inspection at time of filling. This Pakistan Standard specifies the minimum requirements for filling inspections of transportable cylinders of acetylene gas.

24	**PS:ISO 11621-2001**	Gas cylinders – Procedures for change of gas service. This Pakistan Standard applies to seamless steel, aluminum alloy and welded steel refillable cylinders of all sizes
25	**PS:ISO 11625-2001**	Gas cylinders – Safe handling. This Pakistan Standard specifies requirements for safe handling, use and storage of gas cylinders of permanent.
26	**PS:ISO 11755-2001**	Cylinder in bundles for permanent and liquefiable gases (excluding acetylene) – Inspection at time of filling. This Pakistan Standard applies to single gas cylinders of water capacity up to 150 | manifold to a bundle.
27	**PS:ISO 13341-2001**	Transportable gas cylinders – Fitting of valves to gas cylinders.
28	**PS:ISO 13770-2001**	Aluminum alloy gas cylinders – Operational requirements for avoidance of neck and shoulder cracks.
29	**PS:ISO 14600-2001**	Gas cylinders –International quality conformance system – Basic rules.
30	**PS-ISO13338:2001**	Determination of tissue corrosiveness of a gas or gas mixture
31	**PS-ISO11439:2013**	Gas cylinders -- High pressure cylinders for the on-board storage of natural gas as a fuel for automotive vehicles.
32	**PS-ISO/TR12391-1:2001**	Gas cylinders -- Refillable seamless steel -- Performance tests -- Part 1: Philosophy, background and conclusions

*20-E Senator Rahila Magsi: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to make arrangements for the counting of Pakistani technocrats, artisan and other professionals working abroad in the next population and housing census through the Pakistan Missions abroad?

Senator Mohammad Ishaq Dar: There is no proposal under consideration to count Pakistani technocrats, artisans and other professionals working abroad in the forthcoming Population and Housing Census through the Pakistan Mission abroad.

However, Pakistan Bureau of Statistics (PBS) will ask a question regarding family members residing in foreign country for over six months from every household in the Population and Housing Census. The number of males and females living abroad from the same family for more than six months will be entered in the column 13 of the questionnaire Form-2 (Annex-A).

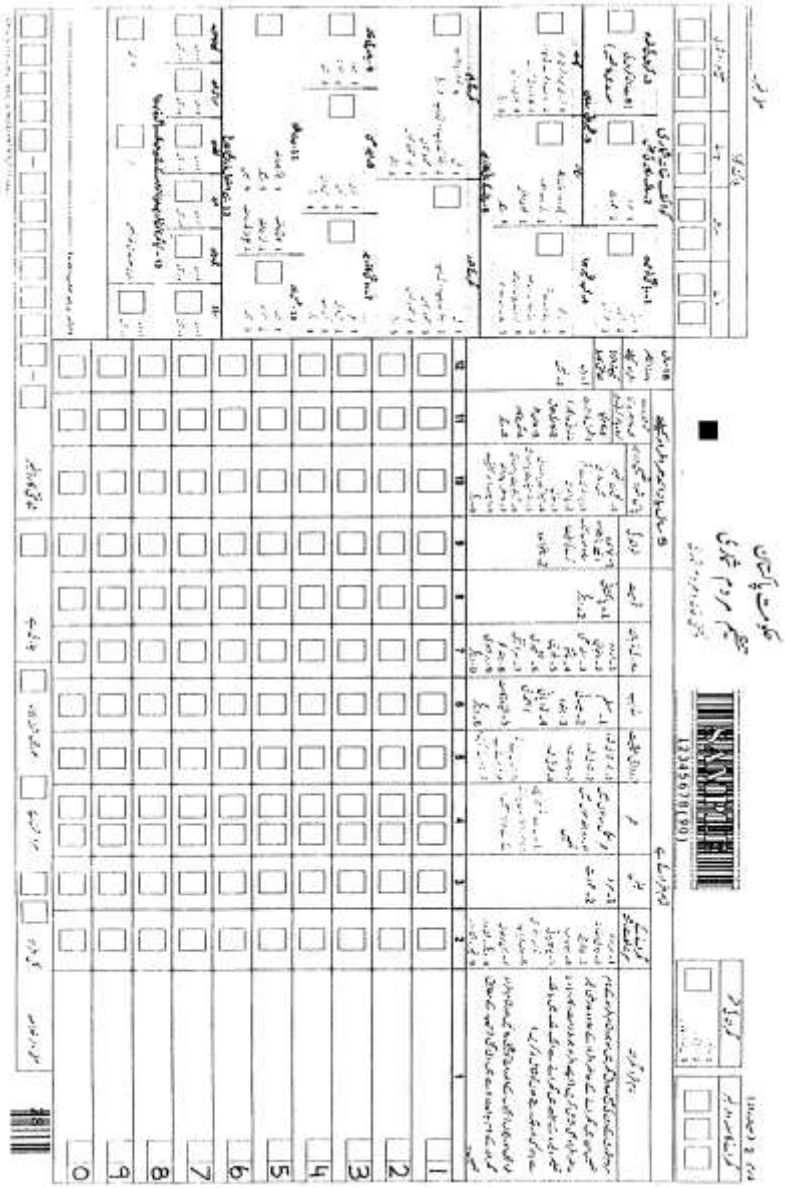

*20-G Senator Kalsoom Perveen: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state whether it is a fact that vegetables and spices are being smuggled from India through Wagah border, if so, the steps being taken by the Government to control the same?

Senator Mohammad Ishaq Dar: It is not a fact that vegetables and spices are being smuggled from India through Wagah border. The vegetables and spices are otherwise freely importable through Wagah Custom Station on payment of duty / taxes.

Wagah border is a high security zone completely manned and secured by Punjab Rangers while National Logistics Cell (NLC) is the custodian of the Land Freight Unit (LFU) at Wagah which minimizes the chances of smuggling.

*20-H Senator Syed Shibli Faraz: Will the Minister for Planning, Development and Reforms be pleased to state the amount of sovereign guarantees extended by the Federal Government for CPEC projects?

Reply Not received.

The Planning, Development and Reforms has transferred this question to the Ministry of Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization. However, the Ministry of Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization has not accepted the question so far.

*20-I Senator Chaudhary Tanvir Khan: Will the Minister for Planning, Development and Reforms be pleased to state:

(a) the details of projects for construction of roads included in the CPEC programme indicating also the location and length of each road;
(b) the number of the said projects inaugurated so far; and
(c) the details of those projects on which work has been started indicating also their location and length in each case?

Mr. Ahsan Iqbal: Reply / Material is being obtained from different quarters and consolidated Reply will be submitted on next Rota Day.

*20-J Senator Muhammad Talha Mahmood: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state:

(a) the amount received by the Government from privatization of the public sector entities during the present regime and the details of its utilization; and

(b) whether any amount on account of the privatization of the said entities is outstanding against the buyers, if so, the name of buyer, amount outstanding and time by which the same will be recovered in each case?

Senator Mohammad Ishaq Dar: (a) The Privatisation Commission have completed five (05) privatisation transactions, during the present regime, since 2013 and have generated proceeds of PKR 172,870.2 million. Details of the same is at Annex-A. In terms of Section 16(1) of the Privatisation Commission Ordinance, 2000 (Annex-B), the Privatisation Commission remits proceeds to the Finance Division as deposits in the Federal Consolidated Fund. The proceeds then become a part of much larger amount of the Federal Government spending on poverty alleviation and debt retirement on yearly basis, in terms of Section 16(2) of the said Ordinance.

(b) The Privatisation Commission have realized full proceeds pertaining to privatisation transactions executed during the present regime, since 2013 and no amount is outstanding, in this regard.

Annex-A

DETAILS OF PUBLIC ENTITIES PRIVATIZED BY THE GOVERNMENT DURING THE PRESENT REGIME

S #	Privatisation Transaction	Date of Completion of Transaction	Sale Price per Share (Rs.)	Gross Sale Proceeds (Rs. in Million)	Buyer Name
1	Divestment of 19.8 % equity of United Bank Limited (UBL) *(241,921,931 shares)*	June, 2014	158	38,224	International & Domestic Institutional Investors and High Net Worth Individuals (HNWI) through domestic stock exchanges
2	Divestment of up to 5% GoP Shares in Pakistan Petroleum Limited (PPL) *(~70.05 million shares)*	June, 2014	219	15,342	Domestic Institutional Investors and High Net Worth Individuals (HNWIs) through domestic stock exchanges
3	Divestment of 11.46% equity of Allied Bank Limited (ABL) *(131, 275,073 shares)*	December, 2014	110	14,440	Domestic Institutional Investors and High Net Worth Individuals (HNWIs) through domestic stock exchanges
4	Divestment of 41.5% equity of Habib Bank Limited (HBL) *(609,317,135 shares)*	April, 2015	168	102,365	International and Domestic Institutional Investors, Multilateral Development Banks/ Institutions (MDBIs) and High Net Worth Individuals (HNWI) through domestic stock exchanges
5	Privatisation of National Power Construction Corporation (NPCC) *(88% GOP shares - 1,760,000 shares)*	September, 2015	1,420	2,499.2	Mansoor Al Mosaid Company, Kingdom of Saudi Arabia
			Total	**172,870.2**	

Annex-B

Extracts from the Privatisation Commission Ordinance, 2000

16. Privatisation Fund.—

(1) The Commission shall establish and maintain a distinct and separate Privatisation Fund in which all privatisation proceeds shall be deposited. The Commission shall, out of the moneys so deposited, withdraw and contribute to the Commission's Account such amount or amounts as may be needed by it from time to time but only to supplement the other resources therein if and to the extent necessary. The remaining privatisation proceeds shall be kept in trust for and distributed to the Federal Government or the enterprise owned or controlled by the Federal Government entitled to such proceeds.

* Provided that the Commission may, if so required by the Federal Government, withhold a specified amount out of the privatisation proceeds, of Government of Pakistan's shares in the oil and gas fields specified in the Schedule to this Ordinance

* Provided further that the amount withheld under the foregoing proviso shall be paid to the Federal Government and shall not exceed the sum equivalent to such proceeds as may be necessary to compensate the Federal Government for the investments made by it in such oil and gas fields.

(2) The privatisation proceeds distributed to the Federal Government pursuant to sub-section (1), shall be utilized by the Federal Government as follows:

(a) ten percent shall be used for poverty alleviation programmes; and

(b) the remaining ninety percent for retirement of the Federal Government debt.

*20-K Senator Muhammad Usman Khan Kakar: Will the Minister for Planning, Development and

Reforms be pleased to state the number of appointments made in the Ministry of Planning, Development and Reforms and its attached departments under the Aghaz-e-Haqooq-e-Balochistan programme in addition to the normal prescribed quota of Balochistan since the launching of the programme with grade wise and district wise break up?

Mr. Ahsan Iqbal: Reply / Material is being obtained from different quarters and consolidated Reply will be submitted on next Rota Day.

*20-L Senator Rozi Khan Kakar: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state:

(a) the procedure laid down for identification of poor and needy people under the Benazir Income Support Programme (BISP);
(b) the amount released and disbursed under the said Programme during the period from 2014 to 2016; and
(c) the number of families assisted under that Programme in Balochistan during the said period indicating also the amount paid to each family?

Senator Mohammad Ishaq Dar: (a) As the major social safety net programme of the Government of Pakistan, BISP maintains the National Socioeconomic Registry - a database containing information on the socioeconomic status of over 27 million households (HH) across Pakistan except two agencies of FATA (North and South Waziristan). The registry was created as a result of a Poverty Scorecard Survey (PSC), the first of its kind, undertaken in the years 2010-11. Survey covered almost 87% population of

the entire country. The registry enables BISP to identify eligible households through the application of a Proxy Means Test (PMT), to scientifically calculate the poverty levels of the households, that determines welfare status of the household on a scale between 0-100.

PMT score of 16.17 was determined as cut-off for eligibility. Below this cut-off, all households are declared as Eligible and within the eligible households every family is declared as Beneficiary. Within the beneficiary families, ever-married women (at least once married) are considered as Recipients. A recipient must be in possession of a valid CNIC and must receive a valid payment instrument (Debit Card etc.) from established centers of BISP.

(b)	2014-15	2015-16
Allocation	97,150.00 (M)	102,000.00 (M)
Disbursed(inclusive of establishment and other expenditure)	91,653.00 (M)	101,998.74 (M)

(c) Total Household of Balochistan (FY 2014-15 to 2015-16)=

Rs. 172,545

Total beneficiaries of Balochistan (FY 2014-15 to 2015-16)=

Rs. 208,119

Total Amount paid (FY 2014-15 to 2015-16) = Rs.7,026,133,500

In FY-14-15, Rs. 1500/- per month to each beneficiary.

In FY-15-16, Rs. 1566.67/- per month to each beneficiary.

The amounts was/is paid to beneficiaries on quarterly basis.

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر روزی خان کاکڑ صاحب آپ تشریف رکھیں۔ وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔ ایوان میں پیش کیے گئے باقی سوالات اور ان کے جوابات پڑھے تصور کیے جاتے ہیں۔ جناب قائد ایوان صاحب۔ سینیٹر الیاس احمد بلور صاحب میں نے فلور قائد ایوان صاحب کو دیا ہوا ہے اس لیے آپ تشریف رکھیں۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! کل اور پرسوں کوئٹہ، کراچی اور لاہور میں دہشت گردی کے واقعات ہوئے اور اس میں بڑی قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ میری گزارش ہے کہ ان سب کے لیے فاتحہ کی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: مفتی عبدالستار صاحب دعا فرمائیں۔

(فاتحہ)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر الیاس احمد بلور صاحب آپ تشریف رکھیں میں آپ کو time دیتا ہوں۔

Leave of Absence

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر غوث محمد خان نیازی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 14تا17فروری ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر سلیم ضیاء صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 13تا14فروری ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر محسن عزیز صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 13 فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر شہر بانو شیری رحمان صاحبہ نے اسلام آباد سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 13تا15 فروری ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر راحیلہ مگسی صاحبہ نے بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ 13تا17 فروری ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 258ویں اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے تھے اس لیے انہوں نے گزشتہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر الیاس احمد بلور صاحب ذرا مختصر بتائیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

Point of Public Importance raised by Senator Ilyas Ahmad Bilour regarding merger of FATA with Khyber Pakhtunkhwa

سینیٹر الیاس احمد بلور: شکریہ، جناب چیئرمین! Honourable Minister Sahib بھی تشریف فرما ہیں مجھے خوشی ہے اور پاکستان کی تاریخ میں اس حکومت نے بڑا اچھا کام شروع کیا تھا۔ وہ چند افراد کی وجہ سے روک دیا گیا۔ اس پر سرتاج عزیز صاحب کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنی تھی فاٹا کے لوگ محروم ہیں جن کے ہاں تباہی ہو رہی ہے۔ وہاں سے دہشت گرد آکر لاہور، خیبر پختونخوا، کراچی میں اور سب جگہ پر دہشت گردی کر رہے ہیں، لوگوں کو قتل کر رہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں یہ حکومت کی بڑی اچھی تجویز تھی اور انہوں نے بڑی اچھی try کی تھی۔ انہوں نے ایک کمیٹی قائم کی اس کمیٹی کا ایک فیصلہ ہوا کہ فاٹا کو independent صوبہ بنایا جائے، فاٹا کو خیبر پختونخوا میں ضم کیا جائے۔ ایک اور تجویز تھی جس کا مجھے پتا نہیں ہے۔ انہوں نے

consensus سے فیصلہ کیا۔Mr. Anwar Sahib مجھے بات کرنے دیں۔اس میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ فاٹا کو خیبر پختونخوا میں ضم کیا جائے لیکن مجھے نہیں پتا کہ ایک آدمی کے کہنے پر اس ایجنڈے میں جو فاٹا کا ایجنڈا رکھا تھا اسے delete کر دیا گیا۔ میں حکومت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ فاٹا کو ضم کرنے کا جو اعلان کیا گیا تھا، اگر آپ بارہ مارچ تک نہیں کریں گے تو ہم بتا دیں گے کہ دھرنا کس کو کہتے ہیں، ہم پختونخوا والوں نے 1973 میں بھی بہت لاشیں اٹھائی ہیں اور ہم اتنی لاشیں اٹھا کر جائیں گے جس کی کوئی حد نہیں ہو گی۔ حکومت کو پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے اور یہ فیصلہ کرنا چاہیے جو کہ ضروری ہے۔ میں اس بات پر token walk out کرتا ہوں۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے اراکین ایوان سے walk out کر گئے)

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سردار صاحب، آپ تشریف رکھیں۔ عثمان صاحب۔

Senator Muhammad Usman Khan Kakar

سینیٹر عثمان خان کاکڑ: جناب چیئرمین! بہت مہربانی۔ میرا privilege motion ہے۔ میں نے سینیٹ میں ایک question کیا تھا کہ خیبر پختونخوا کے گورنر صاحب مستعفی ہو چکے تھے اور غیر قانونی طور پر Political Agents کے تبادلے ہوئے تھے جو کہ گورنر کے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکتا تھا۔ یہ سوال پھر Standing Committee on SAFRON کو بھیجا گیا اور وہاں یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ غیر قانونی ہے اور اس کے بعد ایوان نے میری اور Standing Committee کی report کو adopt کیا اور سینیٹ نے متعلقہ department کو letter بھی بھجوایا۔ اس کے بعد Senate secretariat نے دس نومبر کو letter بھجوایا لیکن ابھی تک وہ کام نہیں ہوا۔ یہ اس ایوان اور میرے privilege کا مسئلہ ہے کہ bureaucracy سینیٹ کے متفقہ فیصلوں پر action نہیں لیتی۔ اس لیے میرا مطالبہ ہے کہ Chief Secretary, Khyber Pakhtunkhwa, Secretary, Ministry of SAFRON, Secretary, Establishment Division, Secretary to Governor Khyber Pakhtunkhwa, Secretary, Establishment Department, Khyber Pakhtunkhwa, Additional Chief Secretary, FATA نے اس پر عمل درآمد نہیں کروایا، اس لیے اس کو Privilege Committee کو بھجوایا جائے۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے اراکین ایوان میں واپس آ گئے)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب عثمان کاکڑ صاحب، آپ کی تحریر کو کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں گورنر کو بھیج دیا گیا تھا۔ جناب چیئرمین صاحب کی ہدایت پر ایک خط بھی لکھا گیا تھا جس کا انہوں نے ابھی جواب نہیں دیا۔ انہوں نے ایک جواب دیا ہے لیکن اس کو مزید دیکھا جائے گا لہٰذا آپ نے اس کا انتظار کرنا ہے۔ آپ نے اپنی تحریک استحقاق کے حوالے سے بات کی ہے، چیئرمین صاحب نے بھی آپ کا ساتھ دیا ہے، ہم سب کو آپ کا احترام ہے اور جو آپ چاہیں گے، ان شاء اللہ وہی ہوگا۔

سینیٹر عثمان خان کاکڑ: کتنا انتظار کرنا ہوگا، پانچ، دس دن یا ایک سال؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: بس تھوڑا سا مزید انتظار کریں۔ چیئرمین صاحب خود handle کر رہے ہیں، ان شاء اللہ امید ہے کہ جلد ہو جائے گا۔

Senator Mohammad Azam Khan Swati

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب! ہماری جماعت کا مؤقف یہ ہے کہ فاٹا کو خیبر پختونخوا میں ضم کیا جائے کیونکہ یہ وہاں کے قبائل کی آواز ہے، یہ ان کی خواہش پر ہو رہا ہے۔ اس لیے اس میں مزید دیر، ان کے 67 سال کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ ہم چاہتے ہیں حکومت نے جس طرح اعلان کیا ہے، فوری طور پر اس پر عمل درآمد کرنے کے لیے، قبائل کی خواہشات کی تکمیل کے لیے اور ان کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے ضروری ہے کہ فاٹا کو خیبر پختونخوا میں ضم کیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اعظم خان صاحب، آپ کا نکتہ نظر آ گیا ہے، بس اتنا ہی ہوتا ہے، آپ تشریف رکھیں۔ سراج الحق صاحب۔

Senator Sirajul Haq

سینیٹر سراج الحق: جناب چیئرمین! آپ پاکستان کا survey دیکھ لیں کہ قبائلی علاقوں میں FCR کے موجودہ نظام کی وجہ سے لڑکوں اور لڑکیوں میں شرح تعلیم تین فیصد سے زیادہ نہیں ہے، معاشی ترقی کا survey دیکھیں تو اوسطاً یومیہ آمدنی ستائیس روپے ہے، سڑکوں کے حوالے سے دیکھیں تو چاروں صوبوں کی نسبت یہاں سڑکیں تیرہ فیصد سے زیادہ نہیں ہیں۔ یہ ستائیس ہزار مربع کلو میٹر کا علاقہ ایک قید خانہ ہے اور ایک کروڑ قبائلی عوام اس میں قید ہیں۔ موجودہ حکومت نے ایک bold step لیا، سرتاج عزیز صاحب کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی، میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہم قبائلی عوام کے ان نمائندگان کی proposal کا ساتھ دے رہے ہیں جو انہوں نے قومی اسمبلی میں پیش کی ہیں۔ جناب چیئرمین! میں ایک دلچسپ بات بتاؤں کہ ۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سراج الحق صاحب، میں نے اپنے اختیار کے تحت آپ کو اجازت دی ہے ورنہ اس کی گنجائش نہیں ہے۔

سینیٹر سراج الحق: جناب چیئرمین! ہمارا عام بچہ جب پشاور سے نکلتا ہے تو مردان تک ایک قانون ہے، وہاں سے آگے ملاکنڈ ایجنسی میں دوسرا قانون ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ جلسہ عام کی تقریر نہ کریں، مہربانی کریں اور تجویز دیں۔

سینیٹر سراج الحق: جناب چیئرمین! پھر وہ بچہ دِیر سے باجوڑ ایجنسی تک جاتے ہوئے چار قوانین، چار نظاموں سے گزرتا ہے۔ راجہ ظفر الحق صاحب اور باقی وزرا بھی انتہائی ذمہ دار آدمی ہیں، ہم ان سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ تاریخ نے آپ لوگوں کو ایک موقعہ دیا ہے اور اللہ کرے کہ یہ کام ہو جائے تو تاریخ میں ایک نیا پاکستان اس فیصلے کے نتیجے میں وجود میں آ سکتا ہے۔ اس لیے پیچھے ہٹنے کی بجائے آگے بڑھیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سردار صاحب، بہت مختصر۔

Senator Sardar Muhammad Azam Khan Musakhel

سینیٹر سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل: مختصر نہیں، جتنا وقت آپ نے محترم سینیٹر صاحب کو دیا ہے، آپ کی مہربانی ہوگی میرا وقت اس سے دگنا کیا جائے۔ سراج الحق صاحب خود فرما رہے ہیں کہ آپ نے فاٹا کو غلام صوبے میں ضم کرنا ہے۔ یہ ان کی social media پر باتیں ہیں کہ فاٹا کے عوام کی مرضی اور امنگوں کے خلاف اگر کوئی فیصلہ ہوا تو یہ قابل برداشت نہیں ہوگا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سردار صاحب، اس معاملے پر تحریک التوا لائی جائے اور پھر اس پر سیر حاصل بحث کی جائے۔ ابھی بحث کی گنجائش نہیں ہے۔

سینیٹر سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل: آپ میری گزارش سنیں۔ ان کی تقریر social media پر موجود ہے۔ دوسری بات یہ کہ فاٹا کا فیصلہ فاٹا کے عوام کریں گے۔ فاٹا کے senators اور MNAs کی تعداد تقریباً اٹھارہ کے قریب ہے، فاٹا کی آزاد حیثیت ہے، فاٹا کی صوبہ پختونخوا میں شمولیت ہے، فاٹا کی کونسل ہے، بنیادی بات یہ ہے کہ اگر ہم دوسروں کی مرضی کے خلاف اپنے فیصلے تھوپیں گے تو اس کا حشر بنگلہ دیش کی طرح ہوگا۔ قطعاً غلطی نہ کریں۔ ہم وزیر اعظم کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے بہت اچھا قدم اٹھایا ہے۔ پہلے اصلاحات ہونی چاہییں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آرڈر نمبر تین، سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ صاحب تحریک التوا پیش کریں۔

Admissibility of Adj. Motion No. 1 (1-259/2017-M) moved by Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh

Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: Sir, I will request the House to discuss the alarming decrease in production and operational capacity of Pakistan pharmaceutical industry from 16% to 8% per year.

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ اس پر بات کریں۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب! اس وقت یہ ایسا معاملہ ہے جس سے ساری قوم متاثر ہو رہی ہے۔ یہ صرف فیکٹریوں کا معاملہ نہیں بلکہ جتنے لوگ اس سے منسلک ہیں، ان سب کا معاملہ ہے۔ دوائی کی ہماری قوم کے ہر فرد کو ضرورت ہوتی ہے۔ جب ہم Rule 87 کے تحت اس کی admissibility کی بات کرتے ہیں تو اس کی recent occurrence اس طرح ہے کہ کل اس پر پورے ملک میں بہت بڑا procession ہوا اور یہ urgent nature میں اس طرح آتا ہے کہ کل جو اس پر processions ہوئے، اس میں چودہ قیمتی جانیں ضائع ہوئیں، لوگ شہید ہوئے، ہڑتال بھی ہوئی۔

جناب چیئرمین! میں اس معاملے کو ہاؤس میں لانا چاہتا ہوں کہ اس پر سیر حاصل بحث کی جائے، pharmaceutical industry سے related لوگ اپنی آواز اٹھا رہے ہیں، ہم تمام سینیٹر صاحبان یہاں مل کر اس کا کوئی حل نکالیں کہ آخر ان کو تکلیف کیوں ہے۔ اس سلسلے میں devolution کی بات ہوتی ہے، no doubt کہ devolve ہونے کے بعد یہ محکمہ صوبائی حکومتوں کو چلا گیا ہے، صوبائی حکومتوں نے implementation کرنی ہے، ہمارے پاس یہاں سینٹر میں اس کا DRAP موجود ہے، ہمارا وفاقی ادارہ اس پر پالیسی بناتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میاں عتیق صاحب! آپ کا نقطہ نظر آ گیا۔ جی منسٹر صاحبہ۔

محترمہ سائرہ افضل تارڑ (وزیر برائے صحت): جناب چیئرمین! سینیٹر صاحب دو چیزوں کو اکٹھا کر رہے ہیں۔ ان کا adjournment motion اس حوالے سے ہے کہ production 16% سے 8% پر آ گئی ہے۔ میرے پاس جو facts ہیں اس میں تو اس وقت تک ہمارے پاس 111 نئے cases licensing کے لیے آئے ہوئے ہیں، لوگوں نے apply کیا ہوا ہے، نئی رجسٹریشن ہو رہی ہے، ہماری exports 8.5% established بڑھ چکی ہیں اور ان شاء اللہ یہ ایک دو ماہ بعد 12% تک پہنچ چکی ہو گی۔ میرا

concern یہ ہے کہ یہ کس بنا پر کہہ رہے ہیں کہ production آدھی ہو گئی ہے، کئی دوائیاں جو مارکیٹ میں نہیں آتیں، اس کی یہ reason نہیں ہوتی کہ یونٹ بند ہو رہا ہوتا ہے بلکہ products بند ہوتی ہیں، اس کی بہت سی reasons ہیں، اس کی viability دیکھتے ہیں، اس کی price کے issues ہیں، اس کی مارکیٹ demand کیا ہے۔ انہوں نے جو دوسری بات کی وہ ایک separate issue ہے، کل کا واقعہ کیوں ہوا اور کیسے ہوا تو اس کے بارے میں وہ الگ سے move کریں۔ میرے خیال میں ان کو اس adjournment motion پر ایوان کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ایسے کوئی facts نہیں ہیں کہ یہ بات درست ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ تحریک التواء کا بنیادی مقصد کسی فوری عوامی اہمیت کے معاملے کی جانب حکومت کی توجہ مبذول کرانا ہوتا ہے تاکہ حکومت کے فیصلے پر بحث کی جاسکے، مگر اس نوعیت کے معاملے کو کسی تحریک یا قرارداد کے نوٹس کے ذریعے اٹھا جاسکتا ہے۔ اس تحریک التوا، میں اٹھایا گیا معاملہ فوری نوعیت کا نہیں ہے اور یہ اتنا اہم نہیں کہ اس کے لیے ایوان کی معمول کی کارروائی معطل کر دی جائے، محرک کے پاس کافی وقت ہے اور وہ اس معاملے کو باقاعدہ Rule 218 کے تحت تحریک کا نوٹس دے کر ایوان میں اٹھا سکتی ہیں۔ اگلا Item No. (ii) سینیٹر محمد اعظم خان سواتی صاحب۔

Admissibility of Adjournment Motion No. 2(5-259/2017-M) moved by Senator Mohammad Azam Khan Swati

Senator Mohammad Azam Khan Swati: Mr. Chairman, I beg leave to discuss the non-existence of the fire safety equipments in commercial buildings in Islamabad.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی اعظم سواتی صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب چیئرمین! میں درخواست کرتا ہوں کہ normal proceedings روک کر اسے discuss کیا جائے۔ قانون اور آئین کی رو سے ہماری پراپرٹی اور life کی safety حکومت کا فرض ہوتا ہے۔ اسلام آباد میں بے شمار ایسی buildings ہیں اور میرے پاس بہت سے شواہد موجود ہیں۔ جب یہ تحریک التواء منظور ہو گی تو میں اس کے بعد شواہد لاؤں گا تاکہ اس پر discussion ہو۔ پراپرٹی اور انسانی جانوں کو بچانے

کے لیے ہمارے پاس جو آلات ہیں وہ انتہائی مفقود ہیں، اس تحریک التوء میں Rule 87 کی ساری شرائط پوری ہوتی ہیں، یہ urgent matter ہے، یہ matter پہلے کبھی discuss نہیں ہوا، انسانی جانوں کو خطرہ ہے، مال واسباب کے ضائع ہونے کا احتمال ہے۔

جناب چیئرمین! آپ کو حیرانی ہو گی کہ 2006 میں جو automatic ladders لائی گئی تھیں، ان کی اتنی بلندی نہیں ہے کہ وہ بڑے بڑے mega projects میں استعمال ہو سکیں اور وہ لوگوں کی حفاظت کے لیے ناکافی ہیں۔ Emergency situation میں انسانی جانوں اور پراپرٹی کو بچانے کے لیے ضروری ہے کہ میری اس تحریک التوء کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس پر کوئی منسٹر صاحب بیان دیں گے؟ اس تحریک التواء کا مقصد عوامی اہمیت کے اہم معاملے کی جانب حکومت کی توجہ مبذول کرانا ہے۔ تحریک یا قرارداد میں کافی دیر ہو گی کہ حکومتی فیصلہ پر تنقید کی جائے۔ رکن نے کسی حالیہ واقعہ کی نشان دہی نہیں کی ہے، ملک میں کمرشل عمارتوں کو آگ سے بچانے کے حفاظتی سامان کی عدم موجودگی ہے، رکن اسے زیر بحث لانا چاہتا ہے، یہ معاملہ قاعدہ نمبر 218 کے تحت تحریک کے ذریعے زیر بحث لایا جا سکتا ہے۔ رکن کے پاس اتنا وقت ہے کہ وہ قاعدہ نمبر 218 کے تحت تحریک پیش کر کے اسے مسئلے کو ایوان میں زیر بحث لائے۔

اگلا Item No. (iii) سینیٹر محمد محسن خان لغاری صاحب۔

Admissibility of Adjournment Motion No. 3(9-259/2017-M) moved by Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari

Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari: Sir, I beg to move that the normal business of the House be adjourned to discuss the situation arising out of the suspension of import of Diammonium Phosphate (DAP) by fertilizer importers as a consequence of non-payment of over Rs. 5 billion subsidy by the Government.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی لغاری صاحب۔

سینیٹر محمد محسن خان لغاری: جناب چیئرمین! یہ فوری نوعیت کا معاملہ اس طرح ہے کہ اس وقت خریف کی فصل میں گنا اور maize کی بوائی جاری ہے، اس کے لیے ان کھادوں کی

ضرورت ہے۔ حکومت نے ایک former friendly policy دی تھی کہ کھاد پر subsidy دی جائے گی، اس کی وجہ سے ہماری پچھلی ربیع کی فصل میں کھاد کا استعمال کافی بڑھا اور ہماری فصل بھی بہتر ہوئی۔ آج ہم خریف کی فصل کی بوائی کرنے جا رہے ہیں، ہم DAP باہر سے import کرتے ہیں، انہیں پہلے کے پیسے نہیں مل رہے تو وہ مزید import نہیں کر رہے، اگر یہ import نہیں ہو گا تو جن لوگوں کے پاس پرانے سٹاک موجود ہیں وہ اس کی قیمت بڑھا دیں گے۔ جس کو ضرورت ہے وہ تو خریدے گا۔ میری گزارش ہے کہ اسے باضابطہ قرار دے کر بحث کے لیے منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ فاضل رکن کی جانب سے اٹھایا گیا معاملہ انتہائی عوامی اہمیت کا حامل ہے، البتہ اس کی نوعیت ایسی نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے ایوان کی معمول کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ فاضل رکن بذریعہ توجہ مبذول کرانے کے نوٹس کے حوالے سے فوری طور پر متعلقہ وزیر کی توجہ مبذول کروا سکتے ہیں۔

Now we move on to Order No. 4. Order No. 4 stands in the name of Senator Sajjad Hussain Turi, Chairman, Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination.

Presentation of Report of the Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination regarding the [Transplantation of Human Organs and Tissues (Amendment) Bill, 2016]

Senator Sajjad Hussain Turi: Sir, I wish to present report of the Committee on the Bill further to amend the Transplantation of Human Organs and Tissues Act, 2010 [The Transplantation of Human Organs and Tissues (Amendment) Bill, 2016] introduced by the Senator Mohammad Azam Khan Swati on 19th December, 2016.

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ رپورٹ پیش کر دی گئی۔ آپ senior Parliamentarian ہیں، آپ قواعد و ضوابط کو جانتے اور سمجھتے ہیں۔ پھر ہر کوئی کہے گا، ایک منٹ بات کرنے دیں۔ ہم بھی آپ کے توسط سے ان کو مبارکباد دیتے ہیں۔ آپ کا

شکریہ۔Order No.5 سینیٹر سید شبلی فراز چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے تجارت order No.5 کریں گے۔

Presentation of report of the Standing Committee on Commerece by Senator Syed Shibli Faraz regarding budgetary allocation and its utilization

Senator Syed Shibli Faraz: I Senator Syed Shibli Faraz, Chairman, Standing Committee on Commerce would like to present report of the Committee on the budgetary allocation and its utilization by the Ministry of Commerce for the Financial Year 2016-17, in terms of sub-Rule (4) of Rule 166 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012.

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ رپورٹ پیش کی گئی۔ آرڈر نمبر ۶ سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی چیئرمین فنکشنل کمیٹی برائے تفویض اختیارات آرڈر نمبر ۶ پیش کریں گے۔

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ جناب! میری رپورٹ پیش کرنے سے پہلے ایک چھوٹی سی گزارش ہے۔ میں اس سے پہلے انگریزی میں رپورٹ پیش کرتا رہا ہوں، کل راجہ ظفر الحق صاحب قائد ایوان نے کہا تھا کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے کہ آپ سینیٹ کی کارروائی اردو میں چلائیں۔ میں آج کوشش کروں گا کہ اس رپورٹ کو اردو میں پیش کروں لیکن میری ایک چھوٹی سی سیکریٹریٹ سے گزارش ہے کہ ہم آسان اردو سمجھنے والے لوگ ہیں، یہ اردو معلیٰ کم از کم ہماری سمجھ سے بالاتر ہے، اگر اس کو آئندہ سے آسان کر دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ہم کوشش کریں گے کہ آئندہ آسان اردو ہو، انشاء اللہ آسان اردو استعمال ہو۔ خاص طور پر ہم بلوچستان والوں کے لیے مشکل ہے۔

Presentation of report of the Functional Committee by Senator Mir Kabeer Ahmed Muhammad Shahi regarding placement of Regulatory Authorities under Line Ministries

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: اگر اس کی تلفظ میں کوئی گڑبڑ ہو تو اہل زبان سے گزارش ہے کہ وہ محسوس نہیں کریں گے۔ میں چیئرمین فنکشنل کمیٹی برائے تفویض اختیارات "ریگولیٹری اتھارٹیز کو متعلقہ وزارتوں کے ماتحت رکھنے" کے حوالے سے ۲۳ دسمبر کو ایوان کو حوالہ کردہ معاملے پر فنکشنل کمیٹی کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ رپورٹ پیش کی گئی۔ آرڈر نمبر ۷ سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی صاحب کا ہے۔

Motion [Under Rule 194 (1)] moved by Senator Mir Kabeer Ahmed Muhammad Shahi regarding Consideration and approval of the above report

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: میں چیئرمین فنکشنل کمیٹی برائے تفویض اختیارات، قواعد و ضابطہ کار انصرام کارروائی سینیٹ، ۲۰۱۲ کے قاعدہ ۱۹۴ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے تحت تحریک پیش کرتا ہوں" ریگولیٹری اتھارٹیز کو متعلقہ وزارتوں کے ماتحت رکھنے" کے حوالے سے ۲۳ دسمبر ۲۰۱۶ کو ایوان کو حوالہ کردہ معاملہ پر فنکشنل کمیٹی کی رپورٹ کو زیر غور لایا جائے اور منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی آپ اس پر مزید کچھ کہنا چاہیں گے یا کوئی کچھ کہنا چاہیں گے۔ قواعد و ضابطہ کار انصرام کارروائی سینیٹ، ۲۰۱۲ کے قاعدہ ۱۹۴ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے تحت تحریک پیش کی گئی کہ ریگولیٹری اتھارٹیز کو متعلقہ وزارتوں کے ماتحت رکھنے کے معاملے پر جسے ۲۳ دسمبر ۲۰۱۶ کو ایوان کی جانب سے حوالے کیا گیا تھا، فنکشنل کمیٹی کی رپورٹ منظور کی جاتی ہے۔

جو ہاں والے ہیں، وہ پہلے کھڑے ہو جائیں، میں پھر دہراتا ہوں، وہ کھڑے ہو جائیں۔ کمیٹی کے چیئرمین نے بھی No کہا۔ آپ تشریف رکھیں، میں تحریک دوبارہ پڑھتا ہوں کیونکہ بعض حضرات کو سمجھ نہیں آئی۔ سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی چیئرمین کمیٹی بات کریں اور آپ ذرا تفصیل بتادیں۔

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: جناب! یہ ایک مسئلہ ہے جو ایوان نے ہماری کمیٹی کو بھیجا کہ 5 regulatory authorities ہیں، ان کو حکومت نے ordinance کے ذریعے وزارتوں کے ماتحت کر دیا تھا۔ ان کو ہماری کمیٹی کے پاس بھیجا گیا اور ہماری کمیٹی نے اس کو thoroughly discuss کیا۔ مجھے یاد نہیں ہے، شاید ہمارے 9 یا 10 ہمارے Senators حضرات موجود تھے۔ ہم نے regulatory authorities کے سربراہاں کو بھی بلایا، ان میں سے ایک غیر حاضر تھا اور چار سربراہان آئے، ہم نے تفصیلی بحث کی اور ہم نے اس کے بعد مشترکہ طور پر unanimously یہ فیصلہ کیا کہ regulatory authorities اگر پابند ہوں گی، اگر وہ کسی وزارت کے ماتحت ہوں گی، یقیناً وہ بہتر انداز میں اپنا کردار ادا نہیں کر سکیں گی۔ لہٰذا ان کو وزارتوں کے ماتحت نہیں ہونا چاہیے اور یہ CCI کے ماتحت

ہونی چاہئیں تاکہ secretariat کو active کر کے چلایا جا سکے۔ ہم نے یہ کہا کہ regulatory bodies ministries کے تابع نہ ہوں، اگر یہ ministries کے تابع ہوں گی تو اپنا role ادا نہیں کر سکیں گی، یہ وزارتوں کے ماتحت ہونے کی وجہ سے مجبور ہوں گی۔ اس لیے ہماری کمیٹی نے unanimously فیصلہ کیا، میری حکومت اور حزب اختلاف سے گزارش ہے کہ اس کو adopt کیا جائے۔ آپ کا شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس کو کل تک کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے تاکہ آپ اس کو پڑھیں اور اس کو سمجھیں، کسی کی سمجھ میں نہیں آیا۔ اس لیے اس پر کل بھی رائے شماری ہو سکتی ہے، اب ہو گیا ہے۔ اب آگے چلتے ہیں۔ آرڈر نمبر ۸ سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے قواعد ضابطہ کار واستحقاقات، قواعد ضابطہ کار انصرام کارروائی آرڈر نمبر ۸ پیش کریں۔

Motion [Under Rule 194 (1)] moved by Senator Dr. Jehanzeb Jamaldini regarding extension in time for Presentation of Report of the Standing Committee on Rules of Procedure and Privileges

Senator Dr. Jehanzeb Jamaldini: Thank you, Mr. Chairman! I Chairman, Standing Committee on Rules of Procedure and Privileges, move under sub-Rule (1) Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the period for presentation of report of the Committee on Privilege Motion No. 1(257)/2016-M, moved by Senator Syed Muzafar Hussain Shah, against the Chairman CDA for not implementing the recommendation of the Committee on National Food Security and Research on the matter of proposed conversion of 1400 acres of NARC land by the CDA into residential/commercial plots, may be extended for a period of forty five working days with effect from 21st February, 2017.

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کا شکریہ۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر سلیم مانڈوی والا، چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے خزانہ، ریونیو، اقتصادی امور، شماریات اور نجکاری آرڈر نمبر ۹ پیش کریں۔

Motion for extension in time for presentation of report of the Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs regarding Public Private Partnership Bill, 2016

Senator Saleem Mandviwala: I, Chairman, Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization, to move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the period for presentation of report of the Committee on the Bill to provide a regulatory and enabling environment for private participation in provision of public infrastructure and related services through fair and transparent procurement [The Public Private Partnership Authority Bill, 2016], as passed by the National Assembly and referred to the Committee on 21st December, 2016, may be extended till the next Session.

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر سلیم مانڈوی والا، چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے خزانہ، ریونیو، اقتصادی امور، شماریات اور نجکاری آرڈر نمبر ۱۰ پیش کریں۔

Motion for extension in time for presentation of report of the Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs regarding The Partnership (Amendment) Bill, 2016

Senator Saleem Mandviwala: I, Chairman, Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization, to move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and

Conduct of Business in the Senate, 2012, that the period for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Partnership Act, 1932, in its application to the Islamabad Capital Territory [The Partnership (Amendment) Bill, 2016], introduced by Senator Mohammad Azam Khan Swati on 26th September, 2016, may be extended for a further period of thirty working days with effect from 18th February, 2017.

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر سلیم مانڈوی والا، چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے خزانہ، ریونیو، اقتصادی امور، شماریات اور نجکاری آرڈر نمبر ۱۱ پیش کریں۔

Motion for extension in time for presentation of report of the Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs regarding Starred Question No.79, asked by Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh on 22nd December, 2016

Senator Saleem Mandviwala: I, Chairman, Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization, to move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the period for presentation of report of the Committee on the subject matter of starred question No.79, asked by Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh on 22nd December, 2016, regarding the import of auto parts in the shape of scrap from Japan and re-assembling of the same into cars, may be extended for a period of thirty working days with effect from 21st February, 2017.

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر محمد جاوید عباسی ، چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے قانون وانصاف آرڈر نمبر ۱۲ پیش کریں۔

Motion for extension in time for presentation of report of the Standing Committee on Law and Justice regarding [The Constitution (Amendment) Bill, 2016](Substitution of Article 251)

Senator Muhammad Javed Abbasi: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Chairman, Standing Committee on Law and Justice, to move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the period for presentation of report of the Committee on a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2016] (Substitution of Article 251), introduced by Senator Sassui Palijo, on her behalf and on behalf of Senator Mukhtiar Ahmed Dhamrah @ Aajiz, on 19th December, 2016, may be extended for a period of thirty working days with effect from 18th February, 2017.

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ قواعد ضابطہ کاروانصرام کارروائی سینیٹ، ۲۰۱۲ کے قاعدہ ۱۹۴ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے تحت تحریک پیش کی گئی ۔ سینیٹر سسی پلیجو اور سینیٹر مختیار احمد دھامرہ المعروف عاجز کی ایماء پر مورخہ ۱۹ دسمبر، ۲۰۱۶ کو دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مزید ترمیم کے بل [دستور (ترمیمی بل، ۲۰۱۶] (آرٹیکل ۲۵۱ کی تبدیلی) پر کمیٹی کی رپورٹ پیش کرنے کی معیاد میں ۱۸ فروری، ۲۰۱۷ سے تیس ایام کار کی توسیع کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر محمد جاوید عباسی ، چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے قانون وانصاف آرڈر نمبر ۱۳ پیش کریں۔

Motion for extension in time for presentation of report of the Standing Committee on Law and Justice regarding [The Constitution (Amendment) Bill, 2016] (Amendment of Article 251)

Senator Muhammad Javed Abbasi: I, Chairman, Standing Committee on Law and Justice, to move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the period for presentation of report of the Committee on a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2016] (Amendment of Article 251), introduced by Senator Karim Ahmed Khawaja on his behalf and on behalf of Senators Taj Haider, Shahi Syed, Liaqat Khan Tarakai, Kamil Ali Agha, Saeed Ghani, Mohammad Azam Khan Swati, Sehar Kamran, Hari Ram, Syed Shibli Faraz, Haji Momin Khan Afridi, Rubina Khalid, Muhammad Ali Khan Saif, Gianchand, Abdul Rehman Malik, Muhammad Zararullah Khan Dhandla, Samina Abid, Mir Muhammad Yousaf Badini, Sardar Muhammad Azam Khan Musakhel, Muhammad Daud Khan Achakzai Advocate, Farhatullah Babar, Dr. Ashok Kumar, Hidayat Ullah, Taj Muhammad Afridi, Ahmed Hassan, Kalsoom Perveen, Muhammad Usman Khan Kakar and Col. (R)Syed Tahir Hussain Mashhadi, on 19th December, 2016, may be extended for a period of thirty working days with effect from 18th February, 2017.

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر محمد اعظم خان سواتی آرڈر نمبر ۱۴ توجہ دلاؤ نوٹس پیش کریں۔

Calling Attention Notice by Senator Mohammad Azam Khan Swati regarding CNG Stations in Hazara Division

Senator Mohammad Azam Khan Swati: Thank you very much Mr. Chairman. I want to draw attention of honourable Minister for Petroleum and Natural Resources towards a news item appeared on 18th January, 2017 (attached herewith), showing hardship faced by hundreds or thousands of domestic, commercial and industrial consumers across Hazara Division in Khyber Pakhtunkhwa, 120 CNG stations throughout Hazara Division are partially closed or fully closed. The situation is getting worst and miseries of the people are on the rise.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی بات کر لیں۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب یہ ایک ایسی مشکل ہے چونکہ میرا تعلق ہزارہ ڈویژن سے ہے اور وہاں پر یہ بنیادی مسئلہ ہے کہ اس وقت ۱۲۰ اسٹیشن، جن لوگوں نے لاکھوں، کروڑوں اور اربوں روپے خرچ کر کے سی،این،جی سٹیشن بنائے تاکہ ملک کی ماحولیات کو promote کریں، friendly environment پیدا ہو اور اس کے لیے تقریباً ساری حکومتوں نے investors کو باقاعدہ طور پر لائسنس دیئے اور انہوں نے بہت قیمتی زمین خرید کر وہاں پر سی۔این۔جی۔ سٹیشن بنائے جس سے کم از کم غریب طبقے کے عوام، معمولی ٹیکسی چلانے والا ہمارا بھائی، چھوٹی گاڑیاں چلانے والے لوگ مستفید ہوتے ہیں اور آج یہ حالت ہے کہ وہاں پر سی۔این۔جی نہ ہونے کی وجہ سے جہاں پر تھوڑی بہت commercial activity ہے وہ بھی بند ہو گئی۔Transport کا نظام بھی مہنگائی کی طرف چلا گیا جس کی وجہ سے سارے صارفین چاہے وہ کمرشل ہیں، گھریلو ہیں ان کو انتہائی تکلیف کا سامنا ہے۔ میں جناب منسٹر صاحب کی خدمت عالیہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیوں ہزارہ کے ساتھ سوتیلی ماں کا برتاؤ کیا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ انتہائی زیرک اور اچھے دل والے ہیں۔ وہ کم از کم اگر پٹرولیم منسٹری کی ترجمانی کرتے ہیں، حکومت کی ترجمانی کرتے ہیں تو آج ہی یہ فیصلہ صادر فرمائیں گے کہ کم از کم ہزارہ سے تعلق رکھنے والے صارفین کا دیرینہ مسئلہ حل ہو۔ لوگ ان کو دعائیں بھی دیں گے اور ان کے

حق میں ہم بھی اس پارلیمنٹ کا حصہ ہوتے ہوئے آواز اٹھائیں گے کہ ان لوگوں کی آواز ان ایوانوں کے دریچوں سے نکل کر ان کے کانوں تک اور حکومت تک پہنچی۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ جی منسٹر صاحب۔

Shaikh Aftab Ahmed, Federal Minister for Parliamentary Affairs

شیخ آفتاب احمد (وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! گیس کے متعلق جو calling attention دیا گیا، اس میں شک والی بات نہیں کہ یہ معاملہ حقیقت پر مبنی ہے۔ کچھ عرصہ وہاں یہ تکلیف موجود رہی کیونکہ گیس کی shortage تھی۔ جس وقت extreme کی سردی تھی تو وہ area چونکہ بالکل end پر واقع ہے تو گیس کا پریشر بہت کم ہو گیا تھا۔ حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت بھی ہزارہ میں ہماری سوئی ناردرن گیس کے بہت سے projects چل رہے ہیں اور کوشش یہی کی جارہی ہے کہ ہزارہ کو زیادہ سے زیادہ گیس فراہم کی جائے کیونکہ آج کل دن بدن لکڑی نایاب ہوتی جارہی ہے، کوئلے کا استعمال کم ہوتا جارہا ہے اور یہ ایک بنیادی ضرورت ہے۔ میری معلومات کے مطابق اس وقت بھی ہزارہ میں بہت سے نئے projects بھی چل رہے ہیں۔ یہ مسئلہ صرف اس لیے پیدا ہوا کہ جب سردی بہت زیادہ بڑھی تو وہ ایک ایسا end تھا کہ جہاں پریشر کم ہوتا گیا اور پریشر کم ہونے کی وجہ سے پھر چونکہ domestic consumers کے لیے گیس بند نہیں کی جاسکتی تھی تو ہم نے کچھ عرصے کے لیے سی۔این۔جی اسٹیشنز ضرور بند کیے۔ کمپنی نے ان مشکل حالات میں بھی وہاں اپنا work جاری رکھا، وزارتِ پٹرولیم کی طرف سے بھی اس صورتحال کو properly monitor کیا جاتا رہا۔ اس وقت وہاں کسی قسم کی کوئی shortage نہیں ہے۔ وہاں سی۔این۔جی اسٹیشنز بھی چل رہے ہیں اور domestic consumers یعنی گھروں کو بھی باقاعدگی سے گیس فراہم کی جارہی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ آرڈر نمبر 15، وزیر برائے بین الصوبائی رابطہ یہ آرڈر پیش کریں۔

Laying of Annual Report of the Council of Common Interests (CCI) for the Financial Year 2015-2016

Mr. Riaz Hussain Pirzada (Federal Minister for Inter-Provincial Coordination: Thank you Mr. Chairman. In compliance of Article 153(4) of Islamic Republic of Pakistan and as approved by the Council of

Common Interests in its meeting held on 16th December, 2016, I beg to lay before the Senate the Annual Report of the Council of Common Interests (CCI) for the Financial Year 2015-16.

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ رپورٹ پیش کر دی گئی۔ جناب عبدالقادر بلوچ وزیر برائے ریاستیں اور سرحدی علاقہ جات آرڈر نمبر 16 پیش کریں۔

Laying of a copy of the Money Bill, (Abolition of Privy Purses and Privileges) (Amendment) Bill, 2017

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby lay before the Senate a copy of the Money Bill, the Rulers of Acceding States (Abolition of Privy Purses and Privileges) (Amendment) Bill, 2017, under Article 73 of the Constitution.

Senator Saleem Mandviwala: I have an objection over laying of this Bill which I want to register before this Bill is laid. Sir, this is Money Bill; it has to be declared a Money Bill. This Bill cannot be laid until it is declared a Money Bill. Either the Speaker of the National Assembly has to declare this Bill as a Money Bill, only then the Minister can lay this Bill. If the Minister can clarify where it has been declared as a Money Bill, then this Bill may be laid.

Mr. Zahid Hamid: Sir, if the honourable Member may kindly read the file, he will find that it has been declared as the Money Bill.

جناب ڈپٹی چیئرمین: مالیاتی بل کی نقل پیش کی گئی۔ جناب عبدالقادر بلوچ، وزیر برائے ریاستیں اور سرحدی علاقہ جات آرڈر نمبر 17 پیش کریں گے۔

Mr. Zahid Hamid: Thank you sir. I hereby move that the Senate may make recommendations, if any, to the National Assembly on the Money Bill, the Rulers of Acceding States (Abolition of Privy Purses and Privileges) (Amendment) Bill, 2017, under Article 73 of the Constitution.

جناب! میں وضاحت کر دوں کہ اس کے ساتھ سرٹیفکیٹ لگا ہوا ہے جب اسے present کیا گیا، آپ فائل check کر لیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ آئین کے آرٹیکل نمبر 73 کے تحت مالیاتی بل، انضمامی ریاستوں کے حاکم (ذاتی اخراجات اور مراعات کی تنسیخ) (ترمیمی) بل، 2017 سے متعلق سفارشات مرتب کرنے کی تجویز کے نوٹسز اراکین کی جانب سے 16 فروری، 2017 تک جمع کرائے جا سکتے ہیں۔ سفارشات مرتب کرنے سے متعلق موصول شدہ تجاویز قائمہ کمیٹی برائے خزانہ کو ان کی چھان بین کے لیے ارسال کیے جائیں گے۔ یہ اپنی سفارشات ایوان یا چیئرمین سینیٹ کو دس دن کے عرصے کے اندر پیش کریں گے۔

آرڈر نمبر 18، سینیٹر محمد اسحٰق ڈار، وزیر برائے خزانہ، ریونیو، اقتصادی امور، شماریات و نجکاری اس آرڈر کو پیش کریں۔

The Limited Liability Partnership Bill, 2017

Mr. Zahid Hamid: On his behalf, I hereby move that the Bill to make provisions for the incorporation, regulation and winding up of limited liability partnerships as body corporate and for matters connected therewith or incidental thereto [The Limited Liability Partnership Bill, 2017], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

جناب ڈپٹی چیئرمین: آیا اس کی کوئی مخالفت کرتا ہے؟

سینیٹر تاج حیدر: اس بل کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بل متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے۔ آرڈر نمبر 20، جناب زاہد حامد، وزیر برائے موسمیاتی تبدیلی اس آرڈر کو پیش کریں۔

The Pakistan Climate Change Bill, 2017

جناب زاہد حامد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہ تین چار بہت ہی اہم bills ہیں جنہیں میں پیش کرنے والا ہوں۔ صرف اہم ہی نہیں بلکہ تاریخی bills ہیں۔

I hereby move that the Bill to meet Pakistan's obligations under international conventions relating to climate change and address the effects of climate change [The Pakistan Climate Change Bill, 2017], as

passed by the National Assembly, be taken into consideration.

آپ اسے ضرور کمیٹی کے حوالے کر دیں لیکن میں اس کے بارے میں کچھ کہنا چاہوں گا۔ آپ جانتے ہیں کہ اس وقت ہمارا ملک پاکستان، دنیا میں ساتویں نمبر پر ہے ان ممالک میں جو سب سے زیادہ climate change سے متاثر ہیں۔ اس لیے یہ بہت ہی ضروری ہے کہ ہم اسے قومی سطح پر tackle کریں۔ یہ بل تاریخی اس حوالے سے ہے، آپ بھی پیرس میں تھے، آپ کو یاد ہوگا کہ جب Paris Agreement ہوا، اس کو ہم نے ratify بھی کر دیا، پھر ہم نے اس کنونشن کے تحت nationally determined contributions بھی بھیج دیں۔ اب اس Pakistan Climate Change Bill کے حوالے سے ان شاءاللہ، ایک National Climate Change Council بنائی جائے گی۔ پرائم منسٹر اس کے سربراہ ہوں گے، تمام وزراءِ اعلیٰ اس کے ممبر ہوں گے، تمام regions بھی اس میں represented ہوں گے، تمام وزارتیں اس میں represented ہوں گی۔ یہ کونسل ایک پالیسی بنائے گی۔ پھر Pakistan Climate Change Authority قائم کی جائے گی جو کہ اس کے تحت وہ منصوبے بنائے گی تاکہ climate change کے adverse effects کو tackle کیا جاسکے۔ آپ کو یاد ہوگا، پیرس میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ 100 بلین ڈالرز سالانہ سن 2020 تک available ہوں گے۔ یہ اتھارٹی international level کے projects بنائے گی تاکہ 196 ممالک جو پیرس میں تھے، ان سب کے ساتھ compete کر سکیں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ، مجھے پوری امید ہے کہ یہ اتھارٹی تمام صوبوں کی مشاورت کے ساتھ ایسے projects تیار کرے گی جو best in the world کے ساتھ compete کر کے 100 بلین ڈالرز سالانہ کو access کرے گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی اعظم سواتی صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: چیئرمین صاحب! میں کچھ عرض کرنا چاہوں گا۔ یہ ضروری ہے؛ یہ procedure ہے کہ جب بل پیش کیا جاتا ہے تو باقاعدہ طور پر اراکین کو کہا جاتا ہے کہ اگر آپ نے اس پر کچھ بولنا ہے تو بولیں پیشتر اس کے کہ وہ منظور ہو جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو بل آج حکومت نے پیش کیا ہے، اس کے بڑے مثبت اور دور رَس نتائج سامنے آئیں گے۔ اس سے دنیا میں آپ کا ایک بڑا soft image جائے گا اور climate change کے حوالے سے پاکستان کو ایک champion مانا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کو کمیٹی کے پاس بھیجا

جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ، ہم ہر لحاظ سے ان کی معاونت کریں گے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک milestone ہے۔ پارلیمنٹ کے ایک ممبر کی حیثیت سے میں کم از کم یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ ایک milestone ہے کہ اتنا اچھا اور بہترین بل لایا جارہا ہے۔ اس سے بین الاقوامی convention پر عمل درآمد ہوگا اور بین الاقوامی طور پر ہمارا نام بھی روشن ہوگا۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی بہت شکریہ۔ جی منسٹر صاحب۔

جناب زاہد حامد (وزیر برائے قانون و موسمیاتی تبدیلی): جناب چیئرمین! ہم دنیا میں شاید پانچویں ملک ہوں گے جہاں ایسا قانون قائم ہوگا، واقعی یہ تاریخی ہے اور میں سینیٹر صاحب کا بڑا مشکور ہوں جنہوں نے یہ کہا۔ جناب والا! میری گزارش ہوگی کہ اگر کمیٹی کو کہا جائے کہ اس کو جلدی کردیں۔

سینیٹر تاج حیدر: جناب والا! جو climate change سے متاثر ہورہے ہیں، انہیں ترجیح دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جب یہ کمیٹی میں جائے گا تو وہاں سب لوگ ہوں گے۔ یہ Bill متعلقہ قائمہ کمیٹی کے حوالے کیا گیا۔ جناب زاہد حامد، وزیر برائے قانون وانصاف Order No. 22 پیش کریں۔

The Explosive Substances (Amendment) Bill, 2017

Mr. Zahid Hamid: Thank you sir. I hereby move that the Bill further to amend the Explosive Substances Act, 1908 [The Explosive Substances (Amendment) Bill, 2017], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

سینیٹر تاج حیدر: جناب والا! یہ بھی ایک ایسا Bill ہے جس پر کمیٹی نے غور نہیں کیا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بہت شکریہ، Bill متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا گیا۔ جناب زاہد حامد، وزیر برائے قانون وانصاف Order No. 24 پیش کریں گے۔

The Costs of Litigation Bill, 2017

جناب زاہد حامد: شکریہ، جناب چیئرمین! ایک اور تاریخی

Bill. I hereby move that the Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Costs of Litigation Bill,

2017], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

جناب والا! میں اس پر مختصراً یہ بتاتا چلوں کہ ہم پہلی مرتبہ اس پر تین قسم کے costs of litigation کر رہے ہیں۔ پہلے یہ ہے کہ cost should follow the event, یعنی جو مقدمہ جیتے اسے cost ملنی چاہیے لیکن عدالتوں میں رواج بن گیا تھا کہ the party should bear their own costs. اگر وہ جیتنے والی پارٹی کو cost نہیں دیں گے تو جج وجہ بیان کرے گا کہ کیوں نہیں دے رہے۔ اس کے بعد cost of adjournment دینے پڑیں گے۔ اگر بلاوجہ کوئی پارٹی جا کر adjournment لیتی ہے جس سے case کے disposal میں تاخیر ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے مقدمات پشتوں چلتے رہتے ہیں اور دیر ہوتی ہے، اس لیے وہ cost of adjournment میں نہ صرف civil cases میں بلکہ criminal cases میں بھی cost of adjournment دینی پڑے گی۔ تیسری type یہ ہے کہ اگر false and fictitious قسم کے cases بھی Penal code میں قائم کیے جا رہے ہیں۔ جناب والا! یہ تاریخی Bill ہے۔ ان شاء اللہ جب یہ House pass کرے گا اور جب یہ قانون بنے گا تو مجھے پوری امید ہے کہ اس سے disposal of cases میں بہت فائدہ ہو گا۔

سینیٹر تاج حیدر: جناب والا! کمیٹی کو موقع دیا جائے کہ اس کو مزید بہتر بنا سکے۔

Senator Mohammad Azam Khan Swati: Mr. Chairman, I do want to reinforce and admire this Bill basically it is going to be a landmark Bill in the history of Pakistan,

آپ trial court میں چلے جائیں، وہاں جو قباحتیں ہیں، آپ صرف docket پر جو cases ہیں اگر انہیں دیکھ لیں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ ایک District Judge کے پاس جو trial judge ہے یا ایک Civil Judge کے پاس جو trial judge ہے، اس کے پاس سارا docket close کر دیا گیا ہے، جس سے غریبوں کو قطعاً سستا انصاف نہیں دیا جاتا اور یہ قباحتیں اس میں کافی حد تک دور ہوں گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس Bill کی وجہ سے انصاف اور سستا انصاف کے مہیا ہونے میں ان شاء اللہ بڑی تقویت ملے گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی۔ Bill متعلقہ قائمہ کمیٹی کے حوالے کیا گیا۔ جناب زاہد حامد، وزیر برائے قانون و انصاف Order No. 26 پیش کریں۔

The Alternate Dispute Resolution Bill, 2017

جناب زاہد حامد: جناب والا! ایک اور تاریخی

Bill. I hereby move that the Bill to provide for alternate dispute resolution [The Alternate Dispute Resolution Bill, 2017], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

جناب والا! اس وقت جو present Civil Procedure Code میں Alternate Dispute Resolution conciliation/mediation optional ہے۔ اب ہم نے اس Bill میں ایک قسم کا consent driven ہے کہ دونوں پارٹیوں کو رضامندی ظاہر کرنی پڑتی ہے لیکن اگر وہ تیسری قسم کے civil matters میں یہ fall کرتا ہے تو پھر automatically refer کرے گا court to a neutral جو کہ ہائیکورٹ کے مشورے کے ساتھ یہ neutral آدمی کوشش کرے گا کہ conciliation, mediation یا دوسرے طریقے سے اسے حل کیا جائے۔ جناب والا! یہ بھی بہت تاریخی Bill ہے اور اس سے بھی ان شاء اللہ تعالیٰ بہت rapid disposal ہو گی۔

اس پر کچھ controversy ہوئی تھی، میں پہلے ہی clarify کر دوں کہ اس پر کچھ لوگوں نے کہا کہ اس میں جرگہ یا پنچائیت کا لفظ کیوں استعمال کیا گیا ہے، وہ ہم نے ڈالا تھا جب ہمارا خیال تھا کہ یہ پورے پاکستان کے لیے بلکہ اگر صوبائی اسمبلیوں سے resolution آ جائے Article 144 کے تحت تو اسے پورے پاکستان کے لیے نافذ کریں لیکن چونکہ اس وقت تک resolution نہیں آئی تھی تو قومی اسمبلی نے اس میں ترمیم کر کے اسے صرف Islamabad Capital Territory پر لاگو کیا ہے، اس میں چونکہ نہ جرگہ ہے اور نہ پنچائیت ہے۔ ہم اس provision کو کمیٹی میں نکال دیں گے تاکہ جو اعتراض تھا، وہ بھی ختم ہو جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی تاج حیدر صاحب۔

سینیٹر تاج حیدر: جناب والا! میں تاریخی تحفظات کا اظہار کرنے کی جسارت کروں گا کہ court کے باہر جو مصالحت ہوتی ہے، اس میں بہت سارے pressures ڈالے جاتے ہیں۔ طیبہ بیٹی کا case اس کی ایک واضح مثال ہے کہ کس طرح pressure ڈال کر بچی کے والدین سے کہلوایا گیا۔ اس لیے میں گزارش کروں گا کہ یہ نہ صرف Standing Committee on Law and Justice بلکہ Committee of the Whole کے سامنے رکھا

جائے تاکہ اس کے ہر پہلو پر غور کیا جائے۔ میں آپ سے یہی گزارش کروں گا کہ اسے Committee of the Whole کے agenda پر رکھا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: مشہدی صاحب۔

سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی: میں بھی انہیں support کرتا ہوں، یہ بہت ہی controversial Bill ہے، ہمیں یہ back to the middle ages لے کر جا رہے ہیں۔ جہاں بھی جرگہ system آ جاتا ہے تو آپ دیکھتے ہیں کہ پاکستان میں جو بے انصافیاں ہوتی ہیں، جیسے uncivilized society کے فیصلے ہوتے ہیں، چھوٹی چھوٹی بچیاں ایک دوسرے کو دی جاتی ہیں، لوگوں کو قتل کیا جاتا ہے، عورتوں کے rape کا order دیا جاتا ہے۔ یہ کمیٹی کو ضرور بھیجا جائے اور اگر ہو سکے تو Committee of the Whole اس matter کو discuss کرے۔ یہ بہت ہی dangerous معاملہ ہے، یہ ہم اپنے آپ کو back ages میں لے کر جا رہے ہیں۔

جناب زاہد حامد: جناب والا! میں بات کرنے پر مجبور ہوں کیونکہ سچی بات ہے کہ کرنل صاحب اور Chief Whip صاحب کی باتیں سن کر بہت افسوس ہوا ہے۔ جتنا یہ progressive Bill ہے، میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے بہت دیر کے بعد ایسا Bill دیکھا ہوگا، Alternate Dispute Resolution جو اس ملک میں legal reforms کی بنیاد ہوگی۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہزاروں، لاکھوں کی تعداد میں جو مقدمات pending ہیں، انہیں ایک alternate system دیں تاکہ جلد انصاف ملے اور یہ consent driven ہے، جب تک دونوں پارٹیاں نہ مانیں، اس کا آغاز نہیں ہو سکتا اور پھر end میں بھی جب تک دونوں پارٹیاں نہ مانیں تو وہ dispute resolve ہی نہیں ہو سکتا۔ یہ کہنا کہ dark ages خدا کے لیے، میں نے آپ کو پہلے ہی کہا ہے کہ اس میں جرگہ اور پنچائیت کا لفظ پہلے ہی agree کر دیا ہے کیونکہ Islamabad Capital Territory کے بارے میں ہے تو وہ ویسے ہی نکل جائیں گے لیکن برائے مہربانی اس Bill کو پڑھیں اور پھر اس بارے میں فیصلہ کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وزیر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ عثمان خان کاکڑ صاحب! مختصر بات کریں۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب چیئرمین! میں مختصر بات نہیں کروں گا۔ جناب والا! یہ Bill ہر لحاظ سے بہت مثبت Bill ہے، یہ صرف اسلام آباد کی حد تک نہیں ہونا چاہیے، یہ سارے ملک کے لیے ہونا چاہیے۔ یہ دونوں فریقین کی مرضی سے ہو گا۔ اب بھی سارے ملک میں زیادہ تنازعات بیٹھ کر دونوں فریقین کسی صالح اور اچھے آدمی کو چاہے وہ ایک ہو، دو ہوں، دس یا گیارہ ہوں، انہیں select کرتے ہیں اور پھر دونوں کی مرضی سے کام ہوتا ہے۔ جیسے طیبہ کا case ہے، اس پر عدالت تو suo motu notice لے سکتی ہے، ہائیکورٹ بھی لے سکتی ہے اور سپریم کورٹ بھی لے سکتی ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ ہمارے لوگ بیس بیس سال، تیس تیس سال ایک مقدمے میں پھنسے رہتے ہیں۔ وکیلوں کے اخراجات، اس کے علاوہ پیشی اور اس پر اخراجات۔ امریکہ میں بھی ایسے ہے، امریکہ کی سپریم کورٹ میں بھی لوگوں کو لا کر کہتے ہیں کہ یہ بہترین شہری ہے، اسے select کر کے دونوں کی مرضی سے کام کر رہے ہیں۔ لوگوں کو صرف جرگے سے چڑ ہے، جرگے کا نام بھی ہونا چاہیے، پنچائیت کا نام بھی ہونا چاہیے اور اسے شامل کریں، یہ میری گزارش ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، تاج حیدر صاحب۔

سینیٹر تاج حیدر: جناب چیئرمین! Committee of the Whole پر عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے اور اس بات کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ Committee of the Whole غلط فیصلے کر سکتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ معاشرے میں جس قسم کے دباؤ ہیں اور جس طریقے سے دبایا جاتا ہے خاص طور پر ان لوگوں کو کہ جن کے پاس وسائل نہیں ہیں اور جو غریب طبقے سے تعلقات رکھتے ہیں، اس میں ہمیں بڑی احتیاط سے کام لینا ہے اور اس قانون کے اندر اس چیز کو یقینی بنانا ہے کہ جو بے سہارا اور غریب لوگ ہیں کہیں ان پر دباؤ کا استعمال تو نہیں کیا جا رہا ہے۔ اس پر اگر غور کیا جائے گا تو اس میں کسی کا نقصان نہیں ہے۔ کمیٹی اس پر غور کر سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ Bill Committee of the Whole کے حوالے کیا جاتا ہے۔ جی، راجہ صاحب۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق (قائد ایوان): میرا خیال ہے کہ جس طرح آپ نے ایک آدھ اور معاملہ کل یا پرسوں کے لیے، جب چیئرمین صاحب تشریف لے کر آئیں گے، اس کے لیے آپ نے ملتوی کیا ہے، اس کو بھی اگر اسی پر چھوڑ دیں۔ ان کو آنے دیں وہ پھر فیصلہ کر دیں گے کہ

Committee of the Whole کا کوئی role بنتا ہے یا اس کے علاوہ جو Standing Committee اس کے سپرد کیا جائے۔ انہی پر چھوڑ دیں۔ ایک دن کے لیے اگر آپ ان کے لیے چھوڑ دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: چلو، آپ سب کے مشورے سے اس کو کل کے لیے defer کرتے ہیں۔ طاہر حسین مشہدی صاحب! آپ کا Calling Attention Notice ہے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ بہت شکریہ۔ ان کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے وہ ذرا پڑھ لیں۔

سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی: یہ باری نہیں ہے، کوئی favour نہیں ہے، یہ agenda point No. 28 ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، کرنل صاحب۔

Calling Attention Notice moved by Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi regarding sale of unhygienic milk

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I wish to call the attention of the honourable Minister under Rule 64 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, on a matter of urgent public importance regarding illegal sale of unhygienic milk mixed with chemicals, both in open and packed form by the entrepreneurs, local milkmen and the shopkeepers in the country particularly in Islamabad causing grave concern among the people.

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ اس پر مزید کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی: جی، جناب۔ یہ بہت ہی important معاملہ ہے کیونکہ یہ ہمارے بچوں کا معاملہ ہے۔ ہمارے آنے والی نسلوں کا معاملہ ہے اور یہ جو دودھ ہے، چاہے وہ fresh milk ہے اور چاہے وہ packed milk ہے۔ وہ جب کھلی مارکیٹ میں بک رہا ہے تو یہ dangerous for health ہے،

unhygienic ہے، اس پر حکومت نے جو تھوڑا بہت action لیا ہے، جو milk کے samples لیے ہیں اس سے پتا لگا ہے کہ buffalo milk میں تو injection Oxytocin ڈالتے ہیں اور اس کے علاوہ اس میں chemicals ڈالتے ہیں۔ اس میں سوڈا ڈالتے ہیں۔ یہ میں laboratory reports کی بات کر رہا ہوں۔ یہ وہ دودھ ہے جو آپ کے بچے آج کل پاکستان میں پی رہے ہیں۔ اس میں سرف ڈالتے ہیں۔ اس میں کوکنگ آئیل ڈالتے ہیں۔ اس میں expired milk powder mix کر کے ڈالتے ہیں تاکہ اس کی longer life ہو۔ دوسرا دودھ tetra pack جو کہ milk pack ہیں اس کی chemical analysis ہوئی ہے۔ اس میں heavy material and chemical and detergents and shampoos ڈالتے ہیں۔ Medical laboratories نے یہ کہا ہے کہ یہ items اس میں ہوتی ہیں۔ یہ جو دودھ آ رہا ہے یہ ایسے تو نہیں بک سکتا ہے۔ اس میں cooperation بھی چاہیے، اس میں coordination بھی چاہیے، اس میں law enforcing agencies بھی ملوث ہیں، اس میں Administration بھی ملوث ہے، اس میں صوبائی حکومتیں بھی ملوث ہیں، اس میں وفاقی حکومت بھی ملوث ہے اور اس میں officials بھی ان سے پیسا لے رہے ہیں۔ ہمارے بچوں کی صحت کے ساتھ وہ کھیل رہے ہیں۔ آنے والی نسلیں کمزور ہوں گی۔ ان کے اندر بیماریاں ہوں گی۔ چھوٹے چھوٹے بچوں میں وہ بیماریاں آ جائیں گی۔ اس کے علاوہ صرف پیسا کمانے کے لیے یہ جو پانی ڈالنا وغیرہ وہ بات تو بہت پرانی ہو گئی ہے۔ وہ تو ہم سارے مانتے ہیں کہ اصل چیز پاکستان میں ملنا مشکل ہو گئی ہے۔ میں نے معزز وزیر صاحب کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ مجھے امید ہے۔ میں ایک منٹ اور لوں گا۔ حکومت نے جن کمپنیوں کو پکڑا ہے اور ان کے دودھ کو ٹیسٹ کیا ہے، ان میں Prima Dairies, Gourmet Foods, Shakargarh Food Products, Noor Private Limited, Nestle Pakistan, Adams Milk Food, Haleeb Milk, Simple Lahore, Anhaar, Angro Foods, Altahir Bake Master شامل ہیں۔ یہ وہ دودھ ہے جو کہ certified chemicals mixed ہیں، dangerous for health, injurious for health ہیں اور یہ جو بازار میں بک رہا ہے خدا کے لیے ان کے اوپر action لیا جائے۔ Thank you, Mr. Chairman.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، رحمٰن ملک صاحب۔

سینیٹر عبدالرحمٰن ملک: جناب چیئرمین! میں بہت پہلے کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن وہ آپ نے کل پر defer کر دیا ہے۔ ٹھیک ہے کل بات کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: رحمٰن ملک صاحب! Call Attention Notice تو مشہدی صاحب کا تھا۔ انہوں نے بات کر دی ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔ آپ میرا ابھی لحاظ رکھیں۔ منسٹر صاحب کو اس پر بات کرنے دیں۔ جی، منسٹر صاحب۔

Statement of Mr. Muhammad Baligh Ur Rehman, Minister of State for Interior

جناب محمد بلیغ الرحمٰن (وزیر مملکت برائے داخلہ امور: جناب والا! یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے اور دودھ ہر عمر کے انسانوں کے لیے بالعموم اور بچوں کے لیے بالخصوص انتہائی اہم غذا کا حصہ ہے۔ اس میں بچوں کی نشو نما اور ان کی بڑھوتری میں اس کا ایک بہت اہم کردار ہے۔ بدقسمتی سے دودھ کے اندر جو ملاوٹ ہے یہ ایک non-phenomena ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان میں وہ بہتریاں آپ کو دیکھنے میں مل رہی ہیں جس طریقے سے اس کو اب check کیا جا رہا ہے۔ جب ایک چیز check ہوتی ہے تو اس کے اندر جو مسائل ہوتے ہیں وہ سامنے آتے ہیں تو کچھ لوگ اس کو اس طرح بھی لیتے ہیں کہ نہیں جی یہ مسائل آج آ رہے ہیں اور یہ مسائل آج ہی پیدا ہو گئے ہیں۔ یہ خرابی کئی سالوں سے آ رہی تھی اب اس کے اوپر گرفت کی جا رہی ہے۔

میں آپ کو 2016 کا data دینا چاہتا ہوں۔ پہلے یہاں پر ایک کمیٹی بنائی گئی اور Pure food ordinance 1960 کے تحت اس کمیٹی نے کام کرنا شروع کیا۔ Food department جو ICT کے تحت کام کرتا ہے وہاں پر ڈپٹی کمشنر ڈائریکٹر فوڈز کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح DHO office میں ایک کمیٹی کام کر رہی ہے۔ CDA کا جو Health Directorate ہے ان کی الگ کمیٹی ہے۔ ان تینوں کمیٹیوں نے چھاپے مارے ہیں، check بھی کیا ہے اور ویسے تو سینکڑوں cases register ہوئے، جرمانے ہوئے، لوگ پکڑے گئے، جو food کے حوالے سے تھے لیکن اس میں بالخصوص میں دودھ کے حوالے سے آپ کے سامنے cases رکھوں گا کہ 35 food department نے، 32 DHO Office نے اور 67 case CDA Health Directorate نے رجسٹرڈ کرائے ہیں۔ یہ figures میں صرف اسلام آباد کے بتا رہا ہوں کہ 2016 میں 134 چالان کئے گئے تھے۔ دودھ confiscate بھی کیا گیا تھا۔

ایک بہت بڑی consignment جو تقریباً بائیس ہزار لٹر کی تھی، اس میں ملاوٹ پکڑی گئی، اس کو چیک کیا گیا، اس کو تلف کیا گیا اور ان آدمیوں کو گرفتار بھی کیا گیا، جرمانے بھی کئے گئے، گرفتاریاں بھی کی گئیں اور اس کو اب زیادہ actively دیکھا جارہا ہے۔ دودھ کا جو sample لیا جاتا ہے اس کو NIH بھیجا جاتا ہے۔ پہلے ان کے پاس complete capability نہیں تھی کہ وہ تمام چیزیں چیک کر سکیں۔ اب toxic ملاوٹ کو بھی چیک کیا جاتا ہے اور ایک عام ملاوٹ کو بھی چیک کیا جاتا ہے ۔ اس کے لئے chemical examinations شروع ہوچکے ہیں۔ Urea اور مختلف دوسری چیزوں کے chemical examination کئے جاتے ہیں۔

اس میں ایک اور بڑا المیہ ہے کہ جانوروں کو Oxytocin کے انجکشن لگادیئے جاتے ہیں جس سے دودھ اتر آتا ہے اور اس کے بڑے مضر اثرات ہیں کیونکہ اس سے دودھ بڑی تعداد میں اتر آتا ہے اور دیکھنے میں پیلاہٹ والا ہوتا ہے اور اس کی appearance بھی مختلف ہوتی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ growing بچوں پر اس کے بہت زیادہ مضر اثرات ہوتے ہیں تمام آبادی بالخصوص خواتین پر ہوتے ہیں۔ POC(Polycystic Ovary disease) جس سے خواتین میں ovarian cysts بن جاتی ہیں وہ بڑھتی چلی جارہی ہیں جس کا Oxytocin injection سے direct co-relation ہے۔ بچیوں میں hormonal imbalance ہونا ایک common problem ہے تو اس کو بہت زیادہ care کیا جارہا ہے۔ اگرچہ Oxytocin کے لئے direct kits بھی منگوائی جارہی ہیں لیکن اس کی absence میں بھی اب NIH میں complete examination available ہے تو اس سے بھی وہ determine ہوتا ہے اور appearance سے بھی دیکھا جاتا ہے تو اس کو چیک کیا جارہا ہے۔

جناب والا! یہ چیزیں یقیناً بڑی اہم ہیں۔ میں معزز سینیٹر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کو rightly point out کیا۔ There is always room for improvement. لیکن میں ساتھ ساتھ یہ کہنا چاہوں گا کہ جتنے checks and balance systems in place ہوئے ہیں جو پہلے نہیں تھے۔ اب ان کو پہلے سے بہتر دیکھا جارہا ہے۔ دودھ کی confiscation ہونا، بائیس ہزار لٹر دودھ کا تلف کیا جانا اور میرے پاس یہاں پر بہت ہی لمبی لسٹ ہے جس میں یہ ہے کہ کن کن ڈیری فارموں پر visit کیا گیا۔ ایک

اور چیز بھی ہے اس کو اب Directorate of Health بھی دیکھ رہا ہے۔ اس میں یہ چیز سامنے آئی ہے کہ جن containers میں دودھ اکٹھا کیا جاتا ہے وہ رات کے کسی پہر میں خالی ہو کر دوبارہ علاقے میں واپس پہنچتے ہیں۔ ان کی صفائی کا کوئی انتظام نہیں ہوتا۔ عام ڈیری فارموں پر blue colour کے بڑے کنستر ہوتے ہیں جن کی صفائی کا کوئی انتظام نہیں تھا کیونکہ یہ کوئی industrial set up نہیں ہے بلکہ چھوٹے چھوٹے ڈیری فارم ہیں۔ انہی میں غلاظت بھی ہے، پرانا دودھ بھی لگا ہوتا ہے اور اسی میں کاکروچ وغیرہ ہوتے ہیں تو اسی میں ہی صبح صبح تھوڑا دھو کر دوبارہ دودھ ڈال دیا جاتا ہے تو ان چیزوں کو بھی اب ہم نے چیک کرنا شروع کیا ہے اور ایسی بہت سی چیزیں کی جا رہی ہیں، بہتریاں آئی ہیں، گرفتاریاں ہوئی ہیں، چالان کئے جا رہے ہیں۔

میں اس honourable House کو assure کراتا ہوں کہ اس میں اب مزید تیزی لائی جا رہی ہے اور الحمد للہ یہ سلسلہ جاری ہے۔ There is always room for improvement. یہ بہتر سے بہتر ہوتا چلا جائے گا۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بہت بہت شکریہ، وزیر صاحب۔ توجہ مبذول کرانے کا نوٹس نمٹا دیا گیا۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: وزیر صاحب! آپ نے صوبائی حکومتوں کو ہدایت جاری کر دیں۔

جناب محمد بلیغ الرحمٰن: آپ کی اجازت سے میں share کرنا چاہوں گا کیونکہ اسی Call Attention کے حوالے سے ہی جب انسان کے سامنے کوئی معاملہ آتا ہے تو مزید بھی دیکھتے ہیں تو میں نے worthy Health Minister سے یہ request کی ہے، ان کو ہم in writing بھی بھیجیں گے کہ Oxytocin injection جو غالباً چار پانچ روپے کا مل جاتا ہے تو عام طور پر health department جو وٹرنری کی دوائیاں بھی کنٹرول کرتا ہے ان کے پاس یہ اختیار ہوتا ہے کہ کسی دوائی کی قیمت جب fix کرتے ہیں تو maximum retail price fix کرتے ہیں اور عام طور پر کم قیمت پر بیچ سکتے ہیں لیکن میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ان کا قانون یہ اجازت بھی دیتا ہے کہ کم از کم کریں تو شاید یہ ایک اچھا اقدام ہو، یہ مشاورت ہے کیونکہ generally تو حکومت کی کوشش ہوتی ہے کہ دوائیاں مہنگی نہ کی جائیں لیکن یہ شاید ایک ایسی چیز ہے کہ اس کی قیمت سو یا دو سو روپے مقرر کر دی

جائے تاکہ جو جانور بیمار ہو تو صرف اس کے لئے استعمال ہو اور دودھ کے لئے استعمال نہ ہو۔ یہ بھی ایک اقدام ہو سکتا ہے جس پر ہم سوچ رہے ہیں، جناب والا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ایوان بروز بدھ مورخہ پندرہ فروری 2017 تین بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

[The House was then adjourned to meet again on 15th February, 2017 at 3:00 pm]

Index

Mr. Ahsan Iqbal 24, 51, 58, 61, 63, 64, 78, 81
Mr. Riaz Hussain Pirzada 100
Mr. Zahid Hamid 101, 102, 104
Rana Tanveer Hussain 13, 33, 46, 66, 67
Senator Ahmed Hassan 61, 63
Senator Chaudhary Tanvir Khan 66, 67, 77
Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi 28, 109
Senator Dr. Jehanzeb Jamaldini 94
Senator Kalsoom Perveen 76
Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh 2, 5, 12, 88
Senator Mohammad Azam Khan Swati 45, 57, 89, 99, 105
Senator Mohammad Ishaq Dar 2, 5, 23, 28, 58, 60, 65, 75, 77, 78, 81
Senator Mohsin Aziz 23, 24
Senator Muhammad Javed Abbasi 97, 98
Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari 90
Senator Muhammad Talha Mahmood 65, 78
Senator Muhammad Usman Khan Kakar 46, 58, 80
Senator Rahila Magsi 75
Senator Rozi Khan Kakar 63, 81
Senator Sajjad Hussain Turi 91
Senator Saleem Mandviwala 95, 96, 101
Senator Sirajul Haq 32, 45, 51
Senator Syed Shibli Faraz 64, 77, 92
جناب احسن اقبال 25, 26, 27, 28, 53, 54, 55, 57
جناب زاہد حامد 3, 4, 5, 11, 12, 23, 30, 32, 102, 104, 106, 107
جناب محمد بلیغ الرحمٰن 111, 113
رانا تنویر حسین 21, 22, 43, 44, 45, 48, 49, 50
سینیٹر الیاس احمد بلور 83, 84
سینیٹر تاج حیدر 4, 102, 104, 105, 106, 108
سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی 4, 26, 32, 44
سینیٹر راجہ محمد ظفرالحق 83, 108
سینیٹر سراج الحق 42, 52, 86, 87
سینیٹر سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل 50, 87
سینیٹر عبدالرحمٰن ملک 111
سینیٹر عثمان خان کاکڑ 85, 86
سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی 2, 21, 30, 107, 109
سینیٹر محسن عزیز 12, 23, 24
سینیٹر محمد اعظم خان سواتی 1, 11, 86, 89, 99, 103
سینیٹر محمد طلحہ محمود 49, 53
سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ 27, 32, 47, 48, 56, 108

سینیٹر محمد محسن خان لغاری 90
سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ 2, 10, 11, 21, 88
سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی 26, 55, 92, 93
سینیٹر نعمان وزیر خٹک 22
شیخ آفتاب احمد 100
محترمہ سائرہ افضل تارڑ 88